﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد 25 | جمعۃ المبارک 09/مارچ 2018ء | 20 جمادی الثانی 1439 ہجری قمری — 09/امان 1397 ہجری شمسی | شمارہ 10

صفت مالکیت کی حقیقت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بندہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت کا اقرار کیا اور تمام معاملات میرے سپرد کر دیئے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قراءۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

تمہارا مسیح تمہارے پاس آ گیا۔ اب اگر تم ظلم سے باز نہ آئے تو ضرور پکڑے جاؤ گے۔ خدا کے نزدیک مغضوب علیہم سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے عیسیٰ کے معاملہ میں ناانصافی کی اور اس کو کافر کہا اور اس کو ستایا اور قرآن میں اس کی زبان پر لعنت کئے گئے۔ اور اسی طرح تم میں سے وہ جو مسیح آخرالزمان کی تکفیر اور زبان سے اس کی تکذیب اور ایذا اور اس کے قتل کی آرزو کی وجہ سے ان یہودیوں سے مشابہ ہو گئے۔

''اے لڑنے والو! اس لڑائی میں تمہارے لئے کوئی بہتری نہیں۔ تم سورۃ فاتحہ میں اس قوم کا ذکر پڑھتے ہو جن پر خدا کا غضب اس لئے اترا کہ انہوں نے مسیح ابن مریم کا کفر کیا اور اس کو حقیر جانا اور ستایا اور پکڑوایا اور چاہا کہ سولی دیں اس لئے کہ لوگ اسے ملعون اور بدبخت جانیں۔ چاہیے کہ اُمّ الکتاب میں خوب غور کرو کہ کیوں تم کو خدا نے اس سے ڈرایا کہ تم مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِم ہو جاؤ۔ جان لو کہ اس میں یہ راز تھا کہ خدا جانتا تھا کہ مسیح ثانی تم میں پیدا ہوگا اور گویا وہ وہی ہوگا اور خدا جانتا تھا کہ ایک گروہ تم میں سے اس کو کافر اور جھوٹا کہے گا اسے گالیاں دیں گے اور حقیر جانیں گے اور اس کے قتل کا ارادہ کریں گے اور اس پر لعنت کریں گے۔ پس اس نے رحم کر کے اور اس خبر کی طرف جو مقدر تھی اشارہ کے لئے یہ دعا تم کو سکھائی۔ پس تمہارا مسیح تمہارے پاس آ گیا۔ اب اگر تم ظلم سے باز نہ آئے تو ضرور پکڑے جاؤ گے۔ اور اس مقام سے ثابت ہوا کہ خدا کے نزدیک مغضوب علیہم سے وہ یہودی مراد ہیں [ترجمہ۔ لفظ مغضوب علیہم، ضالّین کے لفظ کے مقابل میں ہے یعنی وہ لفظ اس لفظ کے مقابل پڑا ہے جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس قطع اور یقین سے ثابت ہو گیا کہ مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی اور کافر قرار دیا اور دکھ دیا اور اہانت کی۔ اور ضالّین سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں افراط کیا اور ان کو خدا قرار دے دیا۔ منہ] جنہوں نے عیسیٰ کے معاملہ میں ناانصافی کی اور اس کو کافر کہا اور اس کو ستایا اور قرآن میں اس کی زبان پر لعنت کئے گئے۔ اور اسی طرح تم میں سے وہ جو مسیح آخرالزمان کی تکفیر اور زبان سے اس کی تکذیب اور ایذا اور اس کے قتل کی آرزو کی وجہ سے ان یہودیوں سے مشابہ ہو گئے اور ضالّین سے مراد نصاریٰ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں حد سے گزر گئے اور کہا کہ مسیح ہی خدا ہے اور وہ تین میں سے ایک ہے ایسا کہ دونوں اس کے وجود میں موجود ہیں۔ اور اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ سے وہ انبیاء اور بنی اسرائیل کے آخری برگزیدے مراد ہیں جنہوں نے مسیح کی تصدیق کی اور اس کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور باتوں سے اس مسیح کے حق میں زیادتی نہیں کی اور اسی طرح مراد لفظ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ سے عیسیٰ مسیح ہے جس پر وہ سلسلہ ختم ہوا اور اس کے وجود سے فیض کا چشمہ بند ہو گیا۔ گویا کہ اس کا وجود اس انتقال کے لئے ایک نشانی یا حشر اور قیامت تھا اور اسی طرح اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ سے مراد اس اُمّت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے جنہوں نے مسیح آخرالزمان کی تصدیق کی اور صدق دل سے اس کو قبول کیا۔ یعنی اِس مسیح کو جس پر یہ سلسلہ ختم ہوا اور اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ سے وہی مقصود اعظم ہے کیونکہ مقابلہ اسی کا مقتضی ہے اور تدبّر کرنے والے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِم وہی یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کو کافر کہا اور اس کو ملعون جانا جیسا کہ اَلضَّآلِّیۡنَ کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے ترتیب ٹھیک نہیں بیٹھتی اور قرآن کے کلام کا نظام درست نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ سے آخر زمانہ کا مسیح مراد لیا جائے۔ کیونکہ قرآن شریف کی عادت ہے کہ مقابلہ کی رعایت رکھتا ہے اور مقابلہ کی رعایت رکھنا اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور حسن بیان میں داخل ہے اور جاہل کے سوا کوئی اس معنے سے انکار نہیں کرتا۔ اس مقام سے اچھی طرح سے معلوم ہوا کہ جو کوئی نماز میں یا نماز سے باہر اس دعا کو پڑھتا ہے وہ اپنے پروردگار سے سوال کرتا ہے کہ اس کو اُس مسیح کی جماعت میں داخل فرماوے جس کو اس کی قوم کافر کہے گی اور اس کی تکذیب کرے گی اور اس کو سب مخلوقات سے بدتر سمجھے گی اور اس کا نام دجّال اور مُلحِد اور گمراہ رکھے گی جیسا کہ یہود ملعون نے عیسیٰ کا نام رکھا تھا۔

اب بتلاؤ کہ وہ کون ہے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور تم نے اس کو کافر کہا اور ان ناموں سے پکارا اور فتوے لگانے کے تیروں سے اس کو زخمی کیا۔ کیا تم اس پیشگوئی کو جسے تم نے خود اپنی زبانوں سے پورا کیا جھٹلاتے ہو؟ کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ فاتحہ میں اپنے خدا سے چاہتے ہو کہ تم کو میری جماعت میں داخل فرماوے پھر منہ پھیرتے ہو؟ اور تم کہتے تھے کہ بغیر فاتحہ کوئی نماز درست نہیں۔ اب اے موحّدو! تم خود سب سے پہلے اس کا کفر مت کرو۔ بڑا تعجب ہے کہ پانچ وقت اس دعا کو فاتحہ میں پڑھتے ہو اور اس کے معنے بھی سمجھتے ہو پھر بھولتے ہو اور منہ پھیر لیتے ہو۔ اس بدبختی سے خدا کا غضب بھڑکتا ہے کیونکہ یہ خدا کے حکم سے منہ پھیرنا ہے۔ مَیں اس چیز پر جو تمہارے پاس لایا ہوں کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ مال اپنے ہاتھ سے زمین پر پھینکو اور میں اسے اٹھالوں بلکہ میں خود تم کو مال دیتا ہوں۔ کیا لیتے ہو؟''

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 123 تا 128۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 مارچ 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں تین نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ دو نکاح تو واقفین زندگی مربیان کے ہیں اور ایک واقفِ نو اور واقفۂ نو کا ہے۔ واقفین زندگی مربیان خاص طور پر، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں جس طرح باہر اپنے نمونے دکھانے کے لئے ہیں اسی طرح اپنے گھر میں اور اپنے عائلی معاملات میں بھی ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں تا کہ آپ کے گھروں میں ہمیشہ سکون اور امن رہے ۔ اسی طرح واقفین زندگی سے بیاہنے والی لڑکیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ واقفِ زندگی کو جہاں بھی بھیجا جائے اور جتنا بھی اس کا الاؤنس ہو اسی میں انہوں نے گزارا کرنا ہے اور قناعت پیدا کرنی ہے۔ اگر یہ قناعت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھروں میں امن اور سکون رہتا ہے اور آئندہ نسلیں بھی نیکی کو سامنے رکھتے ہوئے پروان چڑھتی ہیں۔ اللہ کرے یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ آصفہ نوید بھٹی بنت مکرم نوید احمد بھٹی صاحب امریکہ کا ہے جو عزیزم سفیر احمد زرتشت خان مبلغ سلسلہ یُوکے کے ساتھ جو زرتشت منیر خان صاحب امیر جماعت ناروے کے بیٹے ہیں، تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ نائلہ کوثر طاہر بنت مکرم عزیز احمد طاہر صاحب کا ہے جو جرمنی کے ہیں ۔ یہ عزیزم نبیل احمد ناصر جو درجہ شاہد جامعہ میں پڑھ رہے ہیں۔ اس سال انشاءاللہ مربی بن جائیں گے، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ صباحت نصیر واقفۂ نو کا ہے جو نصیر احمد صاحب کی بیٹی ہیں اور یہ عزیزم طاہر احمد خان واقف نو کے ساتھ جو کلیم اللہ خان صاحب جرمنی کے بیٹے ہیں سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:۔

ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

وہ جو مدّھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

بند تم نے کر دیئے جلسے جو پاکستان میں   کُل جہاں میں ہو رہے ہیں، منفرد ہیں شان میں
جھولیاں بھر بھر کے ملتا ہے مقدس مائدہ   برکتیں ہیں بے بہا مہدی کے دسترخوان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

جب ہمارے درمیاں تشریف فرما ہوں حضور   گنگنا اُٹھتے ہیں دل خوشیوں کے سائبان میں
تین دن تک جب برستی ہے نصائح کی پھوار   اور بڑھ جاتے ہیں دل افزائش ایمان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

ایک ننھے سے شگوفے سے گلستاں بن گیا   ایک قطرہ ڈھل گیا برسات کے باران میں
اِک ستارے میں نہاں تھیں کہکشائیں ان گنت   ایک انساں ڈھل گیا اِک عالم گنجان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

الغرض میں نام گنواؤں تو کس کس ملک کا   سب کے سب باندھے گئے بیعت کے پیمان میں
شکریہ تیرا ادا کرتے ہیں رب ذوالجلال   تو نے ہر پل دی ترقی دین کے میدان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

جب بصد حسرت وطن کو الوداع کہنا پڑا   اِک توکل کے سِوا کچھ بھی نہ تھا سامان میں
خوف کی حالت کو بدلا امن میں اللہ نے   ہم پہ اپنا ہاتھ رکھا اُس نے ہر بحران میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

ایم ٹی اے کا ہو بھلا یہ زخم فرقت کی دوا   اِس کا حصہ خُوب ہے اس درد کے درمان میں
گھر میں ہر اِک احمدی کے جلوہ فرما ہیں حضور   تازگی آتی ہے اُن کو دیکھ کر ایمان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

سلسلہ جلسوں کا امریکہ میں ، کینیڈا میں بھی   پھر تسلسل جرمنی میں ، ہند میں، جاپان میں
نُورِ حق سے جگمگا اُٹھا ہے افریقہ بھی آج   سب پہ بازی لے گیا مہدی کی وہ پہچان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

آؤ دیکھو کس نے دنیا میں طنابیں گاڑ دیں   بڑھ گیا ہے کون دیکھو رُشد اور بُرہان میں
ہم تو خوشبو کی طرح پھیلے جہاں میں چار سُو   ہر جگہ عرشی رہے ہم سایۂ رحمان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

کس میں ہے وحدت، خلافت، اور منظم کون ہے   کون ہے بازار کی اک بھیڑ کے فرمان میں
کس کو حُجرے میں محمدؐ کے ملی جائے اماں؟   کون بیٹھا رہ گیا اِبلیس کے دالان میں؟
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

ہم خدا کے ہاتھ کے بوئے ہوئے وہ بیج ہیں   جو اُگے شہروں میں ، ویرانوں میں، ریگستان میں
وہ ہوا کے دوش پر دنیا میں پھیلائی گئی   جو صدا تم نے دبانا چاہی پاکستان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

(ارشاد عرشی ملک)

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ نمبر 4

احمدیہ سے رابطہ کر کے بتایا کہ وہ یوم امن کے موقع پر ایک Peace March کے ذریعہ سے اس دن کو منانا چاہتی ہے۔ جس کا آغاز مسجد بشارت سے ہوگا اور گاؤں کی گلیوں سے گزرتے ہوئے سکول پہنچ کر اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ مسجد بشارت کے گرد و نواح میں بسنے والے لوگ جانتے ہیں کہ مسجد ایک امن کا گھر ہے اور احمدی امن کے سفیر ہیں۔ یاد رہے کہ ''صافا کیتھولک سکول'' اپنے معیار کی وجہ سے ایک اعلیٰ حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس پروگرام کے انتظامات جماعت احمدیہ پیدروآباد کو سونپے گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس پروگرام کو اچھا آرگنائز کیا۔

محمد انس احمد صاحب مبلغ سلسلہ سپین کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق 30 جنوری 2018ء کو صبح 11 بجے بڑی کلاسوں کے تقریباً 100 طلباء اپنے اساتذہ کے ساتھ مسجد بشارت پہنچے۔ مکرم عبدالرزاق صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے ان کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے طلباء اور اساتذہ کو مسجد کا tour اور اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا۔ بعد ازاں طلباء کو سوالات کرنے کا بھی موقع دیا گیا۔ مکرم عطاء المنعم طارق صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد لائبریری کا وزٹ کروایا گیا جس میں مختلف زبانوں میں لٹریچر، قرآن کریم کی نمائش ، خلفاءِ احمدیت کی سپین میں مختلف پروگراموں کی تصویری نمائش لگائی گئی تھی۔ طلباء نے خاص طور پر مختلف زبانوں پر مشتمل قرآن مجید کی نمائش کو پسند کیا۔ اس کے بعد ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔

چھوٹی کلاسوں کے طلبہ کی آمد پر مارچ کا آغاز ہوا۔ ان بچوں نے بینرز اور جھنڈیاں اُٹھائی ہوئی تھیں جن پر ''سلام'' یعنی پیس اور جماعت احمدیہ کا موٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' لکھا ہوا تھا۔ امن اور محبت کے نعروں سے مسجد بشارت سے سکول تک مارچ کیا گیا۔ سکول کے سامنے ایک طالب علم نے امن کے عنوان پر تقریر کی ۔ اس کے بعد مکرم عبد الرزاق صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے سکول کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ امن کو فروغ دینے کے لئے مسجد کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں۔ بعد ازاں سکول کی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور ایک یادگاری شیلڈ تحفہ کے طور پر دی۔ اس پروگرام میں 200 سے زائد افراد شامل تھے۔

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ ۔ ایک عظیم رُوحانی مائدہ

(منصور احمد مسرور۔ایڈیٹر اخبار بدر قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان 2017ء، بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا الحمدللہ۔ موسم خوشگوار رہا۔ اگرچہ سردی میں شدّت تھی مگر بالخصوص جلسہ کے تینوں دن آفتاب نے آسمان میں اچھی طرح چمک کر مسیح موعودؑ کے مہمانوں کو سردی کا احساس ہونے نہیں دیا۔ چونکہ بہت سے مہمان خیموں میں بھی رہتے ہیں اور جلسہ کا بھی انتظام کھلے میدان میں ہوتا ہے اس لحاظ سے ہم اللہ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ بارش کی تکلیف سے اس نے مہمانوں کو محفوظ رکھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کا ماحول انتہائی رُوحانی ہوتا ہے۔ ہر شخص عبادت، ذکر الٰہی اور سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے میں مصروف ہوتا ہے۔ نماز تہجد باجماعت کا ان دنوں خاص اہتمام ہوتا ہے جس سے مہمان بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ امام الزمان مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے روضۂ مبارک پر گریہ وزاری کے ساتھ دُعا کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو سلام پہنچانا ایک ایسی دلگداز اور رُوح کو پگھلانے والی کیفیت سے ہمکنار کرتا ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ہر ایک مہمان کی کوشش ہوتی ہے کہ بیت الدعا میں اُسے دعا کا موقع مل سکے اور اس کے لئے اپنی باری کے انتظار میں گھنٹوں کھڑا رہنا خوشی سے برداشت کرتا ہے۔ اسی طرح فرض نمازیں اور نوافل کی ادائیگی، اور ہر طرف السلام علیکم اور وعلیکم السلام کی آوازیں اور مصافحہ اور معانقہ، یہ سب باتیں ماحول کو رُوحانیت سے بھر دیتی ہیں۔ علاوہ ازیں جلسہ کے تین دن دینی وعلمی باتیں سننے کے خاص دن ہوتے ہیں۔

اس جلسے کی ایک بہت خاص بات یہ ہوتی ہے کہ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے آخری روز ازراہِ شفقت جلسہ سے خطاب فرماتے ہیں۔ اس کے لئے ہم حضور کے بے حد مشکور وممنون ہیں۔ حضور کا خطاب جلسہ کو ایک خاص شان عطا فرماتا ہے۔ mta کے ذریعہ ساری دُنیا اس جلسے میں شامل ہوجاتی ہے اور لندن اور قادیان ہر دو جلسوں کے مناظر مشاہدہ کرتی اور حضور پُرنور کے دیدار سے اپنی پیاس بجھاتی ہے۔ اور قادیان کے جلسہ گاہ میں ہزاروں کی تعداد میں مہمانوں کا انتہائی خاموشی اور شوق سے بڑی سکرین پر ٹکٹکی باندھ کر حضور کا خطاب سننا بہت ہی پرشوکت، دلکش اور عاشقانہ منظر پیدا کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جلسہ کی بنیاد رکھ کر جماعت پر احسانِ عظیم فرمایا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دسمبر 1891ء میں ایک رسالہ ''آسمانی فیصلہ'' تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں آپ نے مسلمان علماء کو جو آپؑ کے شدید مخالف تھے رُوحانی مقابلہ کی دعوت دی اور اُن کے سامنے اس بات کے فیصلہ کے لئے کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تائید ونصرت کس کے ساتھ ہے، لاہور میں ایک انجمن کی تشکیل کی تجویز رکھی کہ لاہور میں ایک ایسی انجمن بنائی جائے جو جماعت اور جماعت کے مخالفین دونوں سے متعلق ایک سال تک اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ریکارڈ رکھے اور پھر ایک سال بعد اس ریکارڈ کی روشنی میں یہ فیصلہ کرے کہ خدا تعالیٰ کس کے ساتھ ہے اور اس کی تائید ونصرت کس کے شامل حال ہے۔ آپؑ نے 27 دسمبر 1891ء کو قادیان میں احبابِ جماعت کو جمع ہونے کی ہدایت فرمائی تا کہ جس انجمن کے بنانے کی آپؑ نے تجویز رکھی ہے اس کی تشکیل کے بارے میں غور وخوض ہوسکے۔

''چنانچہ اس تاریخ کو مسجد اقصیٰ میں احباب جمع ہوئے۔ بعد نماز ظہر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے قبل مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدسؑ کی تازہ تصنیف آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنائی۔ پھر یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبر کون کون صاحبان ہوں اور کس طرح اس کارروائی کا آغاز ہو۔ حاضرین نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سرِ دست یہ رسالہ شائع کردیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضی فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا اور حضرت اقدس سے دوستوں نے مصافحہ کیا۔ یہ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا تاریخی اجتماع اور پہلا سالانہ جلسہ تھا جس میں 75/احباب شامل ہوئے تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 440)

مذکورہ کتاب ''آسمانی فیصلہ'' سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے بعد جنوری 1892ء میں شائع کی۔ کتاب کے شروع میں آپ نے اُن خوش نصیب 75/احباب کے نام بھی درج فرمائے جو جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور کتاب کے آخر میں آپؑ نے اُنہیں اِن الفاظ میں دُعا دی:

''اور اب جو 27 دسمبر 1891ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا، اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اُٹھا کر حاضر ہوئے خدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب اُن کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔''

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4، صفحہ 353)

اِسی کتاب یعنی ''آسمانی فیصلہ'' کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احبابِ جماعت کو 'اطلاع' کے عنوان سے آئندہ ہر سال ماہ دسمبر میں سہ روزہ جلسہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے جلسہ میں حاضر ہونے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

''قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویّہ تاریخ مقرر پر حاضر ہوسکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27/دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر 1891ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں 27 دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔''

اس کے بعد جلسہ سالانہ 1892ء سے چند روز قبل یعنی ماہ دسمبر 1892ء کے شروع میں آپؑ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے 27 دسمبر 1892ء کو قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ کی یاد دہانی کرواتے ہوئے احباب کو اس میں شامل ہونے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

''بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے کہ 27 دسمبر 1892ء کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبّوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ ۔ ۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ ۔ ۔ اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔''

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 340، 341)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے 327 عشاقِ مسیح، ماہ دسمبر میں جلسہ میں شمولیت کی خاطر قادیان دارالامان میں جمع ہوگئے۔ اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے روز پہلی اور دوسری دونوں نشستوں میں حاضرین سے خطاب فرمایا اور دوسرے روز مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آپؑ کی موجودگی میں متعدد اہم فیصلے ہوئے۔ خیال رہے کہ یہ جلسہ دو روزہ تھا۔

جلسہ سالانہ کا سال بہ سال ترقی کرنا ایک لازمی امر تھا کیونکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس کی ترقی اور وسعت کی خوشخبری عطا فرمادی تھی۔ پہلے اور دوسرے جلسہ سالانہ کی حاضری کا ذکر ہوچکا ہے۔ 1907ء کا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔ اس کی حاضری 3000 تھی۔ یعنی پہلے جلسہ کے مقابل پر 40 گنا زیادہ۔

1914ء کا جلسہ سالانہ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ اس کی حاضری تقریباً 4000 تھی۔ مرد 3500 اور خواتین کی تعداد 400 سے زیادہ تھی۔ 1964ء کا جلسہ سالانہ آپؓ کی خلافت کا آخری جلسہ تھا جو کہ ربوہ میں ہوا تھا اس کی حاضری ایک لاکھ (100000) تھی۔

1983ء میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ، ربوہ کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔ اس کی حاضری دو لاکھ پچھتّر ہزار (275000) سے زیادہ تھی۔ گویا پہلے جلسہ سالانہ کے مقابلہ میں یہ حاضری تین ہزار چھ سو چھیاسٹھ (3666) گنا زیادہ تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 445 تا 448)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار 7/دسمبر 1892ء میں جہاں جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی ہے وہاں آپ نے جلسہ سالانہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا: ''خدا نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی''۔

یہ کتنی عظیم الشان پیشگوئی تھی جو بڑی صفائی کے ساتھ آج پوری ہورہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

(1) یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہورہے ہیں۔ ۔ ۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے۔ (2) اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ (3) اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئیاں بڑی شان کے ساتھ آج پوری ہورہی ہیں اور آئندہ اس سے بھی زیادہ شان اور شوکت کے ساتھ پوری ہوتی چلی جائیں گی کیونکہ یہ جاری پیشگوئیاں ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان، جس میں صرف ہندوستان کے مختلف علاقوں سے 75 عشاق مسیح حاضر ہوئے تھے، آج انٹرنیشنل جلسہ بن چکا ہے۔ اللہ کے فضل سے دُنیا کے بیسیوں ممالک سے لوگ انتہائی شوق کے عالم میں مسیح الزمان کی پاک بستی کے دیدار اور جلسہ سننے کے لئے قادیان دارالامان تشریف لاتے ہیں اور وہ حاضری جو پہلے جلسہ میں صرف 75 تھی اب ہزاروں میں پہنچ چکی ہے الحمدللہ۔ اللہ کے فضل سے اب پوری دُنیا میں کثرت کے ساتھ جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ ان جلسوں میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ جلسہ کے رُوحانی ماحول سے وہ بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ اور اگر جلسہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس شریک ہوں تو پھر حضور کے خطابات، حضور کے دیدار اور حضور کی ملاقات کا مہمانوں پر بہت ہی قوی اور معجزانہ اثر ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء میں شامل ہونے والے فقط دو مہمانوں کے تأثرات بیان کر کے ہم اپنی گفتگو کو ختم کرتے ہیں۔

❁ جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا، خدمت کرنے والوں میں کون سی روحانی طاقت تھی جو ہر وقت ان کو اس مشقت کو بخوشی برداشت کرنے اور لطف اٹھانے اور اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہنے پر تیار کرتی تھی۔ یقیناً یہ وہ روحانی طاقت تھی، جو اَب اس دنیا میں جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی، حضور انور کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ حضور انور سے ملاقات کر کے ایک پیار، محبت اور روحانی طاقت عطا ہوتی ہے۔ میرے لئے حضور سے ملاقات ایک ناقابلِ یقین تجربہ ہے۔ حضور انور کے خطابات عصرِ حاضر کے مسائل کا بہترین حل ہیں۔ (ہنگری کے ایک پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Gabor Tamas صاحب کا تأثر)

❁ مَیں نے اس جلسہ کے ذریعہ اسلام کی نئی تصویر دیکھی ہے۔ مسلمانوں کی ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت والفت میں بے مثال ہے، جو اپنے ایمان کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ مَیں واپس جا کر اپنے حلقۂ احباب اور طلبا کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے۔ اور جو حقیقتاً اپنے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پر عمل پیرا ہے۔ (کوسٹاریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر Sergio Moya صاحب کا تأثر)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جلسہ خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یا ماحول جو ہے، وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ تقریریں جو ہیں وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور لوگوں کے دلوں پہ اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو اپنے عمل کو اس طرح بنانا چاہئے کہ غیروں پر بہترین اثر کرے۔ صرف دکھانے کے لئے نہیں بلکہ حقیقت میں ہمارا ہر عمل ہمارے دل کی آواز ہو، ہمارے عقیدے کی آواز ہو۔''

(خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2016 بمقام فرینکفرٹ، جرمنی)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

... ...

بینن (مغربی افریقہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو گزشتہ سال (2017ء) میں اپنی پچاس سالہ جوبلی منانے کی توفیق ملی۔ جوبلی سال کے بعض پروگراموں کا ذکر اسی کالم میں ہو چکا ہے۔ درج ذیل سطور میں بعض اَور موصولہ رپورٹس کا خلاصہ پیش ہے۔

... ...

بینن کے دارالحکومت Porto Novo میں بین المذاہب کانفرنس کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو بینن کے دارالحکومت پورتونووو (Porto Novo) میں 23 ستمبر 2017ء کو بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم منتظر احمد صاحب مبلغ سلسلہ بینن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق شہر کی تاریخی عمارتوں میں سے ایک عمارت MAISON DA SILVA (سیلویا کے باشندوں کا گھر) ہے۔ یہ عمارت اب ایک عجائب گھر کی حیثیت سے جانی جاتی ہے جس کے اندر پرانی ثقافتی چیزیں، افریقی غلامی کے ادوار کی تصاویر، انقلابی ادوار کی یادیں مختلف اشیاء وغیرہ نمائش کے طور پر رکھی گئی ہیں۔ بین المذاہب کانفرنس کے لئے اسی تاریخی اہمیت کی حامل Maison da Silva کے ایک کانفرنس ہال کا انتخاب کیا گیا۔

جماعتی لحاظ سے یہ شہر غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ بینن کے پہلے احمدی مکرم Dauda (SIKIROU) داؤداسکیر وصاحب کا تعلق اسی شہر سے ہے۔ آپ کے ذریعہ سے بینن میں پچاس سال قبل 1967ء میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا۔

مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن اپنے وفد کے ساتھ اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد جوبلی کمیٹی کے صدر مکرم لقمان بصیریو صاحب (Luqman Bassiriou) نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بینن میں جماعت احمدیہ کے پچاس سال مکمل ہونے کے حوالہ سے جماعتی پروگرامز کا ذکر کیا۔

بعد ازاں علاقہ کے سرکاری عہدیداروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان عہدیداران میں علاقے کا C.A، صوبہ کے گورنر کی نمائندہ اور علاقہ کا مئیر شامل تھے۔

سرکاری نمائندگان کے اظہار خیال کے بعد جماعتی لوکل مشنری مکرم عبدالعزیز ابراہیم صاحب نے ''مذاہب کا امن عالم میں کردار'' کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں امن عالم کے حصول کے طریقے بیان کئے۔

بعد ازاں درج ذیل معززین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا۔ EMAB چرچ کے پادری مکرم AFFATON Victoir صاحب، CELEST عقیدہ کے عالمی سربراہ کے نمائندہ مکرم EYEMI Boniface صاحب، بینن کے صوفی فرقہ [LES AMIS D'Islam (مسلمان دوست)] کے صدر مکرم LATOUNDJI Saliou صاحب، غیر احمدی امام مکرم TADJOU Rafiou صاحب، غیر احمدی امام مکرم Moubachirou Moustapha صاحب۔ ان کے علاوہ ایک گورنمنٹ سکول کی پرنسپل، Adjara گاؤں کے امام، عیسائی اور بت پرست مذاہب سے تعلق رکھنے والے احباب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے اسلام کی حسین تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے تمام مذاہب کے امن کے ساتھ مل کر رہنے کی اہمیت بیان کی۔

دعا کے بعد تمام حاضرینِ کانفرنس کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

شاملین کی تعداد 450 سے زائد تھی۔ اس پروگرام کو نیشنل ٹی وی اور پرائیویٹ ٹی وی چینل کے علاوہ کثیر الاشاعت اخبارات نے کوریج دی۔

... ...

بینن کے شہر ساوے میں بین المذاہب کانفرنس کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ساوے کو مورخہ 19 اگست 2017 بروز ہفتہ فاسیگ (Faseg) یونیورسٹی کے ہال میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کانفرنس کا مرکزی عنوان ''امن عالم اور مذہب کا کردار'' تھا۔

مکرم احمد ریحان ہاشمی صاحب مبلغ سلسلہ بینن کی محررہ رپورٹ کے مطابق مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن پروگرام میں نیشنل عاملہ کے بعض ممبران، خدام، انصار اور لجنہ کے نمائندگان کے ساتھ شامل ہوئے۔

ساوے کے بادشاہ جناب مکرم کابی بیسی اوبا آدے توتو آکیمو صاحب کی آمد پر 10 بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع فرنچ اور یوروبا ترجمہ سے ہوا۔

اس کے بعد جماعت بینن کی پچاس سالہ جوبلی کمیٹی کے صدر مکرم لقمان بصیریو صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم مرزا انوار الحق صاحب مبلغ سلسلہ بینن نے ''امن عالم اور مذہب کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں عالمی امن قائم کرنے کا حل بتایا۔ اس کے بعد میتھوڈسٹ فرقے سے تعلق رکھنے والے پادری مکرم گاسپر اوبے مویدے صاحب، امام زونگو کے نمائندہ مکرم الفا محمد صاحب، مقامی مذہب ودوں کے نمائندہ مکرم شابی دینی صاحب، مکرم پادری قدورو صاحب، مکرم پادری سودیگلا روجے صاحب، اوگو (Ogu) کے نمائندہ مکرم بیدو رومے صاحب، مکرم پادری آسوگلا اے تی این صاحب، نَوجوانوں کا ایک نمائندہ، کابوعہ (Kaboua) کا بادشاہ مکرم جناب آدے توتو صاحب، مونقع علاقے کا بادشاہ اور آخر پر ساوے کے بادشاہ نے اسی موضوع پر تقریر کی اور اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ سب نے اپنے اپنے مذہب اور اپنے خیالات کے مطابق امن کو فروغ دینے کے طریقے بتائے اور جماعت احمدیہ کی کاوشوں کو سراہا۔

پروگرام کے آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر صاحب بینن نے اختتامی کلمات کہے۔ آپ نے اسلام کی امن پسند تعلیم اختصار سے بیان کی اور حاضرین کو تلقین کی کہ پروگرام میں کہی گئی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا کہ حقیقی امن پسند معاشرہ قائم ہوجائے۔

دعا کے بعد حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

کانفرنس کی کل حاضری 447 رہی۔ اس پروگرام کی کوریج بینن کے نیشنل ٹی وی ortb اور ایک پرائیویٹ چینل Canal3 نے دی۔ اسی طرح بینن کے مشہور اخبارات La Nation, Fraternite اور Le Matinal وغیرہ نے سرورق پر اس پروگرام کی خبر شائع کی۔

... ...

بینن کے شہر ناٹی ٹنگو میں بین المذاہب کانفرنس کا کامیاب انعقاد

(خلاصہ رپورٹ: سکندر جلال صاحب مبلغ سلسلہ بینن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو 18 نومبر 2017ء بروز ہفتہ کو Natitingou میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس کانفرنس کا انعقاد ریجن Natitngou کے Maison des Jeunes میں ہوا۔ عوام الناس اور مذہبی رہنماؤں کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب وخواتین نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ حاضری تقریباً 200 رہی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ سے ہوا۔

مہمانوں کے تعارف کے بعد جماعت احمدیہ بینن کی تاریخ اور جماعت احمدیہ بینن کی 50 سالہ تقریبات پر مشتمل تعارف پیش کیا گیا۔

بعد ازاں میئر کے نمائندہ، پریفے کے نمائندہ، وزیرِ داخلہ کے نمائندہ، سنٹرل امام کے نمائندہ، Celeste عیسائیت کے پادری صاحب، Endogene مذہب کے نمائندہ، Cummune Tocountouna کے مسلمانوں کے امام، Cummune Natitingou کے سابق میئر، Cummune Natitingou کے بادشاہ کے نمائندہ، محکمہ ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹل کامرس اینڈ انڈسٹری کے نمائندہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ سب نے جماعت احمدیہ سے اپنے اچھے تعلقات کا ذکر کیا اور جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں مشنری مکرم OsseniAkambiAliyou صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی روشنی میں انصاف قائم کرنے کے ذریعہ سے عالمی امن قائم کرنے کے طریق بتائے۔

اس کے بعد مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے تقریر کی۔ آپ نے تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا کو اسلام کی امن پسند تعلیم سے آگاہ فرما رہے ہیں اور حکومتوں کو ایٹمی جنگِ عظیم کے ناقابلِ تصور تباہی کے نتائج کی نشاندہی کرتے ہوئے انہیں ہر صورت میں اس سے دور رہنے کی تلقین کررہے ہیں۔ اس حوالہ سے جماعت احمدیہ دنیا کے ہر حصہ میں امن کانفرنسز کا انعقاد کر کے لوگوں کو اسلام کی امن پسند تعلیم سے آگاہ کر رہی ہے۔ انصاف کے قیام سے امن خود بخود قائم ہو جاتا ہے۔ ہمیں معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ امیر صاحب نے مزید بتایا کہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے World Leaders کو خطوط بھجوائے ہیں اور انہیں عالمگیر امن کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انسانیت کے لئے محبت پیدا کریں۔ آج دنیا کی حالت بہت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ امن کے قیام کے حوالہ سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرتی چلی جا رہی ہے اور دنیا کو وہ راستہ بتا رہی ہے جو امن کی طرف لے کر جاتا ہے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب بینن نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

... ...

سپین

جماعت احمدیہ سپین اور صافا کیتھولک سکول کے مشترکہ Peace March کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سپین کو 30 جنوری 2018ء کو مسجد بشارت پیدروآباد میں پیس ڈے (Peace Day) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ پیدروآباد کے ''صافا کیتھولک سکول'' کی انتظامیہ نے جماعت

سپین میں PeaceMarch میں شامل ہونے والے طلباء واساتذہ اور افراد جماعت کی مسجد بشارت کے سامنے ایک تصویر۔

باقی صفحہ نمبر2پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ایک مومن کو، ایک ایسے شخص کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے طریق بھی بتائے جن میں عملی حصہ بھی ہے یعنی ظاہری حرکات و سکنات اور دعاؤں کے الفاظ بھی ہیں جسے ذکر بھی کہہ سکتے ہیں۔ نماز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ یعنی ظاہری حرکات بھی ہیں اور ذکر بھی ہے۔ دعائیں بھی ہیں۔ لیکن نمازوں کے علاوہ بھی ذکر اور دعائیں اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ایک مومن کا کام ہے۔

قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے بہت سی دعائیں مختلف انبیاء کے حوالے سے بتائی ہیں جو ہم نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور چلتے پھرتے ذکر کے طور پر بھی پڑھتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں۔

آج میں ایک ذکر کے بارے میں بھی بتانا چاہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی دعائیں بھی ہیں اور جس کے مطالب پر غور کر کے پڑھنے سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک حاصل کرتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں بھی آتا ہے اور ہر قسم کے شروروں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود باقاعدگی سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان آیات اور دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے بلکہ صحابہ کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اور بہت ساری جگہوں پر اِن دعاؤں کی، ان آیات کی اہمیت بیان فرمائی۔ آپ نے اس کے فوائد بیان فرمائے۔

احادیث نبویہ کے حوالہ سے آیت الکرسی، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے فضائل کا تذکرہ اور سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں ان دعاؤں کو باقاعدگی سے پڑھنے کی تحریک

جس کام کو آپؐ نے باقاعدہ جاری رکھا یا باقاعدگی سے کیا تو یہ آپ کی سنّت بنی اور اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہم احمدی جن کی اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید رہنمائی فرمائی ہے ہمیں اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کے لئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے۔

افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دعا سکھائی اور روشنی کے بعد اندھیرے اور ظلمات کے فتنہ سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دعاؤں کو بلاناغہ روزانہ پڑھا کرو تا کہ توحید پر بھی قائم رہو اور اندھیروں اور ظلمات کے فتنوں سے بھی بچو۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔

آجکل دہریت اور دنیا کا بھی بڑا زور ہے اور دنیاداری نے اپنے پنجے اس قدر معاشرے میں عمومی طور پر گاڑ دیئے ہیں کہ بعض نوجوان اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پس یہ دعائیں جب ہم اپنے پر پھونکیں تو ساتھ ہی اپنے بچوں پر بھی پھونکیں تا کہ ہر قسم کے شروروں سے ہماری نسلیں بھی محفوظ رہیں اور دین پر قائم رہنے والی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والی ہوں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان سورتوں کے مضمون کو سمجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم باقاعدگی سے سونے سے پہلے یہ آیات پڑھ کر ان دعاؤں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے پر پھونکنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16/ فروری 2018ء بمطابق 16/ تبلیغ 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ایک مومن کو، ایک ایسے شخص کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) یعنی ہم نے جنّ و اِنس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے طریق بھی بتائے جن میں عملی حصہ بھی ہے یعنی ظاہری حرکات وسکنات اور دعاؤں کے الفاظ بھی ہیں جسے ذکر بھی کہہ سکتے ہیں۔ نماز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ یعنی ظاہری حرکات بھی ہیں اور ذکر بھی ہے۔ دعائیں بھی ہیں۔ لیکن نمازوں

کے علاوہ بھی ذکر اور دعائیں اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ایک مومن کا کام ہے۔ قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے بہت سی دعائیں مختلف انبیاء کے حوالے سے بتائی ہیں جو ہم نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور چلتے پھرتے ذکر کے طور پر بھی پڑھتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں۔ لوگ اپنے خطوں میں لکھتے ہیں کہ ہمیں فلاں مشکل ہے، فلاں پریشانی ہے، کوئی دعا اور ذکر بتائیں جس کا ورد ہم کرتے رہا کریں اور ہماری مشکلات اور پریشانیاں دُور ہوں۔ عموماً لوگوں کو مَیں یہی لکھتا ہوں کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ سجدوں میں دعائیں کریں۔ نمازیں دعائیں کریں۔ اور اپنے خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ لیکن آج میں ایک ذکر کے بارے میں بھی بتانا چاہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی دعائیں بھی ہیں اور جس کے مطالب پر غور کر کے پڑھنے سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک حاصل کرتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں بھی آتا ہے اور ہر قسم کے شرور سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود باقاعدگی سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان آیات اور دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے بلکہ صحابہ کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اور بہت ساری جگہوں پر اِن دعاؤں کی ان آیات کی اہمیت بیان فرمائی۔ آپ نے اس کے فوائد بیان فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ذاتی عمل کے بارے میں اس سلسلہ میں روایت آتی ہے۔

روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ النّاس یعنی قرآن کریم کی جو آخری تین سورتیں ہیں، یہ اور آیۃ الکرسی تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جا سکتا جسم پر پھیرتے۔

پس جس کام کو آپؐ نے باقاعدہ جاری رکھا یا باقاعدگی سے کیا تو یہ آپ کی سنّت بنی اور اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہم احمدی جن کی اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید رہنمائی فرمائی ہے ہمیں اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کے لئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے۔

اس ذکر اور آیات کی اہمیت بعض اور احادیث سے بھی ملتی ہے جو مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

جہاں تک آیۃ الکرسی کا تعلق ہے اس کے بارے میں دو جمعہ پہلے مَیں بیان کر چکا ہوں۔

آج قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کے بارے میں احادیث کے حوالے سے بات کروں گا۔ کس طرح بار بار اور مختلف رنگ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ان سورتوں کے پڑھنے کے بارے میں تلقین فرمائی ہے۔

ایک روایت میں آخری تینوں قُل پڑھ کر جسم پر پھونکنے کے بارے میں حضرت عائشہؓ اس طرح بیان فرماتی ہیں۔ فرمایا کہ ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو اپنی ہتھیلیوں کو جوڑتے اور پھر ان پر پھونکتے اور ان میں یہ پڑھتے قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ وقُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ۔ وقُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ یعنی یہ تینوں سورتیں پڑھتے اور پھر جہاں تک ممکن ہوتا دونوں ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے۔ آپ اپنے سر اور چہرے سے دونوں ہاتھ پھیرنا شروع کرتے اور پھر جو جسم کا حصہ آتا جہاں تک آپ کا ہاتھ جا سکتا تھا آپ تین بار ایسا کرتے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اہتمام اس باقاعدگی سے فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں خود یہ دعائیں پڑھتیں اور آپ کے ہاتھوں پر پھونک کر آپ کے ہاتھ ہی آپ کے جسم پر پھیرتیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوّذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے۔ کہتی ہیں جب آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو مَیں یہ سورتیں آپ پر پڑھتی اور آپ کے ہاتھ ان کی برکت کی امید سے آپ پر پھیرتی۔

(صحیح بخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات)

پس یہ خیال حضرت عائشہ کو آنا یقیناً اس وجہ سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بہت باقاعدہ تھے اور اس کی برکت کی اہمیت حضرت عائشہ پر خوب کھول کر واضح فرمائی تھی۔

پھر صحابہ کو ان سورتوں کی برکات اور اہمیت کا کس طرح احساس دلایا۔ اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے عقبہ بن عامر۔ کیا مَیں تمہیں تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم میں جو سورتیں اتاری گئی ہیں ان میں سے تین بہترین سورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ مَیں نے عرض کی۔ کیوں نہیں۔ اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ پھر آپ نے مجھے قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر سنائیں۔ پھر فرمایا اے عقبہ! تم انہیں مت بھولنا اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا جب تک تُو انہیں پڑھ نہ لے۔ عقبی کہتے ہیں کہ جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تُو انہیں نہ بھولنا۔ تو اس وقت سے میں انہیں نہیں بھولا اور میں نے کوئی رات ایسی نہیں گزاری جب تک میں نے انہیں پڑھ نہ لیا ہو۔

(مسند احمد بن حنبلؒ مسند عقبہ بن عامرؓ جلد 5۔ صفحہ 896-895 مطبوعہ بیروت۔ ایڈیشن 1998ء۔ حدیث نمبر 17467)

پس آپ کا یہ فرمانا کہ تم انہیں مت بھولنا اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا کہ جب تک انہیں پڑھ نہ لو، صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کس باقاعدگی کے ساتھ اس کو پڑھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر، احکامات پر، دعاؤں پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور تبھی آپ دوسروں کو فرمایا کرتے تھے۔

پھر سورۃ اخلاص کی اہمیت کے بارے میں یعنی قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جو سورت شروع ہوتی ہے اس کے بارے میں ایک حدیث میں اس طرح ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا جو اس کو بار بار پڑھ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری بات بیان کی اور گویا کہ وہ اس شخص کو کم یا چھوٹا سمجھ رہا تھا اس لئے شکایت کے رنگ میں بیان کیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ضمن میں ایک جگہ تفصیل یوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھے۔ یہ بات صحابہ پر بڑی گراں گزری۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے کہ ایک تہائی قرآن کریم رات میں پڑھ لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ الواحد الصمد۔ یعنی سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

سورۃ اخلاص کے قرآن کریم کے تیسرے حصہ کے حوالے سے صحیح مسلم نے ایک روایت اس طرح لکھی ہے۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جمع ہو جاؤ مَیں تمہیں قرآن کا تیسرا حصہ پڑھ کر سناؤں گا۔ ساروں کو اکٹھا کیا، جمع کیا کہ مسجد میں آ جاؤ۔ پس لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کسی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آسمان سے کوئی خبر یعنی وحی آئی ہے جس کی وجہ سے آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اندر چلے گئے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا مَیں نے تم سے کہا تھا کہ مَیں تم پر قرآن کا تیسرا حصہ پڑھوں گا۔ غور سے سنو یہ سورۃ اخلاص قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا۔ باب فضل قراءۃ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیسرا حصہ کیوں کہا؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو توحید کو ثابت کرنے اور اس کے قیام کے لئے نازل فرمایا۔ پس اس سورۃ میں بڑے واضح الفاظ میں اور جامع انداز میں توحید کو بیان کیا گیا ہے۔ پس اس کے الفاظ پر غور کرنے اور عمل کرنے سے انسان حقیقی توحید پر عمل کر سکتا ہے اور پھر قرآن کریم کو خدائے واحد کا کلام سمجھ کر جب بھی عمل کی کوششیں کرے گا تو گویا حقیقی توحید کو سمجھنے والا اور اس پر قائم ہونے والا ہو گیا اور پھر قرآن کریم کی تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنے کی توفیق بھی ملے گی۔ تو انسان کو صرف اتنا ہی نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ مَیں نے سورۃ اخلاص پڑھ لی تو تین حصہ قرآن کریم پڑھ لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کو پڑھو اور پھر توحید پر قائم ہو اور اس پر عمل کرو۔

اسی طرح بعض روایات میں بعض اور آیات بھی ہیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک حصہ ہے۔ یہ ایک چوتھائی حصہ ہے۔ تو اگر اسی کو لیا جائے تو گویا ان چند آیتوں کو پڑھ کر لوگ کہیں گے کہ قرآن کریم مکمل ہو گیا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جن پر تم لوگ عمل کرو اور پھر قرآن کریم پر غور کرو، توحید کے قیام کی کوشش کرو تو تبھی تم قرآن کریم کو پڑھنے والے ہو گے۔ اور قرآن کریم کیا ہے؟ قرآن کریم کی تعلیم توحید کے قیام کے لئے ہی ہے جس کے لئے ہر انسان کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک سریّہ کا امیر بنا کر بھیجا۔ جنگ کے لئے روانہ کیا۔ جو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا اور قراءت کا اختتام قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر کیا کرتا تھا۔ جب صحابہ واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے پوچھو کہ وہ

کیوں ایسا کرتا ہے؟ صحابہ نے جب اس سے پوچھا تو اس نے کہا اس لئے کہ یہ رحمان خدا کی صفت ہے۔ اس وجہ سے مَیں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا۔ باب فضل قراءۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ)

پھر اسی بارے میں بخاری میں حضرت انسؓ کے حوالے سے ایک حدیث ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی مسجد قبا میں ان کی امامت کرایا کرتا تھا۔ وہ جب ان سورتوں میں سے جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں کوئی سورۃ شروع کرتا تو پہلے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ یعنی سورۃ اخلاص پڑھتا۔ جب اسے پڑھ لیتا تو پھر اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھتا اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتا۔ اس کے ساتھیوں نے اس بارے میں اس سے بات کی اور کہا کہ تم سورۃ اخلاص سے شروع کرتے ہو اور پھر نہیں سمجھتے یہ سورۃ تمہیں کافی ہوگئی بلکہ ایک اور سورت بھی اس کے ساتھ پڑھتے ہو۔ یا تو تم اسی کو پڑھا کرو یا اس کو چھوڑ دو اور کوئی دوسری سورت پڑھو۔ اس نے کہا کہ مَیں تو اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم پسند کرتے ہو کہ مَیں اسی طرح تمہاری امامت کراؤں تو مَیں تمہارا امام رہوں گا۔ اور اگر تمہیں یہ پسند نہیں ہے تو مَیں تمہیں چھوڑ دوں گا یعنی کہ امامت چھوڑ دوں گا۔ سورت کو نہیں چھوڑوں گا۔ وہ لوگ اس کو اپنے میں سب سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اس کے سوا کوئی اور ان کا امام ہو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا اے فلاں جو بات تمہارے ساتھی تم سے کہتے ہیں تمہیں اس فعل سے کون سی بات روکتی ہے۔ (یعنی کہ سورۃ اخلاص نہ پڑھو یا ہی پڑھو اور دوسری سورتیں نہ پڑھو۔ تو اکٹھی پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟) اور کیا وجہ ہے کہ تم نے یہ سورۃ ہر رکعت میں لازم کرلی ہے؟ اس نے کہا یہ سورت مجھے بہت پیاری ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کردیا۔ (صحیح البخاری۔ کتاب الاذان۔ باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ)

پھر حضرت اُبَیّ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اپنے رب کا شجرہ نسب ہمیں بتائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ نازل فرمائی۔ پس صمد وہ ہے جو نہ کسی کا باپ ہے۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو پیدا ہوئی مگر اس نے ضرور مرنا ہے۔ اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس نے مرنا ہے مگر اس کا ضرور کوئی نہ کوئی وارث ہوگا۔ جبکہ اللہ عزّوجلّ نہ تو وفات پائے گا۔ نہ ہی اس کا کوئی وارث ہوگا۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ کہا کہ اس کے مشابہ کوئی اور نہیں۔ اور نہ ہی کوئی اس جیسا، اور نہ ہی اس کی مانند کوئی اور چیز ہے۔ (سنن الترمذی۔ ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ باب ومن سورۃ الاخلاص)

پھر اس بارے میں ایک جگہ حضرت ابوہریرہؓ سے یوں روایت ملتی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ یعنی کسی بھی چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی سوال ہوتے تھے۔ آج بھی یہ سوال بڑے اٹھائے جاتے ہیں۔) آپ نے فرمایا پس جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہو یہاں تک کہ تم یہ سورت ختم کرلو۔ (یعنی سورۃ اخلاص پوری پڑھو۔ اس کے معنی پر غور کرو تو تمہیں پتا لگ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کو پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔) فرمایا کہ پھر اس کو چاہئے کہ وہ شیطان سے پناہ طلب کرے تو وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (الابانۃ الکبری لابن بطہ باب ترک السؤال عمّا لَا یُغْنِیْ وَالْبحث وَالتنقیر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ پڑھتے ہوئے سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی۔ مَیں نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا جس اخلاص سے یہ پڑھ رہا ہے اس پر جنت واجب ہوگئی۔ (سنن الترمذی۔ ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ باب ومن سورۃ الاخلاص)

پھر حضرت سہیلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی غربت کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہوتا ہو اگر کوئی گھر میں ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا کرو۔ اور اگر کوئی نہ ہو تو پھر بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ دیا کرو۔ اپنے اوپر ہی سلامتی بھیجا کرو۔ والسلام تمہیں مل جائے گا اور ایک دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرو۔ تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا رزق عطا کیا کہ اس کے ہمسائے بھی اس سے فیضیاب ہونے لگے۔ (روح البیان لاسماعیل حقی بن مصطفیٰ زیر آیت سورۃ الاخلاص جلد 10 صفحہ 558۔ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 2003ء)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس برکت سے اسے اتنا رزق عطا فرمایا کہ وہ ایک وقت ایسا تھا کہ خود اس کو ہاتھ تنگ تھا۔ فاقے ہوتے تھے۔ اب اتنی کشائش پیدا ہوئی کہ وہ اپنے ہمسایوں کی بھی مدد کیا کرتا تھا۔

پس جب انسان توحید کا سبق سیکھ لے اور اس پر عمل کرے اور خدا تعالیٰ کو تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک سمجھے تو پھر اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور جگہوں پر بھی فرماتا ہے کہ وہ متقی کو ایسی ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے کہ جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔

حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے یہ سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پسند ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا اس سورت سے پیار تجھے جنت میں داخل کردے گا۔ (مسند احمد بن حنبلؒ۔ مسند المکثرین من الصحابۃ۔ مسند انس بن مالک۔ حدیث 12432)

پھر حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر روز پچاس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی اسے قیامت کے دن اس کی قبر سے پکارا جائے گا کہ کھڑا ہو جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ (المعجم الاوسط۔ باب الیاء۔ من اسمہ یعقوب۔ حدیث 9446)

ابن دیلمی سے روایت ہے جو کہ نجاشی کی بہن کے بیٹے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بھی کرتے رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز میں یا اس کے علاوہ سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آگ سے نجات فرض کردی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی۔ جلد 18 صفحہ 331۔ باب الفاء فیروز الدیلمی حدیث 852۔ المکتبۃ الشاملۃ)

پس یہ اہمیت ہے سورۃ اخلاص کی۔ اور جب ہم رات کو یہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں یہ پڑھنی چاہئے۔ جب ہم کہیں کہ خدا تعالیٰ اَحَد ہے تو ساتھ ہی اس کے صمد ہونے کا مقام بھی اور مرتبہ بھی ہمارے سامنے آنا چاہئے۔ صمد وہ چیز ہے جو کسی کی محتاج نہیں ہے اور کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ کبھی ہلاک ہونے والی نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

صمد کے معنی ہیں کہ ’’بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ھَالِکَۃُ الذَّات ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ صفحہ 433۔ حاشیہ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نمبر 4 صفحہ 756)

یعنی جو پیدا ہوسکتی ہیں اور ہوتی ہیں اور ختم ہونے والی ہیں انہیں فنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو صمد ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ صمد کا مطلب بے نیاز ہے۔ بے نیازی اس کی یہ ہے کہ نہ وہ ہلاک ہونے والا ہے، ختم ہونے والا ہے اور نہ اس جیسی کوئی چیز پیدا ہوسکتی ہے۔ پس یہ ہمارا خدا ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

اور آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرّہ ذرّہ اسی سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کُل چیزوں کے لئے مبدء فیض ہے‘‘ (یعنی دنیا کو فائدہ پہنچانے والی اور فیض دینے والی اسی کی ذات ہے۔ اسی سے ہر فیض کے چشمے پھوٹتے ہیں) ’’اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں ہوتا۔‘‘ (یعنی اس کو کوئی فیض پہنچانے والا نہیں ہے۔ وہی ہے جو دنیا کو فیض پہنچا رہا ہے۔) ’’وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ۔ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کرکے اور اس کی عظمت دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کو مرغوب ہے۔ نہ کہ مُردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 103۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نمبر 4 صفحہ 757)

سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ النّاس کے نازل ہونے کے بارے میں حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات ایسی آیات اتری ہیں کہ ان جیسی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ اور وہ یہ ہیں یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (صحیح مسلم۔ کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا۔ باب فضل قراءۃ المعوذتین)

پھر احادیث میں تینوں قُل پڑھنے کی اہمیت کے بارے میں روایت آتی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک جنگی سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مہار پکڑ کر آگے آگے چل رہا تھا کہ آپ نے فرمایا اے عقبہ! پڑھ۔ مَیں نے آپ کی طرف کان لگایا تا کہ آپ جو فرمائیں وہ میں سن کر پڑھوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا اے عقبہ! پڑھ۔ مَیں پھر متوجہ ہوا کہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ کیا پڑھوں مَیں؟ آپ نے تیسری مرتبہ پھر یہی فرمایا تو میں نے عرض کیا۔ کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ پھر آپ نے آخر تک سورۃ پڑھی۔ پھر آپ نے سورۃ قُلْ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک پڑھی۔ میں بھی آپ کے ساتھ پڑھتا رہا۔ پھر آپ نے سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک پڑھی۔ مَیں بھی آپ کے ساتھ پڑھتا رہا۔ پھر آپ نے فرمایا کسی شخص نے ان جیسی سورتیں یا کلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل نہیں کی۔'' (سنن النسائی کتاب الاستعاذۃ حدیث 5430)

یعنی یہ ایسا کلام اور ایسی دعا ہے کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اور کبھی ضائع نہیں ہوتا اور تمام شرور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا اس سے بہتر اَور کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ اور احادیث میں ایسی روایت ملتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے بہتر اللہ تعالیٰ کی اور کوئی پناہ نہیں۔

پھر سورۃ فلق اور النّاس کے بارے میں حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ مَیں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ! کیا مَیں تجھے ایسی دو سورتیں نہ سکھاؤں جن کی قراءت انتہائی بہتر اور نفع بخش ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ تو آپ نے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ اور جب آپ نے صبح کی نماز کے لئے پڑاؤ کیا تو آپ نے انہی کی قراءت کی۔ یہی تلاوت کی۔ پھر جب آپ نے نماز ادا کر لی تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عقبہ! تو کیسے دیکھتا ہے؟ (شاید اس لحاظ سے بھی انہوں نے کہا ہو کہ بڑی چھوٹی سورتیں آپ نے پڑھی ہیں۔ فرمایا ان میں تو سب کچھ ہے۔) (سنن ابو داؤد۔ ابواب الوتر۔ باب فی المعوّذتین۔ حدیث 1462)

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنّات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوّذتین نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا اور باقی سب ترک کر دیا''۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الطب۔ باب من استرقی من العین حدیث 3511)

اس معاملے میں جو بھی دعائیں پہلے تھیں ان کو ختم کر دیا اور پھر یہی پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابن عابس! کیا مَیں پناہ لینے کے بارہ میں تجھے تعوّذ کے سب سے افضل کلمات کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ بہترین پناہ کس طرح کی ہے جن سے پناہ مانگنے والا پناہ مانگا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ دو سورتیں ہیں سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔ (مسند احمد بن حنبلؒ۔ جلد 5 صفحہ 322۔ مسند المکیّین۔ حدیث ابن عابس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث 15527)

پھر آخری دو سورتوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ چونکہ سواری کے جانور کم تھے اس لئے لوگ باری باری سوار ہوتے تھے۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے اترنے کی باری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے میرے قریب آئے اور میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھو۔ میں نے یہ کلمہ پڑھ لیا۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورۃ مکمل پڑھی اور میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے پڑھ لیا۔ پھر اسی طرح اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنے کے لئے فرمایا اور پوری سورۃ پڑھی جسے میں نے بھی پڑھ لیا۔ پھر آپ نے فرمایا جب نماز پڑھا کرو تو یہ دونوں سورتیں نماز میں پڑھ لیا کرو۔

(مسند احمد بن حنبلؒ۔ جلد 6 صفحہ 918۔ اوّل مسند البصریین۔ حدیث رجل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث 21025)

عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہی اور اقامت کہی۔ پھر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا۔ پھر آپ نے معوّذتین کے ساتھ قراءت کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تُو نے کیسا دیکھا؟ (وہ پہلے والی روایت سے ملتا ہے۔) میں نے عرض کی کہ تحقیق مَیں نے دیکھ لیا یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی تُو سوئے اور جب بھی اٹھے تُو یہ دونوں سورتیں پڑھا کر۔ (المصنف فی الاحادیث والآثار از ابوبکر بن ابی شیبۃ جلد 1 صفحہ 403۔ کتاب الصلوات من کان یخفّف القراءۃ فی السفر۔ حدیث 3688)

پس یہ اہمیت ہے ان سورتوں کی اور اس زمانے میں ذاتی طور پر ہماری روحانی ترقی اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اور جماعتی طور پر اسلام کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ان سے بچنے کے لئے ان کے پڑھنے کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ آجکل اسلام کے خلاف ایک طرف اسلام مخالف طاقتوں کی بڑی ہوشیاری سے کوششیں جاری ہیں تو دوسری طرف نام نہاد مسلمان علماء اور مسلمان لیڈروں نے ایک ایسی صورتحال پیدا کر دی ہے جہاں فتنہ و فساد پیدا ہو چکا ہے۔ مسلمان علماء مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف عامّۃ المسلمین کو بھڑکا کر شیطانی قوتوں کو بھی اور موقع دے رہے ہیں کہ ان کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ اسی طرح دہریت ہے تو وہ بھی آجکل اپنے زوروں پر ہے۔ سورۃ فلق کے حوالے سے اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ وضاحت فرماتے ہیں کہ

''تم جو...... مسیح موعود کے دشمنوں کا نشانہ بنو گے یوں دعا مانگا کرو کہ مَیں مخلوق کے شر سے جو اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو صبح کا مالک ہے۔ یعنی روشنی کا ظاہر کرنا اس کے اختیار میں ہے۔'' (یہ روشنی روحانی روشنی ہے جو مسیح موعود کے آنے سے ظاہر ہوئی ہے) ''اور مَیں اس اندھیری رات کے شر سے جو...... انکار مسیح موعود کے فتنے کی رات ہے خدا کی پناہ مانگتا ہوں''۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 78۔ حوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نمبر 4 صفحہ 762)

ان میں ایک تو اسلام دشمن لوگ ہیں جو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسرے علماء اسلام ہیں جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور مسیح موعود کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے میں مصروف ہیں۔ جن میں پاکستان کے علماء ہم دیکھتے ہیں کہ سرفہرست ہیں۔ پس ایسے حالات میں پاکستان میں تو احمدیوں کو خاص طور پر اس سنت کو جاری کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سورۃ فلق میں جو شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کہا گیا ہے اس میں اندھیری رات کے شر کے فتنہ سے بچنے کی دعا ہے۔ غَاسِق کہتے ہیں رات کو اور وَقَب کا مطلب ہے اندھیرے اور ظلمت کا چھا جانا اور یہ اندھیری رات کا فتنہ مسیح موعود کے انکار کے فتنہ کی شب تار ہے جس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دعا سکھائی اور روشنی کے بعد اندھیرے اور ظلمات کے فتنہ سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دعاؤں کو بلا ناغہ روزانہ پڑھا کرو تا کہ توحید پر بھی قائم رہو اور اندھیروں اور ظلمات کے فتنوں سے بھی بچو۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ مسلمان تو اکثر ان فتنوں میں ڈوب رہے ہیں اور اسی وجہ سے آج دنیا میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر اعتراض کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ بہرحال مسلمانوں کی یہ حالت ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ ان سورتوں پر غور کر کے پڑھیں تا کہ ان اندھیروں سے ہم بچ سکیں۔ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں۔ جو نَفّٰثٰت کے شرّ ہیں، جو گرہیں ہیں ان سے بھی ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں۔ یعنی ان لوگوں سے جو اسلام اور احمدیت کے خلاف بڑے طریقے سے لوگوں کے دلوں میں بغض و کینہ پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس میں جیسا کہ مَیں نے کہا غیر مسلم اور نام نہاد علماء دونوں شامل ہیں۔ ایک تو دین کے خلاف ہونے کی وجہ سے اپنی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ غیر مسلم اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اور دوسرے دین کے نام پر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے خلاف لوگوں کو بھڑکا کر یہ کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اور دونوں ہی اس زمرہ میں شامل ہیں جن کے بارے میں فرمایا کہ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ۔

پھر سورۃ النّاس میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور مالکیت اور حقیقی معبود ہونے کا بیان ہے۔ یہ بیان کر کے اس کی پناہ میں آنے اور شیطان کے وسوسے سے بچنے کی دعا کی ہے۔ آجکل دہریت اور دنیا کا بھی بڑا زور ہے اور دنیاداری نے اس قدر معاشرے میں عمومی طور پر اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں کہ بعض نوجوان اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پس یہ دعائیں جب ہم اپنے پر پھونکیں تو ساتھ ہی اپنے بچوں پر بھی پھونکیں تا کہ ہر قسم کے شرور سے ہماری نسلیں بھی محفوظ رہیں اور دین پر قائم رہنے والی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والی ہوں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان سورتوں کے مضمون کو سمجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر عمل کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون ہم پر واضح ہو۔ اس کے علاوہ کسی اور کے آگے ہم جھکنے والے نہ ہوں۔ اسی کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھیں۔ نہ صرف دل میں بلکہ ہر عمل سے اسے ثابت کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ ہر روشنی کا منبع ہے۔ اور ہر فیض کا دینے والا ہے۔ مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں بجائے اس کے کہ مخلوق سے امید رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہم نے جس روشنی کو حاصل کر لیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی نور کا پرتو ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر ہمیشہ قائم رکھے اور کبھی ہم اندھیروں اور ظلمات میں بھٹکنے والے نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے جو خلافت کا انعام ہمیں ملا ہے اس سے ہم ہمیشہ وابستہ رہیں۔ ہر نقصان پہنچانے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے چاہے وہ دینی شر ہے یا دنیاوی شر ہے۔ ہر حاسد کے حسد سے اور اس کے نقصانات سے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا ربّ اور اپنا پالنے والا سمجھ کر ہم اس کی پناہ میں رہیں۔ سب بادشاہوں سے افضل خدا تعالیٰ کو سمجھیں اور اس کی مالکیت پر کامل یقین رکھنے والے ہوں۔ اس معبود حقیقی کی عبادت کے بھی حق ادا کرتے ہوئے ہر دم اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔ وسوسے پیدا کرنے والوں کے شر سے بچیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئیں۔ اپنے دلوں کو بھی ہر وسوسے سے پاک رکھنے کی کوشش رکھیں اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم باقاعدگی سے سونے سے پہلے یہ آیات پڑھ کر، ان دعاؤں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے پر پھونکنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

تین عظیم الشان موعود

تحریر: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم)

قسط نمبر2

تیسرا عظیم الشان موعود جس کے ظہور کی پیشگوئیاں کتب سابقہ اور اسلام کے دینی ادب میں بکثرت موجود ہیں وہ ''مسیح موعود'' ہے لیکن قبل اس کے کہ ان پیشگوئیوں اور دلائل کو زیر بحث لایا جائے جن کا تعلق ''مسیح موعود'' کی صداقت سے ہے ایک ''بنیادی اُصول'' کو بیان کرنا ضروری ہے جس میں یہ وضاحت ہے کہ ماموریت کے دعویداران کو اگر لوگ سچا نہیں سمجھتے تو وہ ان کے ساتھ کیا رویہ اور سلوک اختیار کریں۔ قرآن کریم نے اس ''الٰہی اُصول'' کو ایک واقعہ کی شکل میں بیان کیا ہے جس کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو آپ کی سخت مخالفت شروع ہوگئی اس پر قوم کے ایک سمجھ دار فرد نے نصیحت کے رنگ میں مخالفین سے کہا کہ موسیٰ نے ایک دعویٰ کیا ہے وہ اس دعویٰ کو لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے اس سلسلہ میں نہ وہ تشدد سے کام لیتا ہے اور نہ ہی بغاوت اور فساد پر اُکساتا ہے صرف وعظ و تلقین کی راہ اختیار کئے ہوئے ہے اس دعویٰ میں اگر وہ جھوٹا ہے تو اس جھوٹ کی سزا اُسے خدا دے گا وہ خود پکڑا جائے گا اور خدا تم سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم نے اس جھوٹے کی مخالفت کیوں نہیں کی تھی لیکن اگر وہ سچا ہے تو پھر مخالفت کر کے تم مارے جاؤ گے خدا کی گرفت سے تم بچ نہیں سکو گے۔ پس اگر وہ سچا ہے تو وہ ضرور کامیاب ہوگا اور تم ناکام رہو گے۔ (اِنۡ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیۡہِ کَذِبُہٗ وَ اِنۡ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبۡکُمۡ بَعۡضُ الَّذِیۡ یَعِدُکُمۡ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ مُسۡرِفٌ کَذَّابٌ۔ (المؤمن:29)

یہ قرآنی اُصول ہر اُس مدعیِ نبوت اور ماموریت سے متعلق دائمی ہے جس نے اپنے مشن کی بنیاد حکمت و موعظت پر رکھی ہو۔

اس اصولی وضاحت کے بعد سب سے پہلے ہم انجیل کی بعض پیشگوئیوں کو پیش کرتے ہیں جن کا تعلق مسیح موعود کی بعثت سے ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام اپنی دوبارہ آمد کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''مَیں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔ مَیں تمہارے پاس آؤں گا۔...... تم سن چکے ہو کہ میں نے تم سے کہا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں''۔

(یوحنا باب14 آیت18 تا28)

پھر انجیل متی کے مطابق مسیحؑ نے فرمایا:

''جیسا کہ نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے اُس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا اور جب تک طوفان آ کر اُن سب کو بہا نہ لے گیا ان کو خبر نہ ہوئی اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا... پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے تمہارا خداوند کس دن آئے گا۔ ...... جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آجائے گا''۔

(متی باب24 آیت37 تا44)

کتاب اعمال میں مسیح کے دوبارہ آنے کی یہ پیشگوئی اس طرح ہے:

''توبہ کرو اور رجوع لاؤ کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایّام آئیں اور وہ یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا ہے اپنی حالت پر آویں کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ **خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھاوے گا۔ جو کچھ وہ تمہیں کہے اُس کی سب سنو۔** اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائے گا بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا اِن دنوں کی خبر دی ہے۔ تم نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے ہو، جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابراہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاویں گے۔ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اٹھا کے پہلے بھیجا کہ تم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھیر کے برکت دے۔''

(اعمال باب 3 آیت 19 تا26۔ اس پیشگوئی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اُولیٰ اور بعثت ثانیہ دونوں کا ذکر ہے جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ الجمعہ آیت نمبر4 میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔)

بائبل کی یہ پیشگوئیاں اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل واضح ہیں لیکن اس کے باوجود مسیح کے ماننے والوں کا طرزعمل وہی ہے جو مسیح کے وقت کے لوگوں کا تھا کیونکہ یہ لوگ بھی مسیح کے دوبارہ آنے کے مفہوم اور اُس کے تمثیل ہونے کے معنے کو نہ سمجھ سکے اور یہ عقیدہ بنالیا کہ ان پیشگوئیوں کے مطابق مسیح نے خود دوبارہ آنا ہے۔ حالانکہ جب سے دنیا آباد ہوئی ہے اُسی وقت سے الٰہی سنت یہی رہی ہے کہ جو گیا وہ واپس نہیں آیا اور کسی نے کسی کو وفات کے بعد دوبارہ آسمان سے اترتے نہیں دیکھا۔ حضرت ایلیا کے آسمان سے اترنے کی پیشگوئی بائبل میں موجود ہے لیکن خود مسیح نے اس کی یہ تشریح فرمائی کہ خود ایلیا دوبارہ نہیں آئے گا بلکہ اُس کے آنے سے مراد اُس کے مثیل یحییٰ کا آنا ہے جو ایلیا کی خُو بُو لے کر آیا ہے۔ ایسا ہی مسیح کے ماننے والوں نے ''محمدیم۔ مُنۡحَمَنَّا اور روح حق کو نہ پہچانا اور نہ اُن کے بھائیوں میں سے'' کے مفہوم کو سمجھے اور نہ ''دس ہزار قدوسیوں'' کے معنوں پر غور کیا اور کہا تو یہی کہا کہ ''وہ نبی'' ابھی تک نہیں آیا۔ اب یہی غلطی اُن سے اِس زمانہ میں بھی ہوئی اور مسیح کے دوبارہ آنے کے مفہوم کو غلط سمجھا۔...... جس نے آنا تھا وہ تو وقت پر ضرورت کے عین مطابق آ گیا اور اب تا قیامت وہ کسی کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیں گے... وَ لَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا۔ (الاحزاب:63)

اب ہم اس سوال کو لیتے ہیں کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کسی عظیم مصلح اور مسیح کے آنے کے بارہ میں اسلام کیا کہتا ہے اور اس زمانہ کے لوگوں کو کس حقیقت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس تعلق میں جو اصول و ہدایات اور جو پیشگوئیاں اور روایات اسلام کی چودہ سوسالہ دینی کتب میں تواتر کی حد تک موجود ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

اسلام بھی یہی کہتا ہے اور دنیا کے تمام سنجیدہ اور دیندار لوگ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ جب بھی دنیا میں فساد بڑھا، انسانی اقدار کو خطرہ لاحق ہوا، مذہبی انارکی کا غلبہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اُس کے تدارک کے سامان کئے۔ اپنے مامور بھیجے اور اُن کے ذریعہ پھر سے اصلاح کی ایک نئی زمین اور ہدایت کا ایک نیا آسمان معرض ظہور میں آیا۔ (البقرۃ:39 وآل عمران:82)

خداوند تعالیٰ کے یہ مُرسَل اور مامور دو قسم کے ہوئے ہیں۔ ایک وہ جو آسمان سے ایک نیا قانون اور ایک نئی شریعت لائے۔ ایک نئے تمدن اور ایک نئی تہذیب کی بنیاد رکھی اور ایک نئی اُمت اور ایک نئی قوم بنائی۔ اس قسم کے مامورین اور مُرسَلین کا سلسلہ حضرت آدم یا حضرت نوح علیہما السلام سے شروع ہوا اور سردارِ دوعالم حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا۔ آپؐ کی شریعت آخری شریعت ہے۔ آپؐ کی اُمّت آخری اُمّت ہے۔ آپؐ کا کلمہ آخری کلمہ ہے۔ آپؐ پر نازل شدہ قرآن کریم خداوند تعالیٰ کا آخری شرعی کلام ہے۔ اس کے بعد آسمان سے کوئی اور کتابِ احکام نازل نہ ہوگی۔

(المائدۃ:4، البقرۃ:88، الانعام:85 تا 91)

دوسری قسم میں وہ مُرسَلین اور مامورین شامل ہیں جو شارع نبی کے تابع ہو کر آتے ہیں۔ اُس کی شریعت کی پیروی کرتے ہیں اور اُس کی اُمّت میں جو خرابیاں امتداد زمانہ کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہیں ان کی اصلاح کرتے ہیں۔ افراد اُمّت کے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔ اپنے ذاتی نمونہ اور نشانات اور مبشّرات کے ذریعہ لوگوں کی عملی حالت کو درست کرتے ہیں۔ شریعت کے صحیح منشاء کی وضاحت کرتے ہیں اور دین کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کے صحیح رُخ کی تعیین کرتے ہیں اور اُمّت کے منتشر لوگوں کو ایک نقطہ پر جمع کر کے ان کی امامت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور لفظی اور زبانی مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بناتے ہیں۔ [حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے''۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ376۔ مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیۃ)]

غرض ان کی کوششیں شریعت کے اندر اُس کے قیام اور اُس کی برکات کی توسیع اور اتحاد اُمت کے عظیم مظاہر پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ایسے مأمورین اور مرسلین کی پیروی میں برکات ہیں۔ خدا کی رضا ہے۔ شریعت کی عملی تفسیر کا اتباع ہے نیز ان کو ماننے والے اخلاص کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ لیکن اُمّت کے جو لوگ ایسے مامورین کو نہیں مانتے اور ان کا انکار کرتے ہیں۔ وہ اگرچہ دائرہ اُمّت سے خارج نہیں ہوتے لیکن جماعت کے لئے ان کا وجود غیر اہم ہوجاتا ہے۔ وہ اتحاد عملی اور نفاذ شریعت کی متحدہ کوششوں کی برکات سے محروم رہتے ہیں اور اُن کی ساری سرگرمیاں اخلاص کی دولت اور رضائے الٰہی کی نعمت سے خالی ہوتی ہیں اور دنیا طلبی ان کا نشان بن جاتی ہے۔ (البقرۃ:103 و 201۔ آل عمران:78۔ البقرۃ286 : نفس مضمون)

سابقہ اُمّتوں میں ایسے مامورین کی مثال کے لئے حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت سلیمانؑ اور حضرات دانیالؑ وغیرہ کا نام پیش کیا جاسکتا ہے۔ اُمّت محمدیہ میں ایسے ہادیوں کو قرآن کریم نے بالعموم خلفاء اور اولیاء کا نام دیا ہے اور ان کے اَور نام بھی گنوائے ہیں لیکن جہاں تک اُن کے مقام اور کام کا تعلق ہے جس طرح ان کے ہادیٔ اعظمؐ سرورِ دوعالم اور خاتم الانبیاء اور قرب الٰہی کے بلند تر مقام پر فائز ہیں۔ اسی طرح آپ کی اُمّت خَیۡرُ الۡاُمَم اور اُس کے امام خَیۡرُ الۡاَئِمَّہ اور رئیس الخلفاء ہیں کیونکہ جہاں تک عہدنامہ قدیم اور عہدنامہ جدید یعنی بائبل اور یہود ونصاری کی دینی تاریخ کا تعلق ہے وہ کارنامے جو انبیائے بنی اسرائیل سے ظاہر ہوئے اُن سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمّت نے سرانجام دیئے۔ انہی رفعتوں اور سربلندیوں کی وجہ سے آپ خیر الرسلؐ اور آپ کی اُمّت خیر الامم کہلائی۔ امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

اس اُمّت میں آج تک ہزارہا اولیاء اللہ صاحبِ کمال گزرے ہیں جن کی خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہوچکی ہیں اور جو شخص تفتیش کرے اس کو معلوم ہوگا کہ حضرت اَحدیّت نے جیسا کہ اس اُمّت کا خیر الامم نام رکھا ہے ایسا ہی اس اُمّت کے اکابر کو سب سے زیادہ کمالات بخشے ہیں جو کسی طرح چھپ نہیں سکتے۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد1 صفحہ653 حاشیہ نمبر 4)

اسی حقیقت کی طرف رہنمائی حضرت محمد باقرؑ کی اس تفسیر سے ملتی ہے جو آپ نے آیہ کریمہ فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا۔ (النساء:55) کے سلسلہ میں بیان فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں:

جَعَلَ (اللّٰہُ) مِنۡھُمُ الرُّسُلَ وَ الۡاَنۡبِیَاءَ وَ الۡاَئِمَّۃَ فَکَیۡفَ یَقِرُّوۡنَ فِیۡ اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ وَ یُنۡکِرُوۡنَ فِیۡ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔ (الصافی شرح اصول الکافی جلد 3صفحہ119)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیمؑ میں سے رسول، نبی اور امام بنائے لیکن عجیب بات ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی برکات اور ایسے درجات کے موجود ہونے کا لوگ انکار کرتے ہیں۔

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اُوۡتِیَ الۡاَنۡبِیَاءُ اِسۡمَ النُّبُوَّۃِ وَ اُوۡتِیۡنَا اللَّقَبَ اَیۡ حُجِرَ عَلَیۡنَا اِسۡمُ النُّبُوَّۃِ مَعَ اَنَّ الۡحَقَّ تَعَالٰی یُخۡبِرُنَا فِیۡ سَرَائِرِنَا بِمَعَانِیۡ کَلَامِہٖ وَ کَلَامِ رَسُوۡلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَیُعۡتَبَرُ صَاحِبُ ھٰذَا الۡمَقَامِ مِنَ الۡاَنۡبِیَاءِ الۡاَوۡلِیَاءِ۔ (الیواقیت والجواھر للشعرانی جلد 2صفحہ 25 المطبعۃ الازھریۃ المصریۃ1206ھ طبع دوم۔ الانسان الکامل فی معرفۃ الاواخر والاوائل للسید عبد الکریم الجیلی۔ البحث الخامس والثلاثون فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کما صرح بہ القرآن۔ جلد 2 صفحہ109۔ مطبوعہ1300ھ)

یعنی سابقہ اُمّتوں کے بزرگ ''نبی'' کے نام سے پکارے جاتے تھے اور ہمیں یہی لقب اور مقام تو حاصل ہے لیکن (بعض حکمتوں کے تحت) یہ نام ہمارے لئے استعمال نہیں ہوا باوجود اس کے کہ قرآن کریم کے معانی

حق تعالیٰ کے حضور سے ہمیں القاء ہوتے ہیں اور اُس کے رسولؐ کے کلام کو سمجھنے کے لئے ہمیں آسمان سے رہنمائی ملتی ہے اور اسی وجہ سے اُمّت محمدیہ میں اس مقام کے حاملین اَلْاَنْبِیَاءُ الْاَوْلِیَاء کہلاتے ہیں۔

(اسی مقام کا دوسرا نام ''امتی نبی'' بھی ہے۔)

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اُمّت محمدیہ کے متعدد افراد کو ''نبوّتِ مبشّرات'' کا مقام حاصل ہے۔ [حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ کیا ایک ہی وقت میں کئی نبی ہوسکتے ہیں؟ فرمایا۔ ہاں۔ خواہ ایک ہی وقت میں ہزار بھی ہوسکتے ہیں مگر چاہئے ثبوت اور نشان صداقت۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 282 مطبوعہ الشرکتہ الاسلامیہ)] جیسا کہ ایک حدیث بھی اس طرف اشارہ کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلاَّ الْمُبَشِّرَاتُ یعنی نبوت تشریعات تو ختم ہوگئی ہے لیکن نبوت مبشرات جاری وساری ہے۔

یہ نظریہ قرآن کریم کی متعدد آیات اور مستند احادیث پر مبنی ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَ کَفٰی بِا اللّٰہِ عَلِیْمًا۔ (النساء:70۔71)۔

یعنی جو لوگ اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان انعام پانے والے لوگوں میں شامل ہوں گے جو (علیٰ حسب المراتب) نبی، صدیق، شہید اور صالح ہیں اور یہ کتنی عمدہ رفاقت اور گروپنگ ہے۔ [اس وضاحت سے ظاہر ہے کہ علامہ اقبال کا یہ اعتراض درست نہیں کہ احمدیوں کے نزدیک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ (حرف اقبال صفحہ 150، 151)] سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل پر مبنی ہے اور صورت واقعی کے لئے اللہ کی یہ (فعلی) شہادت کافی (وزنی اور بڑی کامل) ہے۔

قرآن کریم کی یہ آیات دراصل اُس سوال کا جواب ہیں جو سورۃ فاتحہ میں سکھائی گئی دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ (الفاتحۃ 6-7) کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مُنْعَمْ عَلَیْهِمْ کون ہیں جن کے راستہ پر چلنے کے لئے یہ دعا سکھائی جارہی ہے۔ سو ان آیات میں اس سوال کا جواب دیا گیا کہ وہ مُنْعَمْ عَلَیْهِمْ نبی، صدیق، شہید اور صالح ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس رسول کی سچی پیروی کرنے والے اُمّت محمدیہ کے افراد یہی انعام پائیں گے اور یہی درجات حاصل کریں گے۔

سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَایُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (النور:56)۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور (ایمان کے تقاضا کے مطابق) مناسبِ حال عمل کئے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اُسے ان کے لئے مضبوط اور مستحکم کردے گا اور اُن کے خوف کو امن کے حالات میں تبدیل کردے گا۔ وہ میری ہی عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس (نشان کو دیکھنے) کے بعد بھی (ان خلفاء کا) انکار کریں گے وہ فاسق اور نافرمان شمار کئے جائیں گے۔

(اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو کلمہ گو اُمّت محمدیہ کے خلفاء کا انکار کرتا ہے اس کا یہ کفر کُفْر دُوْنَ کُفْر کے درجہ میں ہے اور وہ اُمّت کے دائرہ سے خارج نہیں ہوتا اگرچہ وہ فاسقوں، قانون شکن اور نافرمانوں کے زمرہ میں شامل ہوجاتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔)

اس آیت کریمہ میں یہ وضاحت موجود ہے کہ جو جو روحانی اور دُنیوی نعمتیں اور درجات پہلے لوگوں کو ملے وہی نعمتیں اور وہی درجات اُمّت محمدیہ کے پاک اور صالح لوگوں کو ملیں گے۔ ایک ذرہ بھی کمیت میں فرق نہیں ہوگا اور کیفیت میں تو وہ اُن سے کہیں بڑھ کر ہوں گے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اُمّت محمدیہ نے اگرچہ پہلوں کے مقابلہ میں نسبتاً قربانیاں پیش کرنے میں کم وقت لیا ہے لیکن پھل بہت جلد پایا ہے اور بہت زیادہ پایا ہے اور جب پہلی قوموں نے خدا کے حضور اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا تمہارے کام کا جو معاوضہ مقرر ہوا تھا اس میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی۔ رہا اُمّت محمدیہ کا انعام تو ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا۔ یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں دوں۔ (بخاری کتاب الصلوۃ باب من ادرک رکعۃ من صلوۃ العصر قبل الغروب)

آیت خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سے بھی انہی معنوں کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ یہاں خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سے مراد ایسے وجود کا ظہور ہے جس کا فیضان سب پر حاوی ہے پہلوں نے بھی اُسی کے طفیل فیض پایا اور پچھلے بھی اُسی کے ذریعہ فیضان کے سب درجات حاصل کریں گے۔

....

امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں میں نہیں کہ آئندہ کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے۔ بجز اُس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اُس کی اُمّت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 29، 30)

ایک دوسرے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ ''نبی'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

''نبی کا لفظ نَبَأٌ سے نکلا ہے اور نَبَأٌ کہتے ہیں خبر دینے کو اور نبی کہتے ہیں خبر دینے والے کو۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رُو سے نبی کہلاتا ہے۔... یاد رکھو کہ سلسلہ مکالمہ مخاطبہ اسلام کی روح ہے ورنہ اگر اسلام کو یہ شرف حاصل نہ ہوتا تو یقیناً اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب ہوتا''۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 267 تا 269۔ مطبوعہ الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ)

آپ ایک اور موقع پر فرماتے ہیں۔

''ہم اس بات کے قائل ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مکالمات و مخاطبات اس اُمّت کے لوگوں سے قیامت تک جاری ہیں۔ اور یہ بالکل سچ ہے کیونکہ یہی تمام اولیاء اُمّت کا مذہب رہا ہے''۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 373۔ مطبوعہ الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ)

....

عرفان کی وادیوں کے شناسا سابقہ بزرگ بھی اسی نظریہ کی تصدیق کرتے ہیں۔

- چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''معنٰی قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَانَبِیَّ۔ اَیْ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ۔ بَلْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ ... فَهٰذَا هُوَ الَّذِیْ اِنْقَطَعَ وَ سُدَّ بَابُهٗ لَا مَقَامُ النُّبُوَّةِ۔ (فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 3 مطبوعہ دار صادر بیروت)

یعنی وہ نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے۔ اس لئے آپ کے بعد جو نبی ہوگا وہ آپ کی شریعت کے تابع ہوگا۔ پس نبوت تشریعی منقطع ہوئی ہے۔ مقام نبوت ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ نبوت کی یہ قسم اُمّت میں جاری اور ساری ہے۔

- اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں: ''اِعْلَمْ اَنَّ النُّبُوَّةَ لَمْ تَرْتَفِعْ مُطْلِقًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاِنَّمَا اِرْتَفَعَ نُبُوَّةُ التَّشْرِیْعِ فَقَطْ''۔ (الیواقیت و الجواهر جلد 2 صفحہ 24 مطبع منشی نولکشور آگرہ)

یعنی مطلق نبوت (جو کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا نام ہے) مرتفع نہیں ہوئی۔ جو نبوت ختم اور منقطع ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے۔

- امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اور امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتوی کا نظریہ بھی یہی ہے۔ (مکتوبات امام ربّانی مکتوب نمبر 301 جلد 1 صفحہ 432۔ تفہیمات الٰہیہ صفحہ 53۔ تحذیر النّاس صفحہ 3)

- مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی فرنگی محلّی لکھتے ہیں:

''بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یا زمانے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مجرّد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحبِ شرعِ جدید ہونا البتہ ممتنع ہے''۔

(دافع الوساوس فِیْ اَثَرِ ابنِ عبّاس صفحہ 16 مطبوعہ مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ۔ طبع دوم)

....

مراتب قربِ الٰہی کی اس بحث کے بعد اب طبعاً یہ مرحلہ سامنے آتا ہے کہ اسلام میں ایک عظیم الشان ظہور یعنی مسیح اور مہدی کی آمد کا جو عقیدہ اور نظریہ مشہور ہے وہ اپنے اندر کیا صداقت رکھتا ہے اور اُس کی ماہیت اور حقیقت کیا ہے اور اس بارہ میں جو روایات ہیں ان کا معیار صداقت کس حد تک ثقہ مستند اور وزنی ہے؟

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ متعدد مسائل اپنے اصل کے لحاظ سے بڑے سادہ اور واضح المفہوم ہوتے ہیں لیکن بعد میں ان کے بارہ میں جو فلسفیانہ حاشیہ آرائی ہوتی ہے وہ انہیں مشکل اور گنجلک بنادیتی ہے۔ مثلاً ہستی باری تعالیٰ، اس کی توحید اور اس کی صفات کا عقیدہ کتنا سادہ اور عام الفہم ہے۔ اسے ہر فرد بشر جان سکتا ہے، سمجھ سکتا ہے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والی ایک ہستی ہے۔ وہ بڑی طاقتور ہے، وہ ایک ہے اور تمام اعلیٰ صفات سے متصف ہے۔ لیکن جب اس عقیدہ میں فلسفیانہ بحثیں شامل ہوئیں تو یہ مسئلہ اتنا الجھا کہ چیستان بن کر رہ گیا۔ کسی نے کہا وہ ایک بھی ہے اور اسی وقت وہ تین بھی ہے۔ کوئی کہنے لگا وہ اور کائنات ایک ہی وجود کے مختلف مظہر ہیں۔ کوئی کہنے لگا وہ اگر بولتا ہے تو اُس کا منہ بھی ہوگا۔ اُس کی شکل بھی ہوگی، اُس کا چہرہ ہے، آنکھیں ہیں، کان ہیں، ہاتھ ہیں، وہ آسمان پر ہے یا کائنات میں سمایا ہوا ہے۔ غرض سینکڑوں نظریات نے اس مسئلہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ یہی حال مافوق الطبعیات سے تعلق رکھنے والے ہر سوال کا ہے اور مسیح اور مہدی کے آنے کا عقیدہ بھی اس دائرہ سے باہر نہیں۔

یہ حقیقت تو تسلیم کی جانی چاہئے کہ اسلام کے آغاز سے لے کر اب تک تمام مستند اسلامی لٹریچر خواہ قرآن کریم ہو یا سنت وحدیث، تاریخ ہو یا علم العقائد کا کوئی مجموعہ، یہ سب اس نظریہ کے ذکر سے خالی نہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایک عظیم الشان ظہور اور ایک روحانی قیادت دنیا میں ابھرے گی جو مسلمانوں کے تنزل کا مداوا کرے گی اور اسلام کی ترقی اور اس کا دوبارہ عروج اُس کے پروگرام اور اس کی پیروی سے وابستہ ہوگا۔ اُمّت مسلمہ کے تمام مفسرین، تمام محدثین، تمام متکلمین کا اس پر اتفاق ہے۔ اسی طرح تمام فقہاء اور صوفیاء بھی اس بارہ میں متفق ہیں۔ اصل عقیدہ میں کوئی اختلاف نہیں، اختلاف اگر ہے تو فروعات میں ہے، تفاصیل میں ہے۔ مثلاً یہ کہ یہ ظہور اور یہ قیادت ایک شخصیت کی صورت میں ہوگی یا اس کے لئے دو الگ الگ وجود ہوں گے۔ وہ کسی خاص خاندان سے ہوگا یا اُمّت مسلمہ کے اندر کسی بھی قوم سے وہ ہوسکتا ہے۔ وہ آسمان سے نازل ہوگا یا زمین پر کسی مسلمان کے گھر پیدا ہوگا۔ اس کا اور اس کے باپ کا نام کیا ہوگا۔ وہ کہاں اور کس شہر میں ظاہر ہوگا۔ وہ کافروں اور منکروں کو زبردستی مسلمان بنائے گا یا وہ آسمانی حربوں سے کام لے گا اور حکمت و موعظہ کی راہ اختیار کرے گا۔

غرض سینکڑوں اختلاف ہیں اور ہوسکتے ہیں لیکن ایک حقیقت پر سب کا اتفاق ہے کہ ایسا ظہور اٹل اور مقدر ہے، آسمان و زمین ٹل سکتے ہیں لیکن یہ عظیم ظہور نہ رک سکتا ہے اور نہ ٹل سکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب المهدی۔ مسند احمد جلد 1 صفحہ 99۔ شرح ترمذی لابن العربی جلد 9 صفحہ 74)

....

اب ہم اس اہم نظریہ کے اس پہلو پر بحث کرتے ہیں کہ یہ عظیم الشان قیادت ایک شخصیت کی صورت میں دنیا کے سامنے آئے گی یا دو وجودوں نے ظاہر ہونا ہے یا اس کے مظہر متعدد وجود ہوں گے۔

مہدی کا عام مفہوم یہ ہے کہ ایسے ہدایت یافتہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کی خاص نظر ہو اور وہ آسمانی ہدایت سے فیضیاب ہوں اور اللہ تعالیٰ ان سے اصلاح خلق کا کوئی غیر معمولی کام لے۔ گویا وہ آسمان سے ہدایت پاتے ہیں اور اس کے اشارہ کے مطابق زمین کے لوگوں کے لئے ہادی اور نمونہ بنتے ہیں۔ مہدویت کے اس عام مفہوم اور اس نظریہ کی وسعت کے لحاظ سے کئی عظیم بزرگ اس لقب کے مستحق گزرے ہیں۔..... ان معنوں کی رُو سے تمام انبیاء مہدی ہیں (الانعام: 91) بلکہ مہدی اعظم سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ تمام گزشتہ مہدی بھی آپؐ کے طفیل مہدی بنے اور آئندہ آنے والے بھی آپؐ سے فیض پاکر مقام مہدویّت پر فائز ہوں گے۔ انہی معنوں میں حضرت حسّان بن ثابتؓ نے آپ کو مہدی کہا ہے۔ ان کا شعر ہے

مَا بَالُ عَیْنِکَ لَا تَنَامُ کَاَنَّمَا
کُحِلَتْ مَاٰقِیْهَا بِکُحْلِ الْاَرْمَدِیْ

جَزَعًا عَلَی الْمَهْدِیِّ اَصْبَحَ ثَاوِیًا
یَا خَیْرَ مَنْ وَطِأَ الْحَصٰی لَا تَبْعَدِیْ

(سیرۃ ابن هشام شعر حسان بن ثابت فی رثاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم)

یعنی تیری آنکھ کو کیا ہوگیا ہے کہ اُس کے آنسو تھمتے نہیں۔ نیند اُڑ گئی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اُس میں

شب بیداری کا سرمہ لگایا گیا ہو۔ یہ شدید گھبراہٹ اُس ’’عظیم مہدی‘‘ کی وفات کے صدمہ کی وجہ سے ہے جسے ابھی دفن کیا گیا ہے۔ اے خیر الناس اور افضل الرسل آپ ہمیشہ اللہ کی رحمتوں کے مورد رہیں یہ کبھی آپ سے دُور نہ ہوں۔

حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا۔ (ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی الأخذ بالسّنۃ)

انہی معنوں میں خلفاء راشدین کو بھی مہدی کہا گیا ہے۔ جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔ (بخاری کتاب الجهاد باب مَنْ لَّا یَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ۔ سیرت ابن ھشام جلد ۱ صفحہ 80 حاشیہ)

کہ میری اور میرے خلفاء کی سنت کی پیروی کرنا جو راشد اور مہدی ہیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی مہدی کہا گیا ہے۔

اس کے بعد مہدی کا ایک خاص مفہوم اُمّت میں متعارف ہوا۔ اس کی تقریب یہ ہوئی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تیسرے فرزند حضرت محمد بن حنفیہ جو بڑے فاضل اور بے بدل عالم تھے اُن کے عقیدت مندوں اور پیروؤں نے جن کا قائد مختار ثقفی تھا یہ تہیہ کیا کہ امام حسینؑ کے قتل کا بدلہ لیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے چُن چُن کر اُن لوگوں کو قتل کیا جنہوں نے حضرت امام حسینؑ کو شہید کرنے میں حصہ لیا تھا۔ یہ لوگ محمد ابن حنفیہ کو مہدی مانتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ محمد ابن حنفیہ کے ذریعہ بنواُمیّہ کے ظلم وستم سے مسلمانوں کو نجات ملے گی۔ لیکن وہ کوئی متوقع انقلاب بپا کئے بغیر فوت ہو گئے۔ اس پر ان کے عقید تمندوں کو مایوسی سے بچانے کے لئے اس نظریہ کو شہرت ملی کہ محمد بن حنیفہ دراصل فوت نہیں ہوئے بلکہ رِضْوِیٰ نامی پہاڑوں میں چھپ گئے ہیں۔ جنگل کے شیر ان کی حفاظت پر مامور ہیں اور وہاں شہد اور پانی کے چشمے ان کی خوراک کے لئے موجود ہیں۔ یہی وہ وقت ہے جبکہ ’’مہدی منتظر‘‘ کے نظریہ نے فروغ پایا۔ جس کے ایک معنے یہ متعیّن ہوئے کہ فلاں بزرگ مہدی ہیں۔ وہ اس وقت تو غائب ہو گئے ہیں لیکن بعد میں کسی مناسب موقع پر ظاہر ہوں گے، دشمن کو قتل کریں گے اور اپنے متبعین کو بامِ عروج تک پہنچائیں گے۔ دوسرا مفہوم یہ مشہور ہوا کہ اگرچہ وہ اس وقت فوت ہو گئے ہیں یا دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے ہیں لیکن بعد میں جب اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں زندہ کر کے دوبارہ دنیا میں بھیجے گا تا کہ وہ عدل وانصاف کے لئے ایک عظیم انقلاب بپا کریں۔ بہرحال ’’مہدی‘‘ کے اس متعارف مفہوم کے علی الرغم ایسی روایات بھی موجود ہیں جو عمومی مفہوم کے لحاظ سے متعدد مہدیوں کے آنے کے امکان کو ثابت کرتی ہیں۔ مثلاً ایک روایت یہ ہے کہ لَا یَذْھَبُ الدَّھْرُ حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ۔
(احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 376، 377 مطبوعہ بیروت)

اس مفہوم کی متعدد روایات ہیں۔ گو یہ سنداً بخاری اور مسلم کے پایہ کی نہیں لیکن ان کا کثرت طُرق سے آنا ان کی صحت کے پہلو کو واضح کرتا ہے۔ صاحب کتاب البیان نے اکتیس سے زائد طُرق گنوائے ہیں۔
(البیان فی اخبار صاحب الزمان صفحہ 94 تا 97)

جس کے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ اُمّت کے اندر مختلف زمانوں میں جو بگاڑ اور فساد پیدا ہوگا اس کو دُور کرنے اور اُمّت مسلمہ کی اصلاح کا کام بعض ایسے لوگوں کے سپرد ہوگا جو میرے ہمنام ہوں گے۔ آپ کے دو نام زیادہ مشہور ہیں۔ **محمد** اور **احمد**۔ چنانچہ بمطابق روایت بالا **محمد** نام کے متعدد مہدی اور مصلح گزرے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں ہدایت وارشاد کا خاص فریضہ سرانجام دیا اور اپنے منصب کے لحاظ سے انہوں نے ’’مہدی‘‘ ہونے کا دعویٰ کیا یا ان کے کام کے لحاظ سے ان کے مریدوں نے انہیں مہدی قرار دیا۔ اس سلسلہ میں امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ اور امام محمد باقرؒ کا نام پہلے گزر چکا ہے۔

شیعہ اثنا عشریہ امام محمد بن الحسن العسکری کو ’’مہدی منتظر‘‘ مانتے ہیں جو شیعہ عقائد کے مطابق اپنی عمر کے کسی حصہ میں غائب ہو گئے تھے اور وقتِ مقدّر پر ظاہر ہوں گے اور عظیم دینی انقلاب کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ (البیان فی اخبار صاحب الزمان صفحہ 141)

حضرت امام شافعیؒ کا نام بھی محمد بن ادریس تھا جنہوں نے تفقّہ فی الحدیث کے لئے خاص کام کیا۔ اسی طرح صحیح بخاری کے مرتب کا نام محمد بن اسماعیل بخاری تھا جنہوں نے صحتِ احادیث کے اصول مرتب کرنے کے لحاظ سے اُمّت میں ایک خاص مقام حاصل کیا ہے۔

ایک اور حدیث ہے۔ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ۔ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل فارس کو بھی اپنے خاندان میں شامل کیا ہے اور حضورؐ کے زمانہ میں روسی ترکستان کے علاقے بھی فارس کا حصہ تھے۔) یَفْتَحُ الْقُسْطُنْطُنِیَہ وَ جَبَلَ دَیْلَمَ۔ (البیان فی اخبار صاحب الزمان صفحہ 141۔ کنزل العمال جلد 7 صفحہ 187 الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ۔)

یعنی اُس وقت تک وہ موعود گھڑی (غالباً یورپ اور مغربی اقوام کے دوسرے غلبہ کے آغاز کی طرف اشارہ ہے جس سے تیسری دنیا متاثر ہوئی) نہیں آئے گی جب تک کہ قسطنطنیہ اور دَیْلَمْ کے پہاڑی علاقوں کو میرے گھرانے کا ایک رجل شجاع فتح نہیں کرلے گا۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے لئے متعدد مہمّیں بھجوائی گئیں۔ ایسی پہلی کوشش حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی جس میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔ اس لشکر نے قسطنطنیہ کا محاصرہ بھی کیا لیکن کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ آخر یہ عظیم فتح 1453ء میں ایک عثمانی ترک سلطان کے ذریعہ نصیب ہوئی جس کا نام ’’محمد‘‘ تھا۔ چنانچہ تاریخ میں وہ ’’**سلطان محمد الفاتح**‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔

ایک یورپی مؤرخ نے لکھا ہے کہ جب اس نیک دل بہادر بادشاہ نے قسطنطنیہ فتح کیا اور شہر کے بڑے بڑے پادری، شہر اور وہاں کے مرکزی گرجا کی چابیاں بادشاہ کے حضور پیش کرنے کے لئے صف بستہ کھڑے ہوئے تو بادشاہ اپنے گھوڑے سے اترا اور سجدہ میں گر گیا۔ اُس نے جب سجدہ سے سر اٹھایا تو زمین سے مٹی لے کر اپنے تاج سر پر ڈالی اور کہا نہ تکبر ہے اور نہ استعلا۔ (یہ ایک آیہ کریمہ کی عملی تفسیر ہے جو یہ ہے۔ تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا (القصص: 84) میں تو اپنے رسولؐ کی ایک پیشگوئی پورا کرنے آیا ہوں جو قسطنطنیہ کی فتح کے متعلق تھی۔ پھر سلطان نے چابیاں لے کر شہر کے پادریوں کو واپس کر دیں اور کہا امن وامان سے رہو اور مخلصانہ اطاعت کو اپنا شعار بناؤ، آپ کے سارے حقوق باقاعدہ ادا ہوتے رہیں گے۔ سلطان محمد الفاتح کا قسطنطنیہ پر یہ حملہ کسی ظلم یا جارحیت کی بنا پر نہ تھا بلکہ اس وجہ سے یہ فتح ضروری تھی کہ آغازِ اسلام سے ہی قسطنطنیہ کی یہ بازنطینی حکومت مملکتِ اِسلامیہ کے لئے خطرہ بنی رہی جنگ موتہ اور غزوۂ تبوک سے اس خطرہ کا آغاز ہوا اور فتح قسطنطنیہ تک مسلمان حکومتوں کے سر پر منڈلاتا رہا قرون وسطیٰ کی صلیبی جنگوں کا مرکز بھی قسطنطنیہ تھا۔

ایک اور روایت ہے کہ مہدی کا نام میرے نام کے مطابق اور مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰہُ ذَالِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّیْ اَوْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَ اسْمُ اَبِیْہِ اسْمَ اَبِیْ۔ (شرح الترمذی لابن العربی جلد 9 صفحہ 74۔ مشکوۃ المصابیح للخطیب التبریزی باب اشراط الساعۃ۔ ابو داؤد کتاب المھدی۔ مستدرک حاکم مع التلخیص جلد 4 صفحہ 464)

یہ روایت بھی اگرچہ قوی السند نہیں لیکن اپنی قدیم شہرت کے لحاظ سے مقبولیت کا درجہ پا گئی ہے۔ چنانچہ کئی بزرگوں نے اس روایت کے مطابق مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اصلاح اُمّت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔

ان میں سے ایک حضرت امام محمد بن عبداللہ بن الحسن المثنّٰی بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ گویا یہ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ کے پڑپوتے کے بیٹے اور فاطمی النسل ہیں اور اپنی پاک طینت کی وجہ سے ’’اَلنَّفْسُ الزَّکِیَّہ‘‘ کے لقب سے مشہور ہیں۔

حضرت محمد بن الحنفیہ کے بیٹے ابوالہاشم نے بنواُمیّہ کے ظلم وجور کے خلاف جو ایک خفیہ تنظیم قائم کی تھی جسے بعد میں بڑی اہمیت حاصل ہوئی۔ آگے چل کر اس تنظیم کے قائدین نے جن میں علوی اور عباسی دونوں خاندانوں کے بزرگ شامل تھے حضرت امام محمد بن عبداللہ کے ہاتھ پر انہیں ’’مہدی‘‘ تسلیم کر کے بیعت کی۔ حضرت امام محمد بن عبداللہ اَلنَّفْسُ الزَّکِیَّہ اپنے وقت کے صاحبِ کمال بزرگ تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام مالکؒ وغیرہ اُس وقت کے مسلّمہ مجتہد اور فقہاء بھی ان سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور انہیں ان کی قیادت سے ہمدردی تھی۔

چونکہ اس تحریک میں بنوعباس پیش پیش تھے اس لئے جب ابومسلم خراسانی کی افواج کی مدد سے یہ تحریک کامیاب ہوئی اور بنواُمیّہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو بنوعباس نے اپنے اثر ورسوخ سے کام لیتے ہوئے ابومسلم کو اپنی حمایت پر آمادہ کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا اور خلافت عباسیہ کی بنیاد رکھی۔ علویوں نے اس تغلّب کی مخالفت کی اور کہا کہ امام محمد بن عبداللہ کے ہاتھ پر بطور ’’مہدی‘‘ سب نے بیعت کی ہے اس لئے وہ خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ دوسرے عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور سے اس سوال پر امام محمد بن عبداللہ کی جنگ بھی ہوئی جس کے دوران امام محمد شہید ہو گئے۔

بنو اُمیّہ کے خلاف اس تحریک کے دوران ’’مہدی کی فوری آمد‘‘ کے نظریہ کو بہت شہرت ملی یہاں تک کہ اُس زمانہ کے مسلم عوام کا یہ مسلّمہ عقیدہ بن گیا کہ مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ اتفاق سے دوسرے عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے اپنے اس بیٹے کو ’’المہدی‘‘ کا لقب دے کر اپنا ولی عہد مقرر کیا جو منصور کی وفات کے بعد تخت خلافت پر بیٹھا اور اس مشہور روایت کی وجہ سے وہ عوام کی عقیدت کا مرکز بن گیا۔ اُس نے اپنے عہد خلافت میں زنادقہ کے لادینی فتنہ کا استیصال کیا جس نے اُس زمانہ میں بڑی اہمیت حاصل کر لی تھی اور عوام اس فساد سے بڑے تنگ آئے ہوئے تھے۔

مہدویت کی اس علوی اور عباسی تحریک کے دوران دو اور روایتوں نے بھی بڑی شہرت پائی۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ مہدی کی مدد کے لئے مشرق سے افواج آئیں گی جن کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے اس روایت کے متعلقہ الفاظ یہ ہیں۔ حَتّٰی یَأْتِیَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ مَعَھُمْ رَایَاتٌ سُوْدٌ (ابومسلم خراسانی کی افواج کے جھنڈوں کا رنگ سیاہ تھا اور بعد میں بنوعبّاس نے بھی اسی رنگ کو اپنایا۔)... فَیَسْأَلُوْنَ الْخَیْرَ ... فَیُقَاتِلُوْنَ فَیُنْصَرُوْنَ ... حَتّٰی یَدْفَعُوْھَا اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ۔ **الحدیث** (ابن ماجه كتاب الفتن باب خروج المهدی جلد 2 صفحہ 270۔ مسند احمد جلد 5 صفحہ 277 مطبوعہ بیروت۔ مستدرک حاکم مع التلخیص جلد 4 صفحہ 464)

دوسری روایت جسے اُس وقت خاص مقبولیت نصیب ہوئی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا ’’اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْعَبَّاسَ وَوُلْدِ الْعَبَّاسِ قَالَھَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ یَا عَمِّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْمَھْدِیَّ مِنْ وُلْدِکَ مُوَفَّقًا رَاضِیًا مَرْضِیًّا‘‘ (کنز العمال جلد 7 صفحہ 260 و تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر جلد 7 صفحہ 236 مطبوعہ دار المسیرہ بیروت 1399ھ) یعنی اے میرے اللہ عباس اور اس کی اولاد کی خاص مدد فرما آپ نے تین بار یہ دعا کی اور پھر عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے چچا کیا آپ کے لئے یہ بات خوش آئند نہیں کہ آپ کی اولاد سے بھی مہدی ہوگا جو توفیق یافتہ اپنے نصیبہ پر خوش اور پسندیدہ خصال ہوگا؟

آنحضرت کے دوسرے نام ’’احمد‘‘ سے متعلق بھی روایات ہیں کہ مہدی کا نام احمد ہوگا۔ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ عِصَابَتَانِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمَا النَّارَ، عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ وَ ھِیَ تَکُوْنُ مَعَ الْمَھْدِیْ اِسْمُہٗ اَحْمَدَ...... ۔ (رواہ البخاری فی تاریخہ بحوالہ النّجم الثّاقب حصّہ دوم صفحہ 134 مطبوعہ مطبع احمدی پٹنہ 1310ھ)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’ایک جماعت‘‘ ہندوستان میں مصروف جہاد ہوگی جس کی قیادت وہ امام مہدی فرمائیں گے جن کا نام احمد ہوگا۔ اس حدیث کی سند گو ضعیف ہے (صاحب نجم الثاقب نے اس روایت کے بارہ میں تحریر کیا ہے کہ ’’روایت کیا ہے اس کو امام بخاری نے کتاب التاریخ میں اپنی اور کہا اسناد میں اس کے مضائقہ نہیں اور ایسے ہی امام رافعی کی کتاب المہدی میں اور کہا ہے اَسْنَادُہٗ لَا بَأْسَ بِہٖ اور ابن مردویہ وابن شاہین وابن ابی الدنیا نے بھی اس کو اخراج کیا ہے اور اتفاق کیا ہے انہوں نے اس کے حَسن ہونے پر اور

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

سیوطی نے بھی حَسن کہا ہے۔ کذا فی اوراق الخوارزمی 12۔(ناشر)] ہے لیکن واقعاتی لحاظ سے اس کی صحت مرجح ہے۔ ایک تو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس ارشاد کے مطابق ہے جس میں یہ صراحت ہے کہ مہدی کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔ دوسرے اس کا بنیادی تعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ سے ہے جس کی مکمل بحث آئندہ صفحات میں پیش کی جارہی ہے تاہم درمیانی عرصہ میں بھی کئی بزرگ اس مفہوم کے مصداق بنے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں دینی اصلاح کے سلسلہ میں خاص خدمات سرانجام دیں اور یہ اُصول مسلّمہ ہے کہ کلام رسولؐ جوامع الکلم کی صفت اپنے اندر رکھتا ہے اور اس میں کئی معانی پوشیدہ ہوتے ہیں۔

بہرحال ان بزرگوں میں سے جن کا نام احمد تھا اور خاص کارہائے نمایاں انہوں نے سرانجام دیئے ایک امام احمد بن حنبلؒ ہیں جنہوں نے فتنہ خَلقِ قرآن کا بڑی جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا اور مسند کے نام سے احادیث کا انسائیکلوپیڈیا مرتب کیا اور ان کو ان کارناموں کی وجہ سے اُن کے پیروؤں نے مہدی کہا ہے۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی لقاضی عیاض جلد2 صفحہ 13 مطبوعہ مصر)

دوسرے ہندوستان کے مشہور بزرگ حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ ''احمد'' سرہندی ہیں جنہوں نے اکبر بادشاہ کے لادینی فتنہ کے استیصال کے لئے خاص کوششیں کیں اور سلسلہ نقشبندیہ کو اسلامی ممالک میں مستحکم کیا۔

تیسرے بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہیں۔ آپ کا نام بھی ''احمد'' تھا۔ ہندوستان میں فروغِ حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کی مساعی ناقابل فراموش ہے۔

بہرحال سطور بالا میں بعض روایات مہدی سے متعلق ایک تاریخی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور ان روایات کی صحت کے پہلو کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ نظریہ کہ درمیانی دَور میں کئی ''مہدیوں'' کے آنے کی روایات ملتی ہیں۔ اس کی تائید ایک اور حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

''لَنْ تَهْلِكَ اُمَّةٌ اَنَا فِيْ اَوَّلِهَا وَعِيْسٰى فِيْ آخِرِهَا وَالْمَهْدِيُّ فِيْ وَسَطِهَا''

[کنز العمال جلد 7 صفحہ 187۔ جامع الصغیر للسّیوطی جلد 2 صفحہ 102 (الفاظ کے فرق کے ساتھ)]

یعنی وہ اُمّت ہرگز ہلاک اور برباد نہیں ہوسکتی جس کے آغاز میں مَیں ہوں اور جس کے آخر میں عیسیٰ ہوں گے اور جس کے وسط میں مہدی آئیں گے۔

شارحین حدیث حیران ہوتے ہیں کہ عام خیال کے مطابق مسیح اور مہدی نے اکٹھے اور ایک زمانہ میں آنا ہے۔ مہدی کے درمیانی زمانے میں آنے کے کیا معنے؟ حالانکہ اگر ''المہدی'' کے لفظ پر غور کیا جائے تو حدیث کا مفہوم بالکل واضح ہوجاتا ہے کیونکہ ''المہدی'' کا الف لام یہاں عموم (اصول فقہ کا یہ ایک مسلّمہ قاعدہ ہے کہ نکرہ مُعَرَّف بِاللّام عموم کا فائدہ دیتا ہے اور اس کے معنے ''کئی'' اور ''متعدد'' کے ہوتے ہیں۔) کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ درمیانی عرصہ میں کئی ایسے مصلح آئیں گے جو مہدی کے مقام پر فائز ہوں گے۔ انہی کو دوسری احادیث میں مجدّد کہا گیا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الفتن)

گویا درمیانی عرصہ میں جب اُمّت مختلف قسم کے بحرانوں سے دوچار ہوگی تو عام مہدی اور مجدد آکر ان کو دور کریں گے (حجج الکرامہ صفحہ 349۔ اکمال الدین صفحہ 157) اور جب آخری زمانہ میں تنزّل کی انتہا ہوگی، مصائب کی آندھیاں چلیں گی اور اُمت کا شیرازہ بکھرنے لگے گا تو وہ موعود عظیم مہدی آئے گا جو تَشَابُه فِي الْاَخْلَاق کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل اور کسر صلیب کے مقاصد کے لحاظ سے مثیل مسیح کہلائے گا اور اس کا آنا، نزولِ (نزول کے معنے خاص برکات کی حامل ہستی کا آنا یا کسی کثیر المنافع مفید عام چیز کا خاص خدا کے فضل کے تحت ملنا۔ دیکھیں الحدید :26، الزمر:7، الاعراف:27، النحل:11، الطلاق:11، البقرۃ :59، المائدۃ:115۔) عیسیٰ بن مریم کے مترادف ہوگا کیونکہ نصاریٰ کے غلبہ کے استیصال کے لئے وہ ایک الٰہی نظام قائم کرے گا۔

....

اب یہ سوال سامنے آتا ہے کہ اس عظیم موعود کی بعثت کے وقت سے متعلق روایتوں میں کیا لکھا ہے اور بزرگانِ اُمّت نے اس بارہ میں کیا اندازہ پیش کیا ہے۔

سو بعض روایات کے الفاظ یہ ہیں:

''عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِأَتَيْنِ'' (سنن ابن ماجہ جلد 2 صفحہ 260 مطبع علمیّہ مصر 1313ھ طبع اوّل) یعنی ابوقتادہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاص علامات دوسو سال کے بعد ظاہر ہوں گی۔ علماء نے تصریح کی ہے کہ دوسو سال سے مراد وہ دوسو سال ہیں جو ایک ہزار سال کے بعد گزریں گے۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ ایک ہزار دوسو سال کے بعد ''ظہور مہدی'' کے آثار نظر آنے لگیں گے۔

چنانچہ علامہ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی السندی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''اَلْمُرَادُ بِالْمِأَتَيْنِ الْمِأَتَانِ بَعْدَ الْاَلْفِ''۔ (حاشیہ بر ابن ماجہ جلد 2 صفحہ 260 مطبع علمیہ مصر 1313ھ ایڈیشن اوّل)

مشکوٰۃ المصابیح کے شارح حضرت مُلّا علی قاری اس حدیث کے سلسلہ میں لکھتے ہیں :

''وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اللَّامُ لِلْعَهْدِ اَىْ بَعْدَ الْمِأَتَيْنِ بَعْدَ الْأَلْفِ وَ هُوَ وَقْتُ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ''۔ (مرقاۃ برحاشیہ مشکوٰۃ صفحہ 471 مطبوعہ اَصَحُّ المَطَابِع دھلی)

ان معنوں کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جو حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَّمِأَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِيَّ'' (اخرجہ مصنّف ابن ابی شیبہ۔ حوالہ کے لئے دیکھیں النّجم الثاقب جلد 2 صفحہ 209 مطبوعہ پٹنہ 1310ھ) یعنی جب ایک ہزار دوسو چالیس سال (1240) گزریں گے تو اللہ تعالیٰ امام مہدی مبعوث کرے گا۔

یہ روایت اگرچہ قوی السند نہیں لیکن جہاں تک دوسو سال کی اس تشریح کا تعلق ہے متعدد علماء (حجج الکرامہ نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ 393۔ اربعین فی احوال المهدیّین شاہ اسماعیل شہید۔ الیواقیت والجواهر جلد 2 صفحہ 127 مطبوعہ مصر 1317ھ وفیہ وَاَوَّلُ الالف محسُوبٌ من وفاۃِ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ آخر الخلفاء الخ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ حوالہ حجج الکرامہ صفحہ 394 مطبوعہ 1291ھ وغیرہ۔) نے اسے صحیح تسلیم کیا ہے ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

یاد ہے وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دیں
مہدیٔ موعودِ حق اب جلد ہوگا آشکار
پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اوّل ہوگئے منکر یہی دیں کے منار

........................(باقی آئندہ)

بقیہ: جلسہ سالانہ قادیان 2017ء

از صفحہ 20

اصلاح و ارشاد برائے تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بعنوان ''موجودہ زمانہ میں تعلیم القرآن کی ضرورت و اہمیت، احباب جماعت و عہدیداران کی ذمہ داریوں کے حوالے سے'' کی۔

آپ نے قرآن مجید، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں تعلیم القرآن کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات پیش کیے۔ حضور انور اپنے خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004 میں فرماتے ہیں: ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں پھر ترجمہ پڑھیں پھر مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں۔ فرمایا اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہیئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کرکے احمدیت سے دور تو نہیں جارہا۔ فرمایا: پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں بھی جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ہی ملنا ہے اور برکت اس کے احکام پر عمل کرنے میں ہی ہے۔

اسی طرح حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 23 جون 2017ء میں جماعت کے عہدیداران کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے فرمایا: پھر رمضان میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے سننے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے بہت سے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ کم از کم قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرلیں کیونکہ یہ سنت بھی ہے لیکن ساتھ ہی اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہیئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں نمازوں کے مختلف اوقات کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا یعنی فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دو یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم پڑھنا صرف خاص دنوں تک ہی مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ نمازوں کے ساتھ اسے بیان کر کے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پھر تلاوت کے ساتھ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کا ترجمہ پڑھنے کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی ہمیں پتا چلے اور اس زمانے میں تو خاص طور پر اسے باقاعدگی سے پڑھنے کی ضرورت ہے جب مسلمان کہلانے والے بھی اس کی تعلیم بھلا بیٹھے ہیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو بالخصوص عہدیدارانِ جماعت کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تعلیم القرآن سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

● اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوۃ اِلی اللہ مرکزیہ قادیان نے ''سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ رواداری اور وسعت حوصلہ کی روشنی میں'' کے عنوان پر کی۔

آپ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رواداری اور وسعت حوصلہ کے کئی ایک نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام انذاری وتبشیری پیشگوئیوں کے حوالے سے'' کے عنوان پر کی۔

● اس کے بعد دو سیاسی لیڈران نے مختصر خطاب کیا اور اسی طرح قرغزستان کے ایک احمدی دوست نے نہایت ایمان افروز تأثرات بیان کیے۔

(1) اویناش رائے کھنہ (سابق ممبر پارلیمنٹ)

بھارتیہ جنتا پارٹی بھارت کے نائب صدر اور سابق ممبر پارلیمنٹ اویناش رائے کھنہ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں خوش قسمت ہوں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے ایک بار لندن میں ملنے کا موقع ملا ان کے ساتھ چائے پینے کا موقع ملا۔ جماعت احمدیہ کا ہوشیار پور شہر سے گہرا تعلق ہے، جہاں سے مَیں ہوں۔ حضور یہاں بھی تشریف لائے تھے۔ مجھے یہ فخر ہے کہ مَیں نے حضور کو قریب سے دیکھا اور ان سے ملاقات کی۔ 2018ء شروع ہونے والا ہے۔ مَیں اپنی اور اپنے پارٹی اور پورے بھارت کی طرف سے آپ کو اس کی مبارکباد دیتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ جس امن اور شانتی کے مشن کو حضور لے کر چلے ہیں سال 2018ء میں اس کو اور زیادہ مضبوطی حاصل ہو اور پوری دنیا میں امن قائم ہو۔ جماعت 210 ملکوں میں قائم ہوچکی ہے اور جس ملک میں بھی جماعت کے لوگ رہتے ہیں اس دیس کی ترقی اور شانتی اور پیِس کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس کے لئے بھی مَیں آپ سب کو بہت بہت مبارک باد دیتا ہوں۔

(2) سکھ پال سنگھ کھیرا (اپوزیشن لیڈر صوبائی اسمبلی پنجاب)

انہوں نے کہا: آج ہم سب جماعت احمدیہ کے 123 ویں جلسہ میں شریک ہوئے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ یہ جماعت جو اتنے بڑے اسٹیج سے بھائی چارہ اور امن و شانتی کا پیغام دیتی ہے، مجھے اس اسٹیج پر کھڑے ہوکر چند الفاظ کہنے کا موقع ملا ہے۔ پنجاب کی دھرتی سے جماعت کے بانی مرزا غلام احمد صاحب نے محبت اور پیار کا پیغام پھیلایا۔ مَیں لندن میں موجود جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کو مبارک دیتا ہوں کہ آپ کی جماعت دُنیا میں 210 ملکوں میں پھیل چکی ہے اور دنیا میں شانتی و امن کا پیغام دے رہی ہے۔

(3) آرتُرازگین بایوصاحب آف قرغزستان

قرغیزستان کے ایک احمدی آرتُرازگین بایو صاحب نے مختصر خطاب میں جلسہ قادیان کے وزٹ کے بارہ میں اپنا تأثر بیان کیا جس کا ترجمہ طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے اُردو میں سامعین کو سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ خاکسار اپنی اور جماعت قرغزستان کی طرف سے آپ سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ خاکسار کو سن 2009ء میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ خاکسار بہت خوش نصیب

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو وقت کے امام اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ امسال جماعت احمدیہ قرغزستان سے چھ افراد کو جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق ملی ہے۔ گزشتہ سات سالوں سے احبابِ جماعت قرغزستان جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوکر جلسہ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ امام دوراں کی مبارک بستی قادیان کی زیارت احباب جماعت کے لئے ایمان وایقان میں پختگی کا باعث بن رہی ہے۔

قرغزستان 1991ء تک سوویت یونین کا حصہ تھا۔ یعنی یہ رشین ریاستوں میں سے ایک ریاست شمار کیا جاتا تھا۔ سوویت یونین کے ختم ہونے کے بعد قرغزستان ایک آزاد ملک کے طور پر مانا جانے لگا۔ یہاں احمدیت کا آغاز 1996ء سے ہوا۔ امسال قرغزستان میں جماعت کے قیام کو 21 سال ہو چکے ہیں الحمد للہ۔ کئی رکاوٹوں کے باوجود جماعت بڑھتی جارہی ہے۔ تبلیغ کے راستوں میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ رہنمائی کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ بات ایمان میں پختگی کا باعث بنتی ہے کہ رکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کو سچائی کی طرف لے کر آرہا ہے۔ سن 2015ء میں ہمارے ایک احمدی بھائی مکرم یونس جان صاحب کی شہادت ہوئی۔ یہ موجودہ قرغزستان اور سابقہ سوویت یونین یعنی روس کی سرزمین میں اسلام اور احمدیت کی راہ میں اپنا خون پیش کرنے والے پہلے احمدی شہید ہیں۔ خاکسار اس مبارک بستی میں جلسہ کے اس بابرکت موقع پر آپ سب سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ شہید مرحوم کے خون کا ہر قطرہ بے شمار نیک فطرت اور سعید روحوں کو جماعت میں شامل کرنے کا باعث بنے۔ اور اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد کو ایمان میں بڑھاتا چلا جائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس کے بعد پہلے دن کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

30 / دسمبر 2017 بروز ہفتہ

دوسرا دن — پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم سید تنویر احمد صاحب صدر مجلس انجمن وقفِ جدید قادیان کی زیرصدارت شروع ہوئی۔

● تلاوت ونظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید آفتاب احمد نیر صاحب انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان نے ''خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام اور اس کی برکات'' کے موضوع پر کی۔

آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت علی منہاج النبوت کا دوبارہ آغاز ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد وعدہ کے موافق صالحین کی جماعت 27 مئی 1908ء کو ایک وجود سیدنا حضرت حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی۔ اور یوں قدرت ثانیہ کا ظہور عمل میں آگیا اور جماعت احمدیہ برکات خلافت سے متمتع ہونا شروع ہوگئی۔ اسلامی خلافت کی یہ عظیم الشان برکت اللہ تعالیٰ نے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ میں بیان فرمائی ہے۔ موجودہ زمانے میں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی بے شمار تنظیمیں، جمیعتیں حتیٰ کہ مضبوط حکومتیں بھی ہیں لیکن زمانہ کے حوادث کا مقابلہ کرنے میں سب کی سب ناکام ہیں اور مختلف آفات کا شکار ہیں۔ اس کے بالمقابل خلافت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں تبلیغ اسلام اور تعلیم وتربیت کے میدان میں عظیم الشان انقلاب عالمی سطح پر رونما ہو رہا ہے۔

● اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہندو ناظر تعلیم قادیان نے ''حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایمان افروز مصروفیات اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے کی۔

آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ خلیفہ وقت ہمارا رول ماڈل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے خلیفہ وقت کی نصائح اور آپ کی سنت پر چلنا بہت ضروری ہے کیونکہ خلیفہ وقت اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کی سیرت پر کس طرح عمل کرنا چاہیئے وہ خلیفہ وقت ہمیں سکھاتے ہیں۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیرت کے کئی پہلو عابد خان صاحب کی ڈائری سے مل جاتے ہیں۔ حضور اقدس سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ خلیفہ وقت کی اطاعت اور محبت میں کس طرح بڑھا جا سکتا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کی باتوں کو بہت غور سے سنو اور خلیفہ وقت سے سب سے زیادہ محبت کرو تو پھر خلیفہ وقت کی اطاعت اور محبت میں ترقی کروگے۔ حضور فرماتے ہیں میں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھکتا ہوں اپنی کمزوریوں کے لیے استغفار کرتا ہوں۔ پھر کوئی فیصلہ کرتا ہوں۔

● اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولانا اسفندیار منیب صاحب انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ نے ''سیرت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ آف افغانستان'' کے موضوع پر کی۔

● اس کے بعد جناب ترپت راجندر سنگھ باجوہ کیبنٹ منسٹر پنجاب نے حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ مَیں سب سے پہلے جماعت کو جلسہ کی مبارکباد دیتا ہوں اور یہ یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ ہمیشہ جماعت کے ساتھ تعاون کرے گی۔ دُنیا کو اس چیز کی ضرورت ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد کے پیروکار بڑھتے جائیں، تبھی دُنیا میں قتل وغارت بند ہوسکتی ہے اور امن وامان کے ساتھ لوگ رہ سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ پھیل جائے تاکہ جلد از جلد دنیا میں پیار و محبت کی فضا قائم ہوجائے۔ آخر پر انہوں نے کہا کہ مَیں حضور کو قادیان آنے کی پُرخلوص دعوت دیتا ہوں۔

● اس کے بعد کروشیا سے تشریف لانے والے ایک معزز احمدی مہمان مکرم سیاگ مودا بیووِچ صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار فرمایا جس کا اُردو ترجمہ مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ وافسر جلسہ گاہ نے پڑھ کر سنایا۔ آپ نے بتایا کہ خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ سمیت چار افراد پر مشتمل کروشین وفد جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے آیا ہے۔ تحقیق کے مطابق ہم غالباً پہلے کروشین احمدی میاں بیوی ہیں جو کہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں بلقان کے علاقہ سے آئے ہیں۔ جماعت احمدیہ سے ہمارا تعلق بُک فیئر اغرب 2015ء سے ہوا۔ بعد ازاں مشن سے رابطے میں رہے اور جماعت سے متعلق لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ 2016ء میں جلسہ سالانہ یُوکے بھی گئے اور حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ احمدیہ مشن کروشیا سے مسلسل رابطہ رکھا۔ نمازوں، جمعہ اور عیدین کی نماز کے لئے ہم جماعت احمدیہ کروشیا کے مشن میں ہی جاتے رہے۔ پھر 2017ء میں جلسہ سالانہ یُوکے میں دوبارہ شمولیت کی توفیق ملی۔ لیکن اس جلسہ میں ہم احمدی کے طور پر شامل ہوئے۔ جماعت کے پیغام کی تشہیر کے ساتھ ساتھ کروشیا میں ہیومینٹی فرسٹ کے تحت انسانی بہبود کے بہت سارے پروجیکٹ خاکسار کی زیرنگرانی کئے گئے ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروشیا میں جماعت احمدیہ بہت نیک نام رکھتی ہے۔ احمدی ہوجانے کے بعد خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کی شدید خواہش تھی کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک بستی دیکھیں۔ امسال جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت نے ہماری یہ خواہش بھی پوری کردی۔ الحمد للہ۔ دہلی اور قادیان میں قیام کے دوران ہمارے ساتھ جس محبت اور خلوص کا سلوک کیا گیا ہے اور جس احسن رنگ میں ہمارا خیال رکھا گیا ہے اس کے لئے ہم تمام عہدیداران اور دیگر خدمت کرنے والوں کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ آپ جو اس مقدس بستی میں رہتے ہیں بہت خوش قسمت لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے۔ قادیان کا نام اور اس کی عزت دنیا میں بلند ہوتی چلی جائے۔ آمین۔

دوسرا دن — دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ فلسطین کی زیرصدارت شروع ہوئی۔ یہ اجلاس، حسبِ روایت جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر منعقد کیا جاتا ہے جس میں خاص طور پر بھارت کے مختلف علاقوں سے سیاسی، سماجی اور مذہبی رہنما شمولیت فرما کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے ہوئی۔ نظم کے بعد صدر جلسہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 29 دسمبر 2017 میں پڑھ کر سنائی تھی وہ دعا پڑھی اور سامعین کرام کو اپنے ساتھ اس دعا کو دہرانے کی ہدایت کی اور سامعین نے ان کے ساتھ وہ دعا دہرائی۔

● اس اجلاس میں ایک ہی تقریر تھی جو مکرم مولوی گیانی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ نے بعنوان ''موعود اقوام عالم'' بزبان پنجابی کی۔

● اس تقریر کے بعد درج ذیل سیاسی و مذہبی راہنماؤں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

(1) جناب فتح جنگ سنگھ باجوہ (ایم.ایل.اے قادیان)

(2) مکرم سنیل جاکھڑ صاحب (صدر کانگریس پارٹی صوبہ پنجاب اور ایم.پی گورداس پور)

انہوں نے کہا کہ میں یہاں پہلی مرتبہ آیا ہوں یہ میری خوش قسمتی ہے۔ یہاں انسانیت زندہ باد کے نعرے لگائے گئے جو اپنے آپ میں ایک مثال ہے۔ میں نے کبھی اپنی زندگی میں کسی کو انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگاتے نہیں سنا۔ واقعی یہ بات بے مثال ہے۔ اس امن پسند جماعت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوسکتا۔ جماعت جو جدوجہد کررہی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ جماعت نفرت کی آندھی کو روکنے کا جو عظیم کام کررہی ہے وہ قابل ستائش ہے۔

(3) جناب سیوا سنگھ سیکھواں صاحب (سابق ایم.ایل.اے قادیان)

انہوں نے کہا کہ جماعت نے اسلام کی امن پسند تعلیم کو پھیلایا ہے۔ سکھ مذہب کا بھی اسلام سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب جب سکھ مذہب پر کوئی مشکل آئی ہے تب تب مسلمانوں نے سکھ گوروؤں کا ساتھ دیا ہے۔ سکھ مذہب میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ گورو گوبند سنگھ جی کو کئی مرتبہ مسلمانوں نے مدد دی۔ ان دونوں مذاہب کا آپس میں بہت زیادہ پیار ہے۔ ہرمندر صاحب جو سکھوں کی مقدس جگہ ہے اس کی بنیاد ایک مسلمان نے رکھی تھی تاکہ آپسی بھائی چارہ اور انسانیت کو بڑھاوا مل سکے۔ جماعت جو امن شانتی پیار محبت کا پیغام دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے وہ قابل تعریف ہے اس جلسہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ جماعت نے آج سارے مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر لاکر کھڑا کردیا ہے۔

(4) جناب تیکشن سود صاحب (سینئر لیڈر بی.جے.پی)

معزز مہمان نے کہا کہ میں پہلے بھی جلسہ میں آچکا ہوں۔ یہاں سارے پیار محبت بھائی چارے کی بات کرتے ہیں۔ آج کے اس دور میں سارے مذاہب ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں لیکن انسانیت کو کوئی آگے بڑھانا نہیں چاہتا۔ انسانیت وہ مذہب ہے جو پیار کا حکم دیتا ہے۔ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں کا نعرہ انسانیت کا نعرہ ہے۔ دنیا میں امن کو قائم کرنے میں جماعت بہت بڑا کردار ادا کررہی ہے۔

(5) جناب راج کمار ویرکا صاحب (سابق ایم.ایل.اے امرتسر)

انہوں نے کہا کہ اس جلسہ میں انسانیت کی جو تعلیمات بیان کی جارہی ہیں وہ بہت اعلیٰ ہیں۔ آپ جو انسانیت کا پیغام دے رہے ہیں وہ سب سے بڑا پیغام ہے۔ میں آپ سب کا شکرگزار ہوں جو مجھے اس پیار بھرے ماحول میں آنے کی دعوت دی۔ میں انسانیت کی خدمت کے لیے آپ سب کا شکرگزار ہوں۔

(6) جناب سوامی سوشیل صاحب (کنوینز انٹر نیشنل دھرم دہلی)

انہوں نے کہا کہ آپ جو نعرے لگا رہے ہیں ان نعروں نے ہم سب کے دل کو چھولیا ہے۔ احمدیہ جماعت وہ واحد جماعت ہے جو سب کو ساتھ جوڑ کر چلتی ہے۔ انسانیت کی اصل تصویر پورے ہندوستان میں صرف جماعت احمدیہ ہی سامنے لا رہی ہے۔ ایسا پیغام جو دوسرے مذاہب کے پیغمبروں کی عزت کی بات کرتا ہو آج سب سے زیادہ اسکی ہی ضرورت ہے۔ آپ کی جماعت امن کی کھلی کتاب ہے۔ جو نیک کام آپ کررہے ہیں اس کے لیے میں آپ سب کا شکرگزار ہوں۔ اسلام کو ماننے والے اگر کوئی حقیقی لوگ ہیں تو آپ ہی ہیں۔ بہت سے غیر احمدی لوگ مجھے احمدیہ فرقے کے افراد سے میل ملاپ سے روکتے ہیں۔ جب احمدی مجھے ان سے ملنے سے نہیں روکتے تو اُن کا مجھے احمدیوں سے ملنے سے روکنا غلط ہے۔

(7) جناب رمیش کمار صاحب (ہیڈ دُرگیانہ مندر امرتسر)

انہوں نے کہا کہ انسانیت آج دنیا سے ختم ہوتی جارہی ہے۔ اگر مذاہب کے ذمہ دار لوگ پیار محبت کا پیغام دیں تو پھر انشاء اللہ انسانیت کا بول بالا ہوگا۔

(8) جناب سنت بابا بھائی جسپال سنگھ صاحب

انہوں نے کہا کہ جماعت امن کا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ جو محبت کا پیغام اس پاک زمین سے جارہا ہے وہ بہت بڑی بات ہے۔ آپ سب بہت خوش قسمت ہیں جو اس جماعت کا حصہ ہیں۔

(9) جناب سنت بابا سنتو کھ سنگھ صاحب (ہیڈ کار سیوا پنجاب)

31؍دسمبر 2017ء بروز اتوار

تیسرا دن – پہلا اجلاس

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان کی زیرصدارت شروع ہوئی۔

● تلاوت ونظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد نورالدین ناصر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے ''خلع اور طلاق کے حوالہ سے اسلام میں عورتوں کے حقوق'' کے عنوان پر کی۔

● دوسری تقریر مکرم شعیب احمد صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان نے ''مالی قربانی کی اہمیت اور اس کی برکات، ایمان افروز واقعات کی روشنی میں'' کے عنوان پر کی۔

آپ نے سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی مالی قربانیوں کے نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی مالی قربانی کے چند ایک واقعات قارئین کے ازدیادِ ایمان کے لئے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کولدھیانہ میں ایک ضروری اشتہار کے چھپوانے کے لئے -/60 روپے کی ضرورت پیش آئی۔ انہیں دنوں آپ کے جید صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لدھیانہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور علیہ السلام نے آپ کو بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت درپیش ہے کیا آپ کی جماعت اس قدر روپیہ کا انتظام کر سکے گی۔ آپ نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ میں جا کر روپے لاتا ہوں چنانچہ آپ فوراً کپورتھلہ گئے اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کئے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے۔

یہ روایت لمبی ہے چونکہ منشی ظفر احمد صاحب اکیلے یہ خدمت بجا لائے جماعت کپورتھلہ کے احباب کو شامل ہونے کی تحریک نہیں کی اس لئے اس واقعہ کا علم ہونے پر منشی اروڑے خاں صاحب جو کہ اسی جماعت کے ممبر تھے چھ ماہ تک منشی ظفر احمد صاحب سے ناراض رہے۔ یہ وہ فدائی تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہوئے۔

حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضؓ نے منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے ہزار روپے کا وعدہ لکھوایا اور اپنا دہلی کا ایک مکان بیچ کر یہ رقم ادا کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب منارۃ المسیح کی تعمیر کی تحریک فرمائی تو حضرت میاں شادی خان صاحب سیالکوٹیؓ نے چارپائیوں کے سوا اپنے گھر کا سارا سامان تین سو روپے میں بیچ کر پوری رقم حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کر دی۔ جس پر حضرت اقدس نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے تو حضرت ابوبکرؓ کا نمونہ دکھایا۔ یہ سنتے ہی واپس گھر گئے اور چارپائیاں بھی فروخت کر کے ساری رقم چندہ میں دے دی۔

اسی طرح حضرت صاحبزادہ پیر منظور احمد صاحب کے متعلق حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ پیر منظور احمد صاحب قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد تھے اس قاعدہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ سینکڑوں روپے ماہوار اس زمانہ میں آپ کی آمد ہوتی تھی لیکن آپ کا دین کے لئے قربانی کا یہ حال تھا کہ صرف -/30 روپے ماہوار اپنے اخراجات کے لئے رکھتے اور باقی سب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اشاعت قرآن کریم اور اشاعتِ دین کے لئے بھیج دیتے۔ 1940ء کے بعد جب گرانی شروع ہوگئی تو -/40 روپے ماہوار رکھنا شروع کر دیئے اور ایک سال میں دس ہزار روپے خدمت دین کے لئے دیا۔

آپ نے کہا کہ انتہائی نازک اور مشکل حالات میں، دلی جذبات کو قربان کرتے ہوئے، راہ خدا میں قربانی پیش کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس کے بے شمار نمونے تاریخ احمدیت میں جابجا جگمگاتے نظر آتے ہیں۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ پشاوری نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کا ایک واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ وزیر آباد کے شیخ خاندان کا ایک نوجوان فوت ہو گیا۔ اس کے والد نے کفن کے لئے 200 روپے رکھے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانہ کے اخراجات کے لئے تحریک فرمائی۔ ان کو بھی خط گیا تو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو رقم بھجوانے کے بعد لکھا کہ میرا نوجوان لڑکا طاعون سے فوت ہوا ہے میں نے اس کی تجہیز وتکفین کے واسطے مبلغ 200 روپے تجویز کئے تھے جو ارسال خدمت کرتا ہوں اور لڑکے کو اس کے لباس میں دفن کرتا ہوں۔

● اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولانا رفیق احمد بیگ صاحب نائب ناظر امور عامہ قادیان نے ''قیام نماز حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں'' کے عنوان پر کی۔

اس کے بعد شام سے آنے والے ایک معزز مہمان مکرم ابوالفرج الحصنی صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ موصوف جو شام سے جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لائے تھے ایک پُرانے احمدی ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار عربی میں فرمایا جس کا اُردو ترجمہ مکرم عطاء المجیب لون صاحب نائب ناظر نشرواشاعت نے سامعین کو سنایا۔ مکرم ابوالفرج الحصنی صاحب نے فرمایا ہم بلاد شام سے پوری دنیا کے لئے یہ گواہی لے کر آئے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ یعنی آخرین کی ایک جماعت ہوگی جو مسیح الزمان پر ایمان لانے اور اعمال صالحہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جاملے گی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی تھی کہ یہ مسیح الزمان دمشق کے مشرق میں ایک سفید مینارے کے پاس نزول فرمائے گا۔ چنانچہ دمشق کے مشرق میں ایک سے زائد مینارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی سچائی کا ثبوت بن گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پسر موعود سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دمشق میں نزول پہلا مینارہ تھا۔ اس کے بعد آپؓ کے حکم سے مولانا جلال الدین صاحب شمس بطور مبلغ تشریف لائے۔ آپ بھی ایک مینارہ تھے جن کے ذریعے بلاد شام میں بہت سے لوگوں کو ہدایت کی راہ نصیب ہوئی۔ ان احمدیت قبول کرنے والوں میں ایک شخص ایسا بھی تھا جس کو شام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ پھیلانے اور افراد جماعت کو یکجا رکھنے اور جماعت کو مضبوط بنیادوں پر قائم رکھنے کی غیر معمولی توفیق ملی، یہ شخص منیر الحصنی صاحب تھے۔ آج ہم مسیح موعود علیہ السلام کی بستی قادیان دارالامان سے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ قادیان میں واقع منارہ بیضاء سے اپنی قوم اور اقرباء بلکہ ساری دنیا کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ جاء المسیح جاء المسیح اور گواہی دیتے ہیں کہ حضرت مسیح الزمان کی وحی یُصَلُّوۡنَ عَلَیۡکَ صُلَحَاءُ الۡعَرَبِ وَاَبۡدَالُ الشَّامِ کہ صلحاء عرب کے اور ابدال شام کے تجھ پر درود بھیجتے ہیں سچی تھی، اور آپؑ کی صداقت کی بیّن دلیل۔ میری دُعا ہے کہ عرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بعثت ثانیہ کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سیّدنا حضرت احمد علیہ السلام کے معین و انصار ہوں۔ مَیں اپنی گزارشات اپنی اس درخواست پر ختم کرتا ہوں جو دمشق کے احمدی برادران نے آتے وقت مجھے کی تھی کہ مَیں اُن کے لئے اس مبارک اجتماع سے دُعا کی درخواست کروں۔

تیسرا دن – اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ قادیان کی اختتامی اجلاس کی کارروائی محترم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ برائے جنوبی ہند کی زیرصدارت شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے حکام، مختلف سرکاری ادارہجات واحباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ کے انعقاد میں ہر لحاظ سے تعاون کیا۔ سب سے پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس کے فضل واحسان سے جلسہ ہر لحاظ سے بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ اسی طرح آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھی شکریہ ادا کیا کہ حضور انور کی مسلسل راہنمائی وشفقت ہمارے شامل حال رہی۔ بعد ازاں آپ نے بہت سارے مرکزی وصوبائی محکموں اور ان کے افسران کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے مقامی طور پر اختتامی دعا کرائی۔

اس کے بعد سٹیج اور جلسہ گاہ پر حاضرین اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے تاکہ وہ ایم ٹی اے کے ذریعہ لندن سے نشر ہونے والے اپنے پیارے امام کا جلسہ سالانہ قادیان سے لائیو خطاب سن سکیں۔ خطاب کے دوران پورا جلسہ گاہ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ لندن سے جلسہ کی لائیو نشریات سے قبل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل سے قادیان اور اس کے مقدس مقامات پر مشتمل بہت ہی دیدہ زیب ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ اس میں دارالمسیح، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کا روشنیوں سے نہایا ہوا بہت ہی خوبصورت منظر دکھایا گیا، نیز ان مقامات کی اہمیت وبرکات پر بہت اچھے انداز میں روشنی ڈالی گئی۔ علاوہ ازیں بہشتی مقبرہ اور روضہ مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مقام ظہور قدرت ثانیہ کے بھی انتہائی خوبصورت مناظر دکھائے گئے اور ان کے بارہ میں بتایا گیا۔ ڈاکومنٹری کے آخر پر جلسہ کی گزشتہ دن کی کارروائی کی مختصر جھلکیاں دکھائی گئیں اور قادیان دارالامان میں ایام جلسہ سالانہ کے شب وروز خوبصورت انداز میں پیش کئے گئے۔

● اس کے بعد ایم ٹی اے پر لائیو پروگرام شروع ہوا۔ حضور پُرنور طاہر ہال بیت الفتوح میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ لندن میں بھی پانچ ہزار سے زائد حاضرین حضور انور کے خطاب کے منتظر تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور فارسی اور اردو منظوم کلام کے بعد حضور انور کے خطاب کے لئے ڈائس پر جلوہ افروز ہوتے ہی جلسہ گاہ قادیان کی فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی فلک بوس صداؤں سے گونج اُٹھی۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مخالفین احمدیت الزام لگاتے ہیں اور آج کل یہ الزام شدت سے لگایا جا رہا ہے، جو ان کے خیال میں جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج کر رہا ہے کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرتی ہے، یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے جماعت کا دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی بتایا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ انتہائی ظالمانہ اور جاہلانہ الزام ہے جو جماعت احمدیہ پر لگایا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 23 فروری 2018ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

خطاب کے آخر پر جلسہ سالانہ کی حاضری بتاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 44 ممالک کی نمائندگی کے ساتھ حاضری 20,048 ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کا حافظ و ناصر ہو۔ یہاں لندن کے جلسہ کی حاضری 5,300 ہے۔

آخر پر حضور انور نے پُرسوز اختتامی دعا کرائی اور اس کے ساتھ ہی دن کا یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ مستورات

جلسہ سالانہ کے ایام میں ہر سال دوسرے دن خواتین کا اپنا الگ اجلاس بھی ہوتا ہے۔ اس سال یہ اجلاس مورخہ 30؍دسمبر 2017ء کو بعد دوپہر محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (بیگم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔ ربوہ) کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ مکرمہ وجیہہ بشارت صاحبہ قادیان نے سورۃ بنی اسرائیل کے رکوع نمبر 9 کی تلاوت کی، مکرمہ امتہ الہادی شیریں صاحبہ معاونہ واقفات نو قادیان نے ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ گذیل صفی الینہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قزاخستان نے قصیدہ پیش کیا۔ مکرمہ امتہ الباسط بشریٰ صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماء اللہ بھارت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے'' خوش الحانی سے پڑھا۔ پروگرام کی پہلی تقریر مکرمہ امتہ الواسع شمائلہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے بعنوان ''بد رسومات کے خلاف جہاد اور احمدی ماؤں کی ذمہ داریاں'' کی۔ بعدہ مکرمہ صفیہ حبیب صاحبہ قادیان نے نعت رسولؐ ''وہ جو احمد بھی ہے اور محمد بھی ہے'' خوش الحانی سے پڑھی۔ دوسری تقریر مکرمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے بعنوان ''تربیت اولاد بالخصوص نمازوں کی پابندی کے حوالہ سے احمدی ماؤں کی ذمہ داریاں'' کی۔ بعدہ ممبرات لجنہ اماء اللہ چنئی نے تامل زبان میں ترانہ پڑھا اور مکرمہ عافیہ فضل صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ جلسہ کے اختتام پر صدر اجلاس محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ نے بعض قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلائی، نیز خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے اور آنحضور ﷺ کی پیروی کی توفیق کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور آپ کی اطاعت کو ضروری قرار دیا۔ اس موقع پر جلسہ گاہ مستورات کی حاضری 7333 تھی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

نظامتیں وقیام گاہیں

امسال جلسہ کے انتظامات اور مہمانوں کے قیام و طعام ودیگر ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے 33 نظامتیں اور 30 قیام گاہیں بنائی گئیں اور 4 لنگر خانے جاری کئے گئے۔ قادیان کے تمام حلقہ جات میں گھروں میں ٹھہرنے

والے مہمانوں کے لئے 6 مقامات پر ''فیملیز'' کے تحت کھانا تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔

شعبہ خدمت خلق

جلسہ سالانہ قادیان کے شعبہ جات میں سے ایک اہم شعبہ ''شعبہ خدمت خلق'' بھی ہے جس کے تحت بنیادی طور پر نظم وضبط اور حفاظتی ڈیوٹیاں دی جاتی ہیں۔ امسال اس شعبہ کے تحت ڈیوٹی دینے کے لئے ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے 683 خدام رضاکاران اور 55 صف دوم کے انصار صاحبان تشریف لائے۔

اس شعبہ کے تحت جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر مہمان کو ''جلسہ رجسٹریشن کارڈ'' تصویر اور مخصوص بارکوڈ کے ساتھ ایشو کیا گیا۔ نمازوں کے اوقات میں دارالمسیح کے راستوں اور محلہ کی گلیوں میں نظم وضبط کو قائم رکھنے کے لئے خدام نے ڈیوٹیاں دیں۔ دارالمسیح، بہشتی مقبرہ، جلسہ گاہ، قادیان کی تمام مرکزی مساجد اور جملہ قیامگاہوں میں خدام کی مستقل ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ اسی طرح القرآن نمائش، النور نمائش، مخزن التصاویر، نمائش ہیومیتھی فرسٹ جیسی جگہوں پر جہاں کثرت سے مہمان آتے رہتے ہے خدام نے مستقل ڈیوٹیاں دیں۔ اسی طرح امسال دارالبیعت لدھیانہ اور مکان چلّہ کشی ہوشیارپور کے مقامات پر بھی خدام کو ڈیوٹیوں پر متعین کیا گیا۔ اس شعبہ کے تحت بارڈر، ریلوے اسٹیشن، ایئرپورٹ وغیرہ میں بھی مہمانان کرام کی سہولت کے لئے خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ اشیائے گمشدہ (Lost & Found) اور اعلانات کا دفتر بھی قائم کیا گیا جس کے تحت مہمانان کرام کی گمشدہ اشیاء تلاش کر کے انہیں واپس فراہم کی گئیں۔ فرسٹ ایڈ اور ایمرجنسی کا دفتر بھی قائم کیا گیا تھا جس کے تحت 24 گھنٹے مہمانوں کو سہولت اور راحت پہنچانے کے لئے خدام مستعدی کے ساتھ ڈیوٹیاں دیتے رہے۔

شعبہ تربیت

جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں مورخہ 25 دسمبر 2017ء تا 7 جنوری 2018ء مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک اور مسجد انوار واقع محلہ دارالانوار میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ اسی طرح قادیان کے محلہ جات کی دیگر 7 مساجد میں بھی جلسہ سالانہ کے تین ایام میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ نیز سبھی مساجد میں نماز فجر کے بعد خصوصی درس کا بھی انتظام کیا گیا۔ نماز تہجد کے لئے احباب کرام کو بذریعہ لاؤڈ اسپیکر درود شریف پڑھ کر جگایا جاتا رہا۔ اس شعبہ کے تحت قادیان کی مختلف گلیوں اور سڑکوں میں تعلیمی و تربیتی نوعیت کے خوبصورت بینرز لگائے گئے۔ علاوہ ازیں اردو اور انگریزی زبان میں جلسہ سالانہ کے پروگرام پر مشتمل کتابچہ شائع کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ سے متعلق زرّیں ارشادات شامل کئے گئے۔

بیت الدعا میں نوافل کی ادائیگی
اور مقامات مقدسہ کی زیارت

ہر سال کی طرح امسال بھی ہندوستان اور دیگر ممالک سے آنے والے مہمانان کرام کے لیے باقاعدہ منظم طریق پر بیت الدعا میں نوافل کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ مہمان بڑے ذوق وشوق سے بیت الدعا میں نوافل کی ادائیگی کے لئے دیر تک لمبی لمبی لائنوں میں اپنی باری کا انتظار کرتے اور اس اثنا میں ذکر الٰہی کا ورد کرتے رہتے۔ مہمانوں کی کثرت کے باعث ہر مہمان کو ایک بار ہی بیت الدعا جانے کا موقع ملتا اور وہ اسے عظیم سعادت سمجھتا۔

اسی طرح دیگر مقامات مقدسہ مثلاً مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح، الدار (دارالمسیح) اور بہشتی مقبرہ وغیرہ میں بھی مہمانوں کی کثرت رہی اور بڑے ذوق وشوق سے مہمانوں نے ان مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔ خصوصاً الدار میں موجود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تبرکات کی مہمانوں نے بڑی عقیدت سے زیارت کی۔ بیت الدعا میں نوافل اور الدار میں موجود تبرکات کی زیارت کے لیے مرد وخواتین کے لیے الگ الگ اوقات مقرر تھے۔

شعبہ ترجمانی

امسال جلسہ سالانہ قادیان 2017ء کے موقعہ پر درج ذیل 9 زبانوں میں جلسہ کی تقاریر اور جملہ کارروائی کے رواں تراجم کا انتظام تھا۔ عربی، رشین، انڈونیشین، انگریزی، ملیالم، تامل، تیلگو، بنگلہ، کنڑ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام زبانوں کے مترجمین نے احسن رنگ میں ترجمانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ جلسہ کے تمام پروگرام اور خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کا مذکورہ 9 زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور کثیر تعداد میں مرد وزن نے ترجمانی سے استفادہ کیا۔ مستورات کے خصوصی سیشن کا بھی 5 زبانوں (عربی، انگریزی، انڈونیشین، ملیالم اور بنگلہ) میں ترجمہ کا انتظام موجود تھا۔

پریس اینڈ میڈیا

جلسہ کے تینوں دن پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں کوریج ہوئی۔ بٹالہ، امرتسر، گورداسپور، چندی گڑھ، جالندھر اور ہندوستان کے کئی صوبوں سے الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے نمائندگان جلسہ سالانہ کے تینوں دن کوریج کے لئے تشریف لائے۔ جلسہ کے دوسرے دن جلسہ پیشوایان مذاہب اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کی خصوصیت کے ساتھ کوریج کی گئی۔

اعلانات نکاح

بہت سارے احباب جماعت کی خواہش ہوتی ہے کہ جب وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوں تو ان کے بچوں کا نکاح مسیح موعود و مہدی معہود کی مقدس و بابرکت بستی میں پڑھا جائے۔ اللہ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ 30 دسمبر 2017 کو مسجد دارالانوار میں مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے 19 نکاحوں کا اعلان کیا۔ بعد کے ایام میں مزید 3 نکاحوں کے اعلان ہوئے جو مکرم عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن و وقف عارضی اور مکرم محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر قضا بورڈ قادیان نے پڑھائے۔

ہیومیتھی فرسٹ نمائش

جلسہ سالانہ قادیان 2017ء کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہیومیتھی فرسٹ انڈیا کی طرف سے احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان کے ہال میں نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ اس نمائش میں گزشتہ دو سالوں میں ہیومیتھی فرسٹ کی طرف سے انڈیا کے مختلف صوبہ جات میں کئے گئے فلاحی کاموں کو تصاویر کے ذریعہ دکھایا گیا۔ اسی طرح ہیومیتھی فرسٹ انڈیا کی طرف سے خدمت انسانیت کے کاموں پر مشتمل ایک خصوصی ڈاکومینٹری بھی دکھائی جاتی رہی۔ اسی طرح ہیومیتھی فرسٹ انڈیا کی طرف سے تیار کی گئی کچھ چیزیں مثلاً پین، Key-Chain اور کافی مگ وغیرہ فروخت کی غرض سے رکھے گئے۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر یہ نمائش مورخہ 24 دسمبر 2017ء سے 5 جنوری 2018ء تک جاری رہی۔ تقریباً 7600 افراد نے اس نمائش کو Visit کیا۔ Exhibition میں Visitor Book بھی رکھی گئی تھی جس میں زائرین نے اپنی آراء بھی نوٹ کیں۔ اللہ کے فضل سے ہیومیتھی فرسٹ انڈیا کی یہ نمائش کافی پسند کی گئی۔ ہیومیتھی فرسٹ ہندوستان کے دور دراز کے علاقوں میں میڈیکل کیمپس، بلڈ ڈونیشن کیمپس، غرباء کی امداد، طلباء کی امداد، پینے کے صاف پانی کے انتظام کے علاوہ قدرتی آفات کے موقع پر فوری ریلیف پہنچانے کے کام کی توفیق پا رہی ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان 2017ء کے موقع پر جلسہ گاہ کے احاطہ میں بھی ہیومیتھی فرسٹ انڈیا کا ایک تعارفی اسٹال بھی لگایا گیا تھا جسے 4000 افراد نے Visit کیا۔

النور نمائش کوٹھی دارالسلام

سن 2015ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حلقہ دارالسلام میں کوٹھی حضرت نواب محمد علی خان صاحب، جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے، کو renovate کر کے ''النور نمائش'' کے نام سے ایک نمائش کا افتتاح کیا گیا تھا۔ امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر بکثرت زائرین اس نمائش کو دیکھنے آئے۔ روزانہ بعد نماز فجر تا رات 10 بجے نمائش کھلی رہی۔ جلسہ کے تین دن میں نمائش کے اوقات اس طرح تھے بعد نماز فجر تا صبح 9 بجے اور بعد نماز مغرب وعشاء تا رات 10 بجے۔ اس نمائش میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کے مختلف ادوار کو تصاویر اور پوسٹرز کے ذریعہ دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نظارت نشر واشاعت کے تحت نشر واشاعت کی بلڈنگ کے احاطہ میں ہی قرآن نمائش اور مخزن تصاویر کا شعبہ قائم ہے۔ جلسہ کے ایام میں کثرت سے احباب نے ان نمائشوں کا بھی مشاہدہ کیا۔

MTA سے عربی لائیو پروگرام
اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ

جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ 20 تا 22 دسمبر 2017 عربی پروگرام ''اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيْحُ جَاءَ الْمَسِيْحُ'' ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے قادیان اسٹوڈیو سے لائیو نشر کیا گیا۔ جس میں درج ذیل علماء کرام شامل ہوئے۔ محترم محمد شریف عودہ صاحب (امیر جماعت احمدیہ کبابیر) بطور میزبان، محترم فتحی عبد السلام صاحب (مصر)، محترم تمیم ابو دقہ صاحب (اردن)، محترم محمد طاہر ندیم صاحب (لندن)۔ اس پروگرام میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اہل عرب سے اُنس، عربی زبان سے محبت اور جماعت احمدیہ کی اہل عرب کے لئے خدمات وغیرہ موضوعات پر گفتگو کی جاتی رہی۔

اس پروگرام میں درج ذیل تفصیل کے مطابق مختلف شارٹ ڈاکومینٹریز بھی دکھائی گئیں:

(1) سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربوں کے نام پیغام جو پیارے آقا نے 2015ء کے لائیو عربی پروگرام کے دوسرے دن دیا تھا، اس کا کچھ حصہ Play کیا گیا۔

(2) سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 'الحوار' میں شرکت اور پیغام کی Video چلائی گئی۔

(3) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی آواز میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات play کئے گئے، جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی عربوں سے محبت کا اظہار ہے۔

(4) حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کا عربی ترجمہ پیش کیا گیا۔

(5) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اہل عرب کو نصائح۔

(6) حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی عربوں کے لئے عالی خدمات پر مشتمل تصاویر و ویڈیوز کی شکل میں دکھائی گئی۔

(7) سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کے 2 قصائد قادیان کے مناظر شامل کر کے دکھائے گئے۔ دوسرے دن کے پروگرام میں 2 ٹیلی فون کالز لی گئیں جس میں شاملین نے پروگرام کے موضوع کے متعلق اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

افریقہ کے لئے لائیو پروگرام
The Messiah of the Age

اسی طرح مورخہ 3 تا 5 جنوری 2018 اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے لئے قادیان اسٹوڈیو سے The Messiah of the Age کے نام سے افریقہ کے لئے لائیو پروگرام نشر ہوا۔ پروگرام کا دورانیہ ایک گھنٹے پر مشتمل تھا جو بزبان انگریزی پیش کیا گیا اور اس میں شامل ہونے کے لئے درج ذیل مہمانان کرام قادیان تشریف لائے۔ محترم مولوی عبد اللہ ڈبا صاحب مربی سلسلہ امریکہ میزبان، محترم مولانا اظہر حنیف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ، محترم مولانا حافظ عبد الغنی صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا، محترم مولوی عبد الرحمن جام صاحب، محترم عبد اللطیف صاحب بینیٹ آف امریکہ، محترم حبیب شفیق صاحب آف امریکہ۔

اس پروگرام میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مولد ومسکن قادیان دارالامان کا تعارف، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ، جلسہ سالانہ کا تعارف، امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی اہمیت اور خلافت احمدیہ کی برکات و خلافت خامسہ کے بابرکت اور عصر حاضر میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی ترقیوں کا تذکرہ کیا گیا۔

اس پروگرام میں درج ذیل شارٹ ڈاکومینٹریز بھی دکھائی گئیں۔ قادیان کے مقامات مقدسہ کا مختصر تعارف، مختصر تاریخ جلسہ سالانہ، قادیان جلسہ سالانہ 2017ء کے مناظر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے واقعات کو انٹرویوز کی شکل میں پیش کیا گیا اور قادیان کے مناظر دکھائے گئے۔ ایک امریکی احمدی کی قبول احمدیت کی ریکارڈنگ Play کی گئی۔ خلافت حقہ اسلامیہ کے تعارف پر مشتمل ویڈیو۔ خلافت احمدیہ کی برکات اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی۔ ہر پروگرام میں مختلف ممالک سے ٹیلیفون کالز کو شامل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقن احباب میں مذکورہ پروگرام کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ خاص طور پر قادیان سے براہ راست نشریات کی وجہ سے لوگوں نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا۔

اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں کو جنہوں نے نہایت اخلاص ووفا کے ساتھ خدمات سرانجام دیں اور اسی طرح شاملین جلسہ کو جو دور دراز سے مشقت اٹھا کر اور مالی بوجھ برداشت کر کے جلسہ میں شامل ہوئے، مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

...☆...☆...

عہد خلافت ثانیہ کی عظیم الشان ترقیات پر ایک نظر

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 23)

قسط نمبر 4

1928ء

حضور نے جامعہ احمدیہ کا افتتاح فرمایا۔

حضور کی تجویز اور اپیل پر ہندوستان میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ کا آغاز۔

حضور نے پہلی دفعہ 45 کے قریب عربی اشعار کہے۔

حیفا مشن (فلسطین) کا اجراء۔

18 دسمبر کو صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کی ولادت ہوئی۔

19 دسمبر کو قادیان میں ریلوے لائن پہنچ گئی (پہلی گاڑی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور بزرگان جماعت امرتسر سے سوار ہو کر قادیان تشریف لائے اور دعاؤں سے افتتاح فرمایا)۔

ہندی رسالہ "شدھی سماچار" کے خلاف شدید احتجاج۔

1929ء

گورنر پنجاب کی خدمت میں ایڈریس اور احمدیہ تحریک سے تعارف۔

حضور نے انقلاب افغانستان پر تبصرہ کیا اور مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔

حضور نے اشاعت لٹریچر کے ضمن میں کتابوں کی قیمتوں میں کمی اور اخبارات کی توسیع کی طرف توجہ دلائی۔

حضور کشمیر تشریف لے گئے اور اہل کشمیر کو اخلاقی، ذہنی اور روحانی تغیّر پیدا کرنے کی دعوت دی۔

حفیظ جالندھری کی قادیان آمد پر مجلس مشاعرہ ہوئی جس میں حضور نے بھی شرکت فرمائی۔

حضور نشاط باغ میں خواجہ کمال الدین کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

سائمن کمیشن کی رپورٹ پر حضور کا تبصرہ شائع ہوا جسے بہت سراہا گیا۔

نصرت گرلز سکول قادیان کا اجرا (اس سکول کی ایک شاخ خصوصی دینی تعلیم کے لئے وقف کی گئی)۔

آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ۔

قادیان میں سکھوں کا حملہ۔ مذبح خانہ کا انہدام اور مسلمانان ہند کی طرف سے شدید احتجاج۔ اس مقدمے میں مسلمانوں کی آئینی فتح۔

ذبیحہ گائے کے موضوع پر حضور کا مکتوب، ہندو سکھ اور مسلمان لیڈروں کے نام۔

حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب کا انتقال پُرملال۔

1930ء

مشہور مسلم لیگی لیڈر شوکت علی قادیان آئے۔

حضور نے "ندائے ایمان" کے نام سے اشتہارات کا مفید سلسلہ شروع فرمایا۔

ڈچ حکومت کی ہدایت پر سماٹرا کے ڈچ قونصل مسٹر انڈریا سا کی قادیان میں احمدیت کے مطالعہ کے لئے آمد۔

اخبار "ٹریبیون" نے حضور کی وفات کی جھوٹی خبر شائع کردی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔

اس سال سے لجنہ اماء اللہ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا حق ادا کیا گیا۔

سیاسی معاملات میں حضور کی طرف سے مسلمانوں کی راہنمائی اور سیاسی حلقوں میں مقبولیت۔

مستریوں کے فتنہ کا عروج۔ امرتسر سے دلآزار لٹریچر کی اشاعت، حضرت خلیفۃ المسیح کا عدیم المثال صبر اور احباب جماعت کو صبر کی تلقین۔ جماعت کی طرف سے حضور سے والہانہ عقیدت کا اظہار۔ جماعت قادیان کی طرف سے "مستریوں" کو مباہلہ کی دعوت۔

مقدمہ بلوہ قادیان کی سماعت۔

1931ء

مولانا رحمت علی صاحب نے جاوا میں مشن قائم کیا۔

لارڈ ارون وائسرائے ہند کو جماعت احمدیہ کے وفد نے تبلیغی رسالہ "تحفہ لارڈ ارون" پیش کیا۔

مولانا جلال الدین شمس نے کبابیر میں فلسطین کی پہلی احمدیہ مسجد "سیّدنا محمود" کا سنگ بنیاد رکھا۔

حضور نے الفضل میں کشمیر کے متعلق ایک سلسلۂ مضامین کا آغاز فرمایا۔

حضور نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے قرآن ختم کرنے کے سلسلہ میں تقریب منعقد کی اور اس موقع پر ایک نظم بھی کہی جو "کلام محمود" میں شامل ہے۔

مردم شماری کے مطابق قادیان میں احمدیوں کی تعداد 5198 تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کو کشمیر کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا۔ جماعت کے وکلاء، رضا کاروں اور کارکنوں نے کشمیری مسلمانوں کے مفادات کے لئے انتھک کوششیں کیں۔

14 راگست کو مسلمانان ہند اور جماعت ہائے احمدیہ نے حضرت صاحب کی اپیل پر "یوم کشمیر" منایا۔

گول میز کانفرنس لنڈن میں شامل ہونے والے وفد کے مسلمان ممبروں کی لنڈن مسجد میں آمد۔ علامہ اقبال کی طرف سے مشن کی خدمات کا اعتراف۔

1932ء

حضور نے مسلمانان کشمیر کے لئے ایک پائی فی روپیہ چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔

کشمیر میں کشمیر کمیٹی کی کوششوں سے کشمیری مسلمانوں کو بنیادی حقوق مل گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی گراں قدر خدمات کا اعتراف۔ احمدیہ ٹریننگ کور کا قادیان میں اجراء۔

لندن میں ہونے والی گول میز کانفرنس کے متعلق حضور نے مسلمانوں کو اپنی رائے سے نوازا۔

حضور نے قادیان میں اپنی کوٹھی دار الحمد کی بنیاد رکھی۔

قادیان میں حضور اور چند ناظران کے دفاتر میں ٹیلیفون لگا۔

8 راکتوبر کو ہندوستان میں پہلا ملک گیر یوم تبلیغ منایا گیا۔ مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں سب نے اس میں حصہ لیا۔

قادیان کے مشرق میں آبادی کی ترقی، محلہ دار الانوار کا افتتاح۔

1933ء

قادیان میں پہلی بار ہوائی جہاز کی آمد۔ حضور اور کئی دیگر احباب نے تفریحی پرواز کی۔

ڈیٹرائٹ (امریکہ) میں مشن کا قیام۔

قادیان میں حضور نے اپنی کوٹھی دار الحمد کا افتتاح فرمایا۔

حضور نے حضرت امّاں جان کی کوٹھی بیت النصرت کا سنگ بنیاد رکھا۔ جو انہوں نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے لئے تعمیر کروائی تھی۔

قائداعظم محمد علی جناح نے مسجد فضل لندن میں تقریر فرمائی۔

افغانستان کے ظالم شاہی خاندان کے خاتمہ کے بعد نادر شاہ کا عروج اور اس کا قتل ("آہ! نادر شاہ کہاں گیا" کی پیشگوئی پوری ہوئی)۔

احراریوں کی فتنہ انگیزی پر حضور کشمیر کمیٹی سے مستعفی ہو گئے۔

کانفرنس اتحاد مذاہب شکاگو کے لئے حضور نے افتتاحی پیغام ارسال کیا۔

حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتقال پُرملال۔

فلسطین کی پہلی احمدیہ مسجد سیّدنا محمودؔ کا افتتاح ہوا۔

1934ء

حضور نے تربیت و اصلاح کی خاطر ایک اہم تحریک "تحریک سالکین" کے نام سے جاری فرمائی۔ یہ تحریک تین سال کے لئے تھی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الہامات، رؤیا اور کشوف کی جمع و تدوین کا کام شروع ہوا۔

مسجد فضل لائل پور (فیصل آباد) کا افتتاح حضور نے فرمایا اور ایک پبلک لیکچر ہال میں اہل لائلپور (فیصل آباد) پر صداقتِ احمدیت واضح فرمائی۔

کشمیری مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے "آل انڈیا ایسوسی ایشن" کا قیام۔

جماعت احمدیہ میں مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے "کشمیر فنڈ" کا اجراء۔

مصیبت زدگان بہار کی جماعت کی طرف سے امداد۔

حضور کی ہدایت پر مسلمانان کشمیر کے حقوق و مفادات کی حفاظت کرنے کے لئے سرینگر سے سہ روزہ "اصلاح" جاری کیا گیا۔

لیگوس (نائیجیریا) میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش برپا کی گئی۔ حکومت کی طرف سے احراریوں کی پشت پناہی۔ قادیان میں احرار کی کانفرنس قادیان کے قریب موضع رجادہ میں منعقد ہوئی۔

"تحریک جدید" کا آغاز۔ حضور نے جماعت کے سامنے 19 مطالبات پیش فرمائے۔

مشرقی افریقہ، برما اور نائیجیریا میں تبلیغی مشنوں کا قیام۔

1935ء

حضور نے تحریک جدید کا مستقل دفتر قائم کیا۔ مولوی عبدالرحمن صاحب انور پہلے انچارج تحریک جدید بنے۔

حضور نے سکھوں کے ایک گوردوارہ کے لئے پانچ سو روپے کی رقم عطا فرمائی۔

ہندوستان سے باہر سب سے پہلے بلادِ عربیہ کے احمدیوں نے تحریک جدید پر لبیک کہا۔

جماعت فلسطین کی طرف سے چار سو شلنگ کے وعدے موصول ہوئے۔

قادیان میں حضور نے دار الصناعۃ کا افتتاح فرمایا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر قادیان میں قاتلانہ حملہ۔

احراری شورش اپنے جوبن پر پہنچ کر خدا تعالیٰ کے ہاتھوں ناکام ہوئی۔

سنگاپور، ہانگ کانگ، برما اور جاپان میں تبلیغی کوششوں کا آغاز۔

تحریک جدید کا پہلا بجٹ 61 ہزار 782 روپے کا تھا۔ تحریک جدید کے تحت 3 مربیان کا پہلا قافلہ قادیان سے بیرون ممالک روانہ ہوا۔

حضور پہلے سفر سندھ پر روانہ ہوئے۔

شاہ فیصل مسجد فضل لندن میں تشریف لائے۔

حبشہ میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بلال کے توسط سے تبلیغی مساعی کا آغاز۔

قادیان میں بجلی پہنچ گئی۔

قادیان اور دوسرے مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ میں حضور کی اجازت سے "نیشنل لیگ کور" کی تاسیس۔

زلزلہ کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی جماعت کی طرف سے امداد۔

حضور کا نکاح سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ سے ہوا۔

تذکرہ مجموعہ الہامات رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلی دفعہ شائع ہوا۔

1936ء

ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

ارجنٹائن میں احمدیہ مشن کا قیام۔

بوڈاپسٹ (ہنگری) میں احمدیہ مشن کا قیام۔ تحریک جدید کے تحت یہ یورپ میں پہلا احمدیہ مشن تھا۔

ملک محمد شریف صاحب گجراتی سپین میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لئے میڈرڈ پہنچے۔

قادیان میں پہلا اجتماعی وقارعمل ہوا۔

البانیہ میں مولوی محمد دین صاحب نے احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

شیخ امری عبیدی صاحب (مشرقی افریقہ) کا قبول احمدیت۔

جلسہ سالانہ پر حضور نے "فضائل القرآن" کے سلسلے کا آخری لیکچر ارشاد فرمایا۔

اسی سال یوگوسلاویہ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

قادیان میں دار الصناعۃ کا اجراء (لوہے، لکڑی اور چمڑے کا کام سکھایا جاتا تھا)۔

راجہ پونچھ کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔

مقدمہ قبرستان قادیان اور مخالفین کی فتنہ انگیزی۔

1937ء

سنگاپور میں پہلے فرد حاجی جعفر صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔

ییل یونیورسٹی امریکہ کے شعبہ مذاہب کے پروفیسر جان کلارک آرچر کی قادیان آمد اور حضور سے ملاقات۔

سیرالیون میں باقاعدہ تبلیغی مرکز کا قیام۔

تحریک جدید کے پہلے تین سال کے اختتام پر حضور نے اسے مزید سات سال کے لئے بڑھانے کا اعلان فرمایا اور یہ پہلا دس سالہ دورِ دفتر اوّل کے نام سے

موسوم کیا گیا۔

حضور نے تحریک جدید کے پہلے انیس مطالبات میں مزید پانچ مطالبات شامل کئے۔

اٹلی اور پولینڈ میں تبلیغی کوششوں کا آغاز۔

مطالبہ وقف زندگی کے ضمن میں احمدی نوجوانوں کا قابل تعریف نمونہ۔

مصری صاحب کا فتنہ اور بانیان فتنہ کا جماعت سے اخراج۔

1938ء

مسجد اقصیٰ میں لاؤڈ سپیکر کا آغاز۔

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام اوران کے منشور اور دستور کی تیاری۔

حضور نے مسجد اقصیٰ کی توسیع کے لئے نئے حصّہ کا سنگِ بنیاد رکھا۔

ایک زرتشتی ایرانی سیاح منو چہر آرین کی قادیان آمد اور قبول احمدیت۔

ایک رؤیا کی بناء پر حضور کا سفر حیدر آباد دکن شروع ہوا۔ یہی سفر ’’سیر روحانی‘‘ کے علمی مضمون کا باعث بنا۔

تحریک جدید کے تحت واقفین زندگی کی تربیت کے لئے قادیان میں دارالواقفین کا قیام۔

اُردو کے ممتاز ادیب مرزا فرحت اللہ بیگ کی قادیان آمد۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے اجتماع (منعقدہ مسجد النور) سے حضور کا خطاب۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ’’سیر روحانی‘‘ کے ایمان افروز سلسلہ تقاریر کا آغاز فرمایا۔

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب بسمل کا انتقال۔

1939ء

حضور نے پندرہ سال سے کم عمر بچیوں کی تنظیم مجلس ناصرات الاحمدیہ قائم فرمائی۔

لوائے احمدیت (جماعتی پرچم) کے لئے کمیٹی کا تقرر۔

تعلیم ناخواندگان کی تحریک کا اجرا (خدام الاحمدیہ کے تحت قادیان کے 9 محلہ جات میں ناخواندگی ختم کرنے کی مہم)۔

سعودی عرب کے امیر فیصل اور مندوبین فلسطین کانفرنس کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام۔

احمدیہ دارالبیعت لدھیانہ کی تعمیر۔

قرآن کریم کے گورمکھی اور ہندی تراجم کی اشاعت۔

سر جان ڈگلس ینگ چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ کی قادیان میں آمد اور حضور سے ملاقات۔

دنیا بھر میں جماعت کی طرف سے پہلا یومِ پیشوایانِ مذاہب نہایت جوش وخروش سے منایا گیا۔

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی منائی گئی۔ تین لاکھ روپیہ حضور کی خدمت میں جماعت کی طرف سے نذر کیا گیا جس سے حضور نے جماعتی ترقی کے لئے خلافت جوبلی فنڈ قائم فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے دست مبارک سے پہلی مرتبہ لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لہرایا۔

خدام الاحمدیہ کا علَمِ انعامی پہلی دفعہ مجلس کیرنگ اڑیسہ نے حاصل کیا۔

1940ء

حضور کی قائم کردہ ہجری شمسی تقویم پہلی دفعہ الفضل میں شائع ہوئی۔ اور پھر یہ کیلنڈر جماعت میں رائج ہوگیا۔

یوپی اور سی پی میں احمدی علماء کے وفد نے خاص طور پر تبلیغ کی۔

بمبئی ریڈیو سے حضور کی تقریر ’’میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں‘‘ نشر ہوئی۔

بلاد عربیہ میں لٹریچر کی اشاعت کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ البشریٰ کی وسیع اشاعت۔

غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے 3 مارچ کو یوم تبلیغ منایا گیا۔

حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری نے خلافتِ ثانیہ کی بیعت کرلی۔

نواب بہادر یار جنگ نے قادیان میں حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

قادیان میں اجتماعی وقار عمل کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضور اور بزرگان سلسلہ بھی اس میں شریک ہوئے۔ اس نمونہ سے ساری جماعت میں ایک نئی فعالیت پیدا ہوئی۔

چیف جسٹس آف انڈیا اور کمال یار جنگ ایجوکیشن کمیشن کی قادیان آمد۔

مصیبت زدگان ترکی کی امداد۔

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل حلالپوری کا انتقال۔

حضور نے مجلس انصار اللہ قائم کی۔ پہلے صدر حضرت مولوی شیر علی صاحب تھے۔

انگلستان میں پہلا مناظرہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک پادری سے کیا۔

سرینگر میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کا آغاز۔

1941ء

سلطان زنجبار کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

حضور نے لاہور ریڈیو اسٹیشن سے ’’عراق کے حالات پر تبصرہ‘‘ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جسے دہلی اور لکھنؤ کے ریڈیو اسٹیشنوں سے بھی نشر کیا گیا۔

مسجد احمدیہ کوئٹہ کی بنیاد رکھی گئی۔

حضور نے رؤیا بیان فرمائی جس میں بتایا گیا تھا کہ حضور کو مستقبل میں ہجرت کر کے پہاڑوں کی وادی میں تنظیم کی غرض سے نیا مرکز قائم کرنا پڑے گا۔

متعدد اہم شخصیات (سر فریڈ ریک جیمز، سری جی ہورد، مہاراجہ آف پٹیالہ وغیرہ) کی مرکز سلسلہ آمد، حضور سے ملاقات اور مقامی صنعتی اور تعلیمی اور تنظیمی اداروں کا معائنہ۔

جنگ کے باعث بیرونی ممالک میں تبلیغ کی راہ میں مشکلات۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کا انتقال۔

جلسہ پر حضور نے قادیان کے غرباء کے لئے ملکی قحط کے پیشِ نظر غلّہ کی تحریک فرمائی۔

1942ء

مصر کے علامہ محمود شلتوت کا فتویٰ وفاتِ مسیحؑ کے بارہ میں ہفتہ وار ’’الرسالۃ‘‘ میں شائع ہوا۔

چینی مسلمانوں کی تنظیم نیشنل اسلامک سالویشن کے نمائندے شیخ عثمان کی قادیان آمد۔

پٹنہ کے مشہور ادیب سیّد اختر احمد اورینوی کی قادیان آمد اور اشتراکیت اور اسلام کے معاشی نظام کے متعلق حضور سے استفادہ۔

قادیان کے اردگرد کے دیہات میں تبلیغی کوششیں تیز تر کی گئیں۔ متعدد بزرگوں نے اعزازی طور پر پیغام حق کی اشاعت میں حصہ لیا۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آف دکن نے صداقتِ اسلام اور صداقت احمدیت کے متعلق ساری دنیا کے مذاہب کو ایک لاکھ روپیہ کا انعامی چیلنج دیا۔ (جو آج تک کسی نے قبول نہ کیا)۔

ٹانگانیکا کے گورنر اور کمانڈر انچیف کو احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔

1943ء

حضور نے وقف زندگی اسکیم برائے دیہاتی مربّیان جاری فرمائی۔

مقامی تبلیغ کے دائرے کو امرتسر، سیالکوٹ، جالندھر اور ہوشیار پور کے اضلاع تک وسیع کیا گیا۔

نائیجیریا میں لیگوس کے مقام پر مسجد احمدیہ کی تعمیر اور افتتاح۔

حضور نے مجلس مشاورت کے دوران مخلوط تعلیم کی ممانعت فرمائی۔

قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ مکمل ہوگیا۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دستورِ اساسی حضور نے منظور فرمالیا۔

پنجاب کے ممبران اسمبلی کو حضور نے مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے بارے میں مشورہ دیا۔

قادیان سے غیر مبایعین کے وساوس کے ازالہ کے لئے مجلس اصحاب احمد کی طرف سے ماہنامہ الفرقان کا اجراء۔

1944ء

اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے المصلح الموعود ہونے کا دعویٰ فرمایا اور ہوشیار پور، لدھیانہ، لاہور اور دہلی میں عظیم الشان پبلک جلسوں میں اس دعویٰ کا اعلان فرمایا۔

29 جنوری کو قادیان میں پہلی بار یوم مصلح موعود منایا گیا۔

فضلِ عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی۔

قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کا اجراء۔

حضور نے الہام کی بناء پر معاہدہ حلف الفضول کا اجراء فرمایا۔

مسجد مبارک قادیان کی توسیع۔

مرکزی لائبریری کی ترقی کے لئے ٹھوس اقدامات۔

البانیہ کے بادشاہ کنگ ذوغو کو دعوتِ اسلام دی گئی۔

قادیان میں فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے چیف جسٹس کی آمد۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور حضرت سیدہ امّ طاہر کا انتقال پُرملال۔

حضور نے تحریک جدید کے پہلے دس سالہ دَور کے اختتام پر دفتر دوم کی بنیاد رکھی۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا بجٹ منظور کیا گیا۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کا افتتاح مسجد اقصیٰ قادیان میں حضور نے فرمایا۔

حضور نے اپنا آخری نکاح سیّدہ بشریٰ بیگم صاحبہ مہر آپا سے پڑھا۔

1945ء

مبلغین کے وفود کی یورپ کو روانگی۔

اٹلی اور جزیرہ سسلی میں تبلیغِ اسلام کا آغاز۔

قادیان سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ترجمان ’’طارق‘‘ کا اجراء۔

قادیان میں سرکاری تربیتی سکاؤٹنگ کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔

حضور نے لاہور میں ’’اسلام کا اقتصادی نظام‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

حضور نے بیرون ہند کے جملہ تبلیغی مشن تحریک جدید کے سپرد کردیئے۔

حضور نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں مساجد قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضور نے جاپان میں ایٹم بم کے استعمال کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔

قادیان میں نظارت تعلیم اور مجلس خدام الاحمدیہ کے تعاون سے پہلی تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات۔

مسجد احمدیہ ٹبورا اور مسجد احمدیہ ESSIAH کا افتتاح عمل میں آیا۔

اسی سال ضلع وار نظام کے تحت پہلی دفعہ حضور نے آٹھ امراء اضلاع مقرر کئے۔

1946ء

قادیان میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح ڈاکٹر سر شانتی سروپ بھٹناگر نے کیا۔

صوبائی اور مرکزی انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی اور پاکستان کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے سرگرم تعاون اور گراں قدر خدمات۔

سیرالیون کی پہلی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

فرانس میں احمدیہ مشن کا قیام۔

سپین میں احمدیہ مشن کا احیاء ہوا۔

تحریک جدید کی رجسٹریشن ہوئی۔ اس کا پورا نام تحریک جدید انجمن احمدیہ رکھا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا قادیان میں آخری سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ 175 بیرونی خدام شریک ہوئے۔

جنوبی افریقہ میں مشن کی بنیاد۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان میں ڈگری کلاسز کا اجرا۔

متحدہ ہندوستان کا آخری جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد 39700 تھی۔ جلسہ کے موقعہ پر حضور کی طرف سے دنیا کی آٹھ مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی تکمیل کا مژدہ جانفزا۔

قادیان میں صنعتی اداروں کی ترقی۔

اسی سال سوئٹزرلینڈ میں مشن قائم ہوا۔

.......................(باقی آئندہ)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 29 مارچ 2012ء میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی چند یادیں مکرم محمود احمد منگلا صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہیں۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ خاکسار کی رہائش حضرت مرزا صاحب کی رہائشگاہ کے قریب ہی تھی اور بچپن سے ہم اس شفیق وجود کی عنایات کے مورد بنتے رہے۔ پھر جب خاکسار سن شعور کو پہنچا تو مرزا صاحب سے ایک گہرا ذاتی تعلق قائم ہوا۔ آپ پیشہ کے اعتبار سے وکیل تھے۔ لیکن آپ کی تمام تر کامیابی آپ کی سچائی اور دیانتداری کی وجہ سے تھی۔ آپ نے کبھی جھوٹ کا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے بتایا کہ ایک دفعہ مجھے ایک صاحب نے ایک کیس اور فیس دی۔ جب میں نے مطالعہ کیا تو مجھے کیس میں صداقت نظر نہ آئی۔ چنانچہ مَیں نے اسے کہا کہ تم اس کے لئے گواہ کہاں سے لاؤ گے؟ اس نے مجھے بتایا کہ یہ صاحب گواہی کے لئے آئے ہیں۔ میں نے اُن صاحب سے کہا کہ اس جھوٹے کیس کے لئے کیسے گواہی پر آمادہ ہو گئے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ رقم کی خاطر مَیں گواہی دے رہا ہوں۔ یہ معلوم ہونے پر مَیں نے اُن کی فیس واپس کردی اور کیس لینے سے انکار کردیا۔

آپ نے فیصلہ کیا ہوا تھا کہ وکالت کے پیشے کو روزانہ چار گھنٹے سے زیادہ وقت نہ دیا جائے اور باقی وقت دینی علوم کے لئے استعمال کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ اس کے باوجود آپ ہمیشہ کامیاب وکلاء میں شمار کئے جاتے تھے۔ بعض وکلاء کہا کرتے تھے کہ مرزا صاحب مصلّے کے نیچے سے رقم نکال لاتے ہیں۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم برکت اللہ صاحب منگلا ایڈووکیٹ کو بھی آپ سے بہت محبت تھی۔ میری ٹرانسفر جب فیصل آباد ہوئی تو میں نے اپنی رہائش ربوہ میں رکھ لی اور اپنے والد سے بھی عرض کیا کہ وہ ہمارے پاس ربوہ مستقل رہائش اختیار کرلیں۔ وہ فرمانے لگے کہ جب تک حضرت مرزا عبدالحق صاحب اس محلّہ میں موجود ہیں مَیں کسی دوسرے شہر میں رہنے کا تصوّر بھی نہیں کرسکتا۔ لیکن اُنہیں کیا معلوم تھا کہ اُن کا بلاوا حضرت مرزا صاحب سے پہلے آجانا ہے۔ اُنہیں نامعلوم افراد نے گھر میں داخل ہوکر شہید کردیا۔

حضرت مرزا صاحب کی دل موہ لینے والی شخصیت کا گہرا اثر اپنوں کے علاوہ بیگانوں پر بھی ہوتا تھا۔ تقسیم ہند کے وقت آپ گورداسپور شہر میں تھے، وہیں وکالت کی پریکٹس کرتے تھے اور مسلم لیگ کے ضلعی سیکرٹری بھی تھے۔ جب فسادات شروع ہوئے تو ہندوؤں اور سکھوں کے لیڈر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ جب تک آپ گورداسپور میں ہیں کسی مسلمان کو نقصان نہیں ہوگا۔ چنانچہ جب تک آپ گورداسپور میں قیام پذیر رہے کسی مسلمان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

حضرت مرزا صاحب بیان کرتے تھے کہ اپنے کالج کے زمانہ میں مَیں شیو (Shave) نہیں کرتا تھا کیونکہ مَیں شروع سے ہی داڑھی رکھنے کا شوق رکھتا تھا۔ بعض طلباء کالج کے بورڈ پر میرے کارٹون بنادیتے اور مذاق بھی کرتے لیکن میں ان کی پرواہ نہ کرتا۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ جب مَیں شملہ میں زیرتعلیم تھا اور میری جوانی کی عمر تھی تو سامنے والے گھر میں رہنے والی ایک لڑکی اکثر مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتی تھی لیکن مَیں اُسے کوئی توجہ نہیں دیتا تھا۔ ایک دفعہ جب میں اکیلا گھر میں تھا تو وہ لڑکی کسی طرح میرے گھر میں داخل ہوگئی۔ اس پر مَیں نے سختی سے اُسے گھر سے نکال دیا۔ تب سے جب بھی مجھے کوئی مشکل درپیش ہوتی تو مَیں اپنے خدا کو اپنا یہ عمل پیش کرتا کہ مَیں محض تیری رضا کے لئے اس بدی سے بچا، اب تُو ہی میری یہ مشکل آسان فرمادے اور میرا خدا میری مشکلیں آسان فرمادیتا۔

حضرت مرزا صاحب کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تمام کتب کو کئی مرتبہ پڑھا ہوا تھا۔ جب بڑھاپے میں کمزوری کی حالت ہوئی تو کئی دفعہ خاکسار سے الفضل پڑھ کر سنانے کے لئے کہتے۔

1974ء کے فسادات میں آپ کا گھر بھی نذرآتش کردیا گیا جس سے بہت نقصان ہوا۔ اس وقت آپ صرف قرآن مجید کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔ آپ کی لائبریری تھی جس میں بہت نایاب کتب بھی تھیں۔ گھر جلائے جانے کے چار روز بعد پنجاب کے چند اعلیٰ افسران آپ کے گھر آئے اور آپ سے نقصان کا افسوس کیا تو آپ فرمانے لگے کیسا افسوس! ایک مومن کو اللہ تعالیٰ ایک سجدہ میں جولذّتیں عطا کردیتا ہے اس کے سامنے ان سب چیزوں کی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے۔

دعا کی قبولیت کا ایک دلچسپ واقعہ آپ نے یہ سنایا کہ مَیں گورداسپور سے قریباً ہر ہفتہ کو قادیان جاتا تھا۔ اتوار کا دن قادیان بسر کرتا اور پیر کے دن واپس آجاتا تھا۔ اس زمانہ میں بٹالہ سے قادیان گاڑی نہیں چلتی تھی اس لئے گورداسپور سے قادیان تک 12 میل کا سفر سائیکل پر کرتا تھا۔ تین سال تک قریباً یہی روٹین رہی۔ کچھ عرصہ گھوڑا بھی رکھا کیونکہ سارا سفر سائیکل پر موزوں نہ تھا۔ بعض جگہ بورڈ لگے ہوتے تھے کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد سفر نہ کریں۔ راستے میں ڈاکے وغیرہ پڑتے ہیں۔ ایک مرتبہ جب آدھا سفر سائیکل پر طے کیا تو اچانک سائیکل پنکچر ہوگیا۔ مجھے پنکچر لگانا بھی نہیں آتا تھا۔ ابھی ایک گھنٹے کا سفر باقی تھا اور اگر پیدل چلتا تو مزید تین گھنٹے لگتے۔ مَیں نے سائیکل کھڑی کرکے دعا کی۔ جب دعا ختم کی تو دیکھا کہ ایک سکھ سائیکل پر آرہا تھا۔ اس کو معلوم ہوا کہ میرا سائیکل پنکچر ہوگیا ہے تو اس نے سامان نکالا اور سائیکل کو پنکچر لگادیا۔

ایک دفعہ آپ نے بتایا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کسی نے مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا ہے۔ مَیں نے وہ دودھ کا پیالہ پیا تو وہ اتنا مزیدار تھا کہ اس کی لذّت میرے تمام جسم میں پھیل گئی۔ صبح جب میں بیدار ہوا تو وہ لذت میرے منہ اور جسم میں محفوظ تھی۔ مَیں نے اس دن صبح ناشتہ بھی نہ کیا کہ وہ لذّت دیر تک قائم رہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ پاکیزہ نمونہ بذات خود بہت بڑی دعوت الی اللہ ہے۔ ایک دفعہ جب آپ کو مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب چیک اَپ کے لئے CMH راولپنڈی لے گئے تو وہاں ہسپتال میں آپ دو بجے تہجد کے لئے بیدار ہوتے۔ ڈیوٹی پر موجود سٹاف آپ کے اس عمل کو بڑی محبت کی نظر سے دیکھتا۔

خلفائے کرام کے ساتھ آپ کا قریبی تعلق تھا۔ آپ نے ایک دفعہ بتایا کہ جب میں نیا نیا سرگودھا آیا ایک دن بغیر اطلاع کے حضرت مصلح موعود مجھے ملنے تشریف لے آئے اور فرمایا کہ مَیں صرف آپ کی رہائش دیکھنے آیا ہوں کہ آپ یہاں سہولت سے ہیں یا نہیں؟

حضرت خلیفۃالمسیح الرابع کو بھی آپ سے بے انتہا محبت تھی۔ ایک دفعہ مسجد فضل لندن میں آپ نماز کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ حضورؒ پیچھے سے تشریف لائے اور پیار سے آپ کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔ ایک دفعہ حضور آپ سے فرمانے لگے جب آپ لندن ہوتے ہیں تو مجھے بہت زیادہ خوشی رہتی ہے اور جب آپ چلے جاتے ہیں تو میں اس جگہ کو بھی پیار سے دیکھتا ہوں جس جگہ آپ آکر بیٹھتے ہیں۔ ایک دفعہ جب آپ لندن میں تھے تو فجر کی نماز پر آپ نہ آسکے۔ نماز کے بعد حضور فرمانے لگے کیا وجہ ہے کہ مرزا عبدالحق صاحب نہیں آئے۔ ظہر کی نماز پر جب آپ تشریف لائے تو کسی نے آپ کو یہ بات بتادی۔ آپ بے چین ہوئے اور تین دفعہ اُن سے کہا کہ حضور کو میری طرف سے عرض کرنا کہ میں دُور رہتا ہوں اور آج فجر کی نماز کے وقت میری سواری کا بندوبست نہیں ہوسکا تھا۔

آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی اپنائیت کا ایک واقعہ یوں بیان کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ دریا کی سیر کے لئے نکلے اور کشتی میں سوار ہوگئے۔ کچھ لوگ بھی ساتھ تھے اور صرف ایک آدمی کی جگہ تھی۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ اور خاکسار وہاں کنارے پر موجود تھے۔ حضور نے فرمایا: ناصر احمد آپ آجائیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جب مَیں گورداسپور گیا تو حضور کو خط لکھا کہ بیٹا آخر بیٹا ہی ہوتا ہے۔ اگلی دفعہ جب میں قادیان گیا تو حضورؓ مجھے اپنے ساتھ شکار کے لئے لے گئے۔ اس طرح میری دلجوئی فرمائی۔

اسی طرح ایک مرتبہ محترم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اور مَیں حضورؓ کے ساتھ کار میں سفر کررہے تھے کہ ایک جگہ ہرنوں کی ایک بڑی قطار نظر آئی۔ حضورؓ نے ہم دونوں کو فرمایا کہ ہرن کا شکار کرکے لاؤ اور حضورؓ وہاں سڑک کے کنارے کھڑے ہوگئے۔ ہم دونوں بندوقیں لے کر شکار کے لئے گئے۔ فائر بھی کئے مگر ہرن بھاگ گئے۔ کچھ وقت گزر گیا جب ہم واپس آئے تو حضور نے مجھے مخاطب کرکے ازراہ مزاح فرمایا: مرزا جی! سلام، ہرن گھر جاکر ضرور مرجائے گا۔ مَیں نے جواباً عرض کیا: حضور! سلام، واقعی ایک نہ ایک دن ضرور مرجائے گا۔

قبولیت دعا کا یہ واقعہ بھی آپ نے سنایا کہ مَیں بس میں سوار ہوکر کہیں جارہا تھا۔ پیٹ میں گڑبڑ تھی اور حاجت محسوس ہوئی لیکن بس کو ٹھہرانا بھی عجیب لگ رہا تھا اور دوسری طرف کام برداشت سے باہر تھا۔ مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! کوئی صورت نکال دے۔ چنانچہ اُسی وقت بس کا ٹائر پھٹ گیا اور بس کھڑی ہوگئی۔

آپ کی دین سے محبت اور دینی غیرت کا آئینہ دار یہ واقعہ بھی بیان کے لائق ہے۔ آپ کے ایک بیٹے طاہر احمد صاحب 1974ء کے حالات کی وجہ سے جماعت سے لاتعلق ہو گئے تھے۔ جب وہ فوت ہوئے تو یہ عاجز آپ کے پاس افسوس کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے بڑے زور سے کہا کہ بیٹا افسوس کس چیز کا۔ میرے لئے تو وہ اسی دن مر گیا تھا جس دن اس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی تھی۔ پھر فرمانے لگے: وہ ایک بزدل شخص تھا خود بھی ضائع ہوگیا اور اپنی اولاد کو بھی ضائع کردیا۔ آخر میں فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے حکم دے کہ اپنے تمام بیٹوں کو قربان کردو تو میں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوچوں اور اپنے تمام بچوں کو قربان کردوں۔

پس آپ ایسے مبارک وجود تھے جنہوں نے ہر ایک چیز پر اپنے خدا کو مقدّم رکھا اور اس سے اپنے اس مضبوط تعلق کو آخری سانس تک وفا کے ساتھ نبھایا۔ عابد و زاہد انسان تھے۔ ایک دفعہ مجھے بتایا کہ مَیں عموماً تہجد کی دو رکعات نماز ڈیڑھ گھنٹے میں ادا کرتا ہوں۔

خاکسار کو آپ سے اور آپ کو مجھ سے جو محبت تھی اس کا اظہار اس بات سے ہوتا کہ ایک دفعہ مجھے بتایا کہ تہجد میں ایک سجدے میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور یہ بھی بتایا کہ جب میں اپنے بچوں کا صدقہ دیتا ہوں تو آپ کا صدقہ بھی شامل کرلیتا ہوں۔

آپ ایک غریب پرور انسان تھے۔ اکثر و بیشتر مختلف علاقوں سے غرباء آپ کے پاس آتے اور آپ حسبِ استطاعت ان کی مالی مدد کیا کرتے تھے۔ مالی قربانی کا جذبہ بھی آپ کے اندر بہت زیادہ تھا۔ ہر تحریک میں آپ صفِ اوّل میں شامل تھے اور ہمیشہ چندہ سال کے شروع میں ہی ادا کردیا کرتے تھے۔ ایک عجیب واقعہ آپ نے سنایا کہ مالی خوشحالی رکھنے والے کسی شخص سے آپ نے کچھ چندہ دینے کے لئے کہا تو وہ حیل وحجّت کرنے لگا۔ جس پر آپ نے اُسے کہا کہ اچھا پھر مرنے سے پہلے یہ وصیت کرجانا کہ میرا سارا مال میرے ساتھ قبر میں رکھ دو۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ چند دنوں کے بعد وفات پاگیا اور سب مال اسباب دنیا میں ہی چھوڑ گیا۔

آپ کی وفات کے بعد ایک دوست نے خواب میں دیکھا کہ ایک تخت لگا ہوا ہے حضرت مسیح موعودؑ موجود ہیں اور خلفائے احمدیت بھی وہاں ہیں اور مرزا عبدالحق صاحب بھی ہیں۔ مَیں نے دربان سے اندر جانے کی اجازت چاہی تو جواب ملا کہ یہ ایک بہت اہم میٹنگ ہے لہٰذا آپ اندر تشریف نہیں لے جاسکتے۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4 مئی 2012ء میں مکرم طارق محمود سدھو صاحب کی ایک غزل شامل اشاعت ہے۔ اس غزل میں سے انتخاب پیش ہے:

جاں بلب دل کی جستجو نہ گئی
تجھ سے ملنے کی آرزو نہ گئی
دل میں جو پھول تجھ کو پا کے کھلے
عمر بھر اُن سے رنگ و بُو نہ گئی
جو تصور میں تجھ سے کہتا ہوں
وہ کہی بات رُوبرو نہ گئی
ہر سُو نفرت کی آندھیاں لیکن
پیار کرنے کی اپنی خُو نہ گئی
ہے عجب منصفی تری منصف
کون ہے جس کی آبرو نہ گئی
اپنی آہ و فغان سے دل پگھلے
پر یہ آواز ایک سُو نہ گئی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
March 09, 2018 – March 15, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday March 09, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 121-142.
00:35 Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 53.
01:30 Huzoor's Tour Of Holland 2015
02:25 In His Own Words
03:00 Spanish Service
03:35 Khazain-ul-Mahdi
04:05 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on April 29, 1996.
05:15 Seekers Of Treasure
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 74-83.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 54.
07:00 Beacon Of Truth
08:00 A Documentary About John Alexander Dowie
09:00 Sadiq Mosque: Recorded on October 14, 2015
10:00 In His Own Words
10:35 Food for Thought
11:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Noor-e-Mustafwi
12:00 Tilawat [R]
12:30 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30 Shotter Shondhane: Recorded on July 31, 2015.
15:30 A Documentary About John Alexander Dowie [R]
16:30 Friday Sermon [R]
17:40 Noor-e-Mustafwi [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 Beacon Of Truth
19:25 Sadiq Mosque [R]
20:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:30 Friday Sermon [R]
22:45 Noor-e-Mustafwi [R]
23:00 A Documentary About John Alexander Dowie [R]

Saturday March 10, 2018

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:45 Masjid Yadgar Rabwah
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Sadiq Mosque
02:30 In His Own Words
03:05 Beacon Of Truth
03:50 Masjid Yadgar Rabwah
04:00 Friday Sermon
05:10 Noor-e-Mustafwi
05:30 Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 84-91.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 19.
07:00 The Life Of The Holy Prophet Muhammad
07:30 Open Forum
08:00 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on March 9, 2018.
10:15 Dua-e-Mustaja'ab
10:50 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:30 Khazain-ul-Mahdi
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 169-192.
18:35 The Life Of The Holy Prophet Muhammad [R]
18:55 Open Forum [R]
19:25 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00 National Waqifat-e-Nau Ijtema UK 2012
21:00 International Jama'at News [R]
22:00 Khazain-ul-Mahdi [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:45 Masjid Mubarak Rabwah

Sunday March 11, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:30 National Waqifat-e-Nau Ijtema UK 2012
02:30 In His Own Words
03:10 The Life Of The Holy Prophet Muhammad
03:30 Open Forum
04:00 Friday Sermon
05:35 Khazain-ul-Mahdi
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 92-97.
06:15 Aao Husne Yar Ki Baatein Karein
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 54.
07:05 Rah-e-Huda: Recorded on March 10, 2018.
08:40 One Minute Challenge
09:15 Bustan-e-Waqfe Nau: Recorded on November 30, 2013.
10:10 In His Own Words
10:45 Roshan Hui Baat
11:15 Indonesian Service
12:15 Tilawat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 9, 2018.
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on July 31, 2015.
15:10 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:45 Ghazwat-e-Nabi
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat
18:35 Story Time
19:00 Live Beacon Of Truth
20:00 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:40 Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 One Minute Challenge [R]

Monday March 12, 2018

00:15 World News
00:35 Tilawat
01:05 Yassarnal Qur'an
01:35 Bustan-e-Waqfe Nau
02:30 In His Own Words
03:10 Ghazwat-e-Nabi
04:00 Friday Sermon
05:25 One Minute Challenge
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 98-107.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 19.
07:00 Rencontre Avec Les Francophones
08:05 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:30 Seerat-un-Nabi
09:00 Mubarak Mosque: Recorded on October 18, 2015 from Florstadt, Germany.
10:00 In His Own Words
10:30 Kids Time
11:00 Friday Sermon: Recorded on September 29, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Mubarak Mosque [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:40 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat
18:30 Swedish Service
19:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
19:25 Hamara Aaqa
20:00 Mubarak Mosque [R]
21:10 In His Own Words [R]
21:45 Signs Of The Latter Days
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]

Tuesday March 13, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel
01:30 Mubarak Mosque
02:30 In His Own Words
03:05 International Jama'at News
03:55 Rencontre Avec Les Francophones
05:00 Kasre Saleeb
05:30 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 108-113.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 55.
07:00 Liqa Ma'al Arab: Recorded on July 30, 1996.
08:10 Story Time
08:40 Oil Painting With Ken Harris
09:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on December 1, 2013.
10:10 In His Own Words
10:45 Maidane Amal Ki Kahani
11:20 Indonesian Service
12:25 Tilawat [R]
12:35 Dars-e-Hadith
12:55 Yassarnal Qur'an [R]
13:25 Friday Sermon: Recorded on March 9, 2018.
14:25 Bangla Shomprochar
15:35 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:35 Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
17:25 Pandit Lekh Ram
18:00 World News
18:15 Rah-e-Huda: Recorded on March 10, 2018.
19:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Pandit Lekh Ram [R]
22:15 Liqa Ma'al Arab [R]
23:25 Maidane Amal Ki Kahani [R]

Wednesday March 14, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Yassarnal Qur'an
01:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:15 Seerat-e-Ahmad
02:30 Beacon Of Truth
03:25 Liqa Ma'al Arab
04:35 Oil Painting With Ken Harris
05:00 Seerat-e-Ahmad
05:25 Pandit Lekh Ram
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 114-121.
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 19.
07:00 Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989.
08:00 Taqareer
09:00 Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2012
09:55 History Of Cordoba
10:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:10 Aao Husne Yar Ki Baatein Karein
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 9, 2018.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2012 [R]
16:00 History Of Cordoba
16:30 Hamdiyya Majlis
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:30 French Service: L'Islam En Questions
19:00 History Of Cordoba [R]
19:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00 Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2012 [R]
20:50 In His Own Words [R]
21:30 Hamdiyya Majlis [R]
22:30 Question And Answer Session [R]
23:30 InfoMate

Thursday March 15, 2018

00:05 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2012
02:25 In His Own Words
03:05 Taqareer
04:00 Question And Answer Session
05:05 Hamdiyya Majlis
06:00 Tilawat: Surah An-An'aam, verses 1-12.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 55.
07:00 Tarjumatul Qur'an Class: Recorded on April 30, 1996.
08:05 Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
09:00 Huzoor's Reception At Baitul Ahad: Recorded on November 21, 2015 from Japan.
10:10 Masjid Mubarak Qadian
10:30 Prophecies In The Bible
11:00 Japanese Service
11:15 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 9, 2018.
14:05 Beacon Of Truth [R]
14:55 In His Own Words
15:30 Persian Service
16:00 Friday Sermon [R]
17:05 Seekers Of Treasure
17:40 Masjid-e-Aqsa Rabwah
18:00 World News
18:15 Tilawat
18:35 Prophecies In The Bible [R]
19:05 Open Forum
19:35 Khazain-ul-Mahdi
20:00 Friday Sermon [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:40 Seekers Of Treasure [R]
22:20 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:25 A Wonder Of Nature

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 Friday 09 March 2018 Issue No. 10

جلسہ سالانہ قادیان 2017ء کا کامیاب وبابرکت انعقاد

44 ممالک سے 20 ہزار سے زائد افراد کی جلسہ میں شمولیت۔ مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔

غیر مسلم مہمانوں اور معززین علاقہ کی شرکت اور جلسہ کے انعقاد پر نیک خواہشات کا اظہار اور جماعت احمدیہ امن پسندی، خدمت انسانیت و دیگر رفاہی کاموں پر خراج تحسین۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست اختتامی خطاب۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست نشر ہوئی۔ اس کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی نشر کئے گئے۔

دنیا بھر میں لکھوکھہا افراد نے اس مبارک تقریب میں شرکت کی اور اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوئے۔

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ قادیان بوستان احمد کے وسیع احاطہ میں مورخہ 29، 30، 31 دسمبر 2017ء کو منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ دُنیا کے 44 ممالک سے لوگ اس جلسہ میں شریک ہوئے اور کُل حاضری بیس ہزار اڑتالیس تھی۔ جلسے کی تیاری بہت پہلے سے ہی شروع ہوجاتی ہے۔ راستوں گلی کوچوں اور محلوں کو صاف ستھرا کیا گیا۔ نظامت بجلی وروشنی کی طرف سے سڑکوں اور گلیوں میں روشنی کی گئی۔ بہشتی مقبرہ، دارالمسیح، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کو بجلی کے قمقموں سے دُلہن کی طرح سجایا گیا جس کا منظر بہت ہی خوبصورت اور پُرکشش تھا۔ ایک ہفتہ پہلے سے ہی مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی اور جوں جوں جلسہ قریب آتا گیا قادیان دارالامان کی رونق میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ جلسہ کے دنوں میں مہمانوں کے ہجوم سے اس کی رونق اور آب وتاب میں چار چاند لگ گئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ

مورخہ 25/دسمبر 2017ء کو جلسہ سالانہ 2017ء کے سلسلہ میں مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بطور نمائندہ حضور انور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

صبح ٹھیک 10:30 بجے جلسہ گاہ بوستان احمد میں تقریب معائنہ انتظامات کا انعقاد ہوا۔

مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ یہ تقریب یعنی معائنہ انتظامات سلسلہ کی جلسہ کے موقع پر اہم روایات میں سے ہے۔ حضور انور جہاں موجود ہوتے ہیں خود معائنہ فرماتے ہیں اور دیگر جگہوں پر اپنے نمائندے مقرر فرماتے ہیں۔ آپ نے کارکنان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جملہ کارکنان کو ہمہ وقت اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر رہنا چاہئے۔ اگر رات دیر تک بھی جاگیں تو صبح نمازیں ضرور حاضر ہوں اور دعاؤں پر بھی زور دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ خوش ہوگا تو مہمان بھی خوش ہوگا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مہمان نوازی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مہمان نوازی کے متعلق اہم ارشادات پڑھ کر سنائے۔

تقریباً 20 منٹ کے خطاب کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب کے اختتام کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے تفصیل کے ساتھ جلسہ گاہ، قیامگاہوں اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔

29/دسمبر 2017ء بروز جمعۃ المبارک

افتتاحی اجلاس

دُور دراز سے تشریف لانے والے عشاقِ احمدیت صبح جلد ہی جلسہ گاہ کے احاطہ میں آکر بیٹھنے لگے اور زیر لب دعائیں کرتے رہے اور جوشِ ایمان سے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر بلند کررہے تھے۔ یہ نظارہ نہایت ایمان افروز تھا۔

پرچم کشائی

جماعتی روایات کے مطابق ایک محفوظ صندوق میں خدام احمدیت کی حفاظت میں لوائے احمدیت، جلسہ گاہ میں لایا گیا۔

صبح ٹھیک 10 بجکر 8 منٹ پر محترم مولانا جلال الدین نیّر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ پرچم کشائی کے موقع پر اسٹیج سے لاؤڈ سپیکر پر رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ وَتُبۡ عَلَیۡنَا اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ کی دعائیں دہرائی جارہی تھیں۔ جلسہ گاہ میں موجود حاضرین نے بھی ان دُعاؤں کو پورے جوش اور رقّت کے ساتھ دہرایا۔

افتتاحی اجلاس

محترم مولانا جلال الدین نیّر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی صدارت میں پہلے اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔

بعدۂ محترم صدرِ اجلاس نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض للہ یہاں تشریف لائے ہیں اس کے لئے مَیں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے جلسہ کے ضمن میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز ارشادات پیش فرمائے۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ وصیت کا نظام خداتعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ نے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطاب نظام نو کے حوالہ سے بھی نظامِ وصیت کی اہمیت وبرکات کا ذکر فرمایا۔

بعد ازاں نور ہسپتال قادیان کی سوسالہ خدمات پر مشتمل ’النور‘ کے نام سے شائع شدہ ایک سوونیئر کی رسم اجراء ہوئی۔ مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ نے نور ہسپتال قادیان کی خدمات کے حوالہ سے سوونیئر کا تعارف کروایا۔ صدر اجلاس مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے سوونیئر کا اجراء فرمایا جبکہ آپ کے ساتھ مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند اور مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان بھی موجود تھے۔ بعدۂ صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔

پہلا دن — پہلا اجلاس

افتتاحی تقریب کے بعد جلسے کے پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

لوگو سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں

☆ اس کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر قضا بورڈ قادیان نے ’’ہستی باری تعالیٰ‘‘ (اسلام ایک زندہ خدا کا تصوّر پیش کرتا ہے) کے عنوان سے کی۔

☆ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ’’سیرت آنحضرت ﷺ — دعوت اِلی اللہ کی روشنی میں‘‘ کے موضوع پر کی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/ستمبر 2017ء سے بعض ارشادات پیش کئے۔ حضور انور فرماتے ہیں: ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دودفعہ عشرہ تربیت منالیا، عشرہ تبلیغ منالیا، سڑکوں پر کھڑے ہوکر لٹریچر تقسیم کردیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہوگیا... اللہ تعالیٰ نے حکمت اور اچھی نصیحت اور ٹھوس دلیل کے ساتھ جو تبلیغ کا حُکم دیا ہے اُس کے مطابق چلنا ہمارا کام ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ اُسے کرتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔ اس کے نتائج، اللہ نے فرمایا کہ میں نے پیدا کرنے ہیں۔ کس نے گمراہی میں بھٹکتے رہنا ہے اور کس نے ہدایت پانی ہے، یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں... ہمارے سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے ہدایت نہیں پانی، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اگر ہم اپنا فرض پورا کررہے ہیں تو مرنے کے بعد دُنیا کم ازکم اللہ تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتی کہ ہمیں تو اسلام کا پیغام ملا ہی نہیں تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اسکی خوبیوں اور کمالات کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ حضور انور نے فرمایا: پس تبلیغ کے لئے بھی اپنی حالتوں میں پہلے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک سچے مسلمان کا نمونہ جب انسان بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں کہ لوگوں کی توجہ پیدا نہ ہو۔ نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کردیتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ تبلیغ سے پہلے تبلیغ کے راستے کُھلنے شروع ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس تقریر کے بعد پہلے دن کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پہلا دن — دوسرا اجلاس

نماز ظہر وعصر کے بعد پہلے دن کا دوسرا اجلاس دوپہر 2 بجکر 15 منٹ پر زیر صدارت مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان شروع ہوا۔

☆ **تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد** اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں